تحفۂ محمد شیر مبارک

المعروف

بشہود و غیوب

تحفۂ محمد شیر میان

المعروف

بشہود و غیوب

حسب فرمایش حاجی محب علی صاحب

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

نولکشور پریس لکھنؤ میں چھپا

۱۹۲۲ء

باردوم

تعداد جلد ۵۰۰

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ

الحمد للہ والمنہ کہ کتاب مستطاب بکشف و کرامات
حضرت شاہجی میاں رحمۃ اللہ علیہ مسمےٰ باسم تاریخی ''

تحفۂ محمد شیر میاں قبلہ و کعبہ

(معروف)

بشہود غیوب

١٣٣٥

حضرت مولانا حاجی شاہ محمد بشیر صاحب خلیفہ حضرت ممدوح نے
باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں چھپوایا

سنہ ١٩٢١ء

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

ای خدای قادر بیچون و چند — راز ها کردی درون سینه بند

سینه را صندوق سر ها کرده — واندرون مخزن گهر ها کرده

ربط دادی سینه را با سینه — ربط این آئینه با آئینه

نقش این آئینه در دیگر پدید — کردی از صنع خود ای رب مجید

آب از جوئی بجوئی میرود — باز یکسو گشته تا دریا شود

رفت چون در بحر آب جوئیا — جمله یک ذات و یک آب است ای فتا

با تو رمزی گفتم ای جان گوش کن — جمله تن جان باش و جان را هوش کن

اوّل باب

اذکار و اشغال حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

واضح ہو کہ جو شخص خاندان حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم مین توبہ و بیعت کرے اُسکو لازم ہے کہ ربط روحانی و محبّت خاص حضرت خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے رکھے اور اکثر ایصال ثواب اُنکی روح پاک پر کیا کرے اور اللہ تعالیٰ سے مستدعی ہو کہ یا الٰہی جو نسبت تقرب الی اللہ ہمارے پیشوا مرشد مرشدان خواجۂ نقشبند علیہ الرحمۃ کو حاصل تھی اُس سے مجھے بھی بہرہ مند و فیضیاب کر آمین آمین۔ واضح ہو کہ ہمارے خاندان مین زیادہ تر نعمت و فیض حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم کا ہے اِسی وجہ سے اِس خاندان کے اکثر بزرگون نے آپکو نقشبندیہ لکھا ہے اور کہا ہے اس خاندان مین اتباع سنت و شریعت و دوام وضو شرط ہے

مقامات عشرہ اِس خاندان کے بزرگون نے فرمایا ہے کہ سیر و سلوک مین دس منزلین سالک کو پیش آتی ہین۔ اوّل منزل توبہ ہے۔ دوسری منزل زہد ہے۔ تیسری منزل توکل ہے۔ چوتھی منزل قناعت ہے۔ پانچوین منزل عزلت ہے۔ چھٹی منزل ملازمت ذکر ہے۔ ساتوین منزل توجہ ہے۔ آٹھوین منزل صبر ہے۔ نوین منزل مراقبہ ہے۔ دسوین منزل رضا ہے۔ اوّلاً مرید سے توبہ شرعی اجمالی کرواتے ہین بذریعۂ کلمۂ استغفار و معنی اُسکے مجملاً پھر رفتہ رفتہ کل کبائر کی تفصیل سُناتے جاتے ہین اور بمرور ایام صغائر و مکروہات و مشتبہات بھی ترک کرواتے ہین۔ پھر روز بروز شوق عبادت دلاتے جاتے ہین پھر معنی زہد و توکل و قناعت و عزلت و ملازمت ذکر و توجہ و صبر و مراقبہ بتاتے جاتے ہین اور بزدر

جذب ماسوی اللہ کی محبت اُسکے دل سے نکالتے جاتے ہین حتّٰی کہ مرید بتوجہ مرشد
تجلّی افعال اور تجلّی صفات سے مستفیض ہوتا ہے تو خود بخود اُسکو ماسوی اللہ سے
نفرت ہوجاتی ہے۔ اور بزور محبت قطع دائرہ امکان کرتا ہے اُسوقت فیاض مطلق
تجلّی ذات سے مستفیض کرتا ہے تب غلبۂ محبت اُسکو وابستۂ رضا بنا دیتا ہے
اور جو کچھ محبوب کی طرف سے پیش آتا ہے اُس سے خوشنود و راضی رہتا ہے
اور فرطِ محبت سے وہی بات اُسکو پسند آتی ہے اور شکر کہ شعبۂ رضا ہے ہردم اُس سے صادر
ہوتا ہے۔ یہانتک کہ وقت رویت اُخروی تک نشۂ رضا مین مست رہیگا انشاء اللہ تعالیٰ
ذکر اسم ذات حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم بعد بیعت شغل ذکر اسم ذات بطورِ
خفی تعلیم فرماتے ہین طریقہ اُسکا یہ ہے کہ مبتدی کو اپنے روبرو بٹھادے اور
مقامِ قلبِ صنوبری کہ پستانِ چپ سے دو اُنگل نیچے ہے دکھائے اور کہے کہ
آنکھ اور زبان بند کرکے قلب کی طرف مشغول ہوجاؤ اور زبان کو تالو سے لگاکر
تصور سے برابر لفظ اللہ اللہ کہے جاؤ یہانتک کہ حرکت اللہ اللہ کی قلب سے
پیدا ہوجائے اور قلب جاری ہوکر صاف صاف لفظ اللہ اللہ ادا کرے اور
تعلیم دہندہ کو چاہئیے کہ خود بحبس نفس لفظ اللہ کی تکرار کرکے توجہ کا زور دے اور
اپنے قلب کو مبتدی کی طرف مائل کرکے بخوبی زور پہونچاوے کہ قلب مرید
جاری ہوجائے انشاء اللہ تعالیٰ یہ طریقہ توجہ دینے کا مبتدی کے واسطے ہے
اور دوسرون کو توجہ دینے کا طریقہ یہ ہے کہ تعلیم دہندہ مرشد کو یاد کرکے تصور
کرے کہ فیض آلٰہی قلب مرشد سے ہمارے قلب مین آتا ہے اور ہمارے قلب
سے قلب مرید مین جاتا ہے۔

بیان لطائف۔ لطائف پانچ ہین۔ قلب۔ روح۔ سر۔ خفی۔ اخفی اور بعضون کے نزدیک نفس بھی داخل لطائف ہے وہ لوگ چھ قرار دیتے ہین اور بعض حضرات فرماتے ہین کہ انسان صغیر ہے بنایا گیا ہے اجزائے عشرہ سے اور اُن دسون اجزا کی جڑ یعنی اصل عالم کبیر مین ہے پانچ عالم امر مین پانچ عالم خلق مین عالم خلق عرشِ مجید تک ہے اور عالم امر اُس سے اوپر بالائے عرش ہے امر یعنی لامکان مین عرش کے اوپر عالمِ مقام قلب ہے اُس عالم کا رنگ گلابی ہے۔ پھر اُسکے اوپر عالم مقام روح ہے اُس عالم کا رنگ سُرخ ہے پھر اُسکے اوپر عالم مقام سر ہے اس عالم کا رنگ سفید ہے پھر اُسکے اوپر عالم مقام خفی ہے اُس عالم کا رنگ سبز ہے پھر اُسکے اوپر عالم مقام اخفیٰ ہے اُس عالم کا رنگ سیاہ یعنی بیرنگ محض ہے اور پانچ اجزا جنکی جڑ عالم خلق مین ہے یہ ہین خاک آب باد آتش نفس عالم خاک کا مقام زمین ہے عالم آب کا مقام اُس سے اُوپر عالم باد کا مقام اُس سے اُوپر عالم نفس کا مقام اُس سے اوپر ہے یہ دسون مقام اصل ہین اُنکی شاخ عالم صغیر انسان مین موجود ہے قلب کا مقام پستان چپ سے دو اُنگل نیچے روح کا مقام پستان راست سے دو اُنگل نیچے سر کا مقام پستان چپ سے سات اُنگل نیچے خفی کا مقام پستان راست سے سات اُنگل نیچے اخفیٰ کا مقام درمیان ہر دو پستان کے ہے۔ بعضون کا قول ہے کہ سر کا مقام درمیان قلب و اخفیٰ اور خفی کا مقام درمیان روح و اخفیٰ ہے اور بعضے سر کا مقام بالائے قلب اور خفی کا مقام بالائے روح فرماتے ہین

یہ پانچ لطائف شاخ امر ہین اور عالم خلق کی شاخون مین سے نفس کا مقام بعضون
کے نزدیک کمر اور ناف ہے اور ہمارے یہان درمیان ہر دو ابرو فرماتے ہین
اُسکے اوپر دائرۂ ظلال مقام عالم خاک ہے اُسکے اوپر دائرۂ ثالث مقام عالم
نار ہے اور بعضون کا مقولہ ہے کہ وسط پیشانی مین دائرۂ قوس ہے اُسی دائرہ
مین مقام عالم آب و مقام عالم باد و مقام عالم نار ہے اور اُسکے اوپر دائرہ کمالات
نبوت مین مقام عالم خاک ہے واللہ اعلم بالصواب۔
طریقۂ تعلیم جب قلب بخوبی جاری ہو جائے۔ تب اُسکو روح کی طرف مشغول
کراوے جب یہ بھی جاری ہو جائے تب مقام سر دکھائے بعدازان خفی کا
مقام اُسکے بعد اخفیٰ کا مقام بتائے جب یہ پانچون لطیفے بخوبی جاری ہو جائین
تب لطیفۂ نفس کی طرف مشغول کرائے پھر حسب استعداد مبتدی دائرۂ ظلال
و دائرۂ اولیٰ و دائرۂ ثانی و دائرۂ ثالث طے کراکے دائرۂ قوس تک
پہونچائے اور یون ہی رفتہ رفتہ اُسکے اوپر کے مقامات بھی طے کراتا جائے
اور اگر مصلحت سمجھے اسی درمیان مین سلطان الذکر کا شغل بھی سکھائے ورنہ
بعد جاری ہو جانے کے کل مقامات تا ذات بحث سلطان الذکر کے ہدایت فرمائے
فائدہ۔ سلطان الذکر اسکو کہتے ہین کہ تمام جسم رویان۔ رویان اللہ اللہ کا ذکر
کرے بلکہ در و دیوار وغیرہ جدھر ذاکر متوجہ ہو وہ شے اللہ اللہ کہنے لگے۔
فائدہ۔ ابتدائے تعلیم مین مبتدی کا قلب گاہ جاری رہتا ہے اسکو بسط و انبساط
کہتے ہین اور گاہ بند ہو جاتا ہے اسکو قبض و انقباض کہتے ہین پس اگر خدانخواستہ
حالت قبض و انقباض لاحق ہو جائے تو مرشد کے درمیان دو ابرو کا تصور

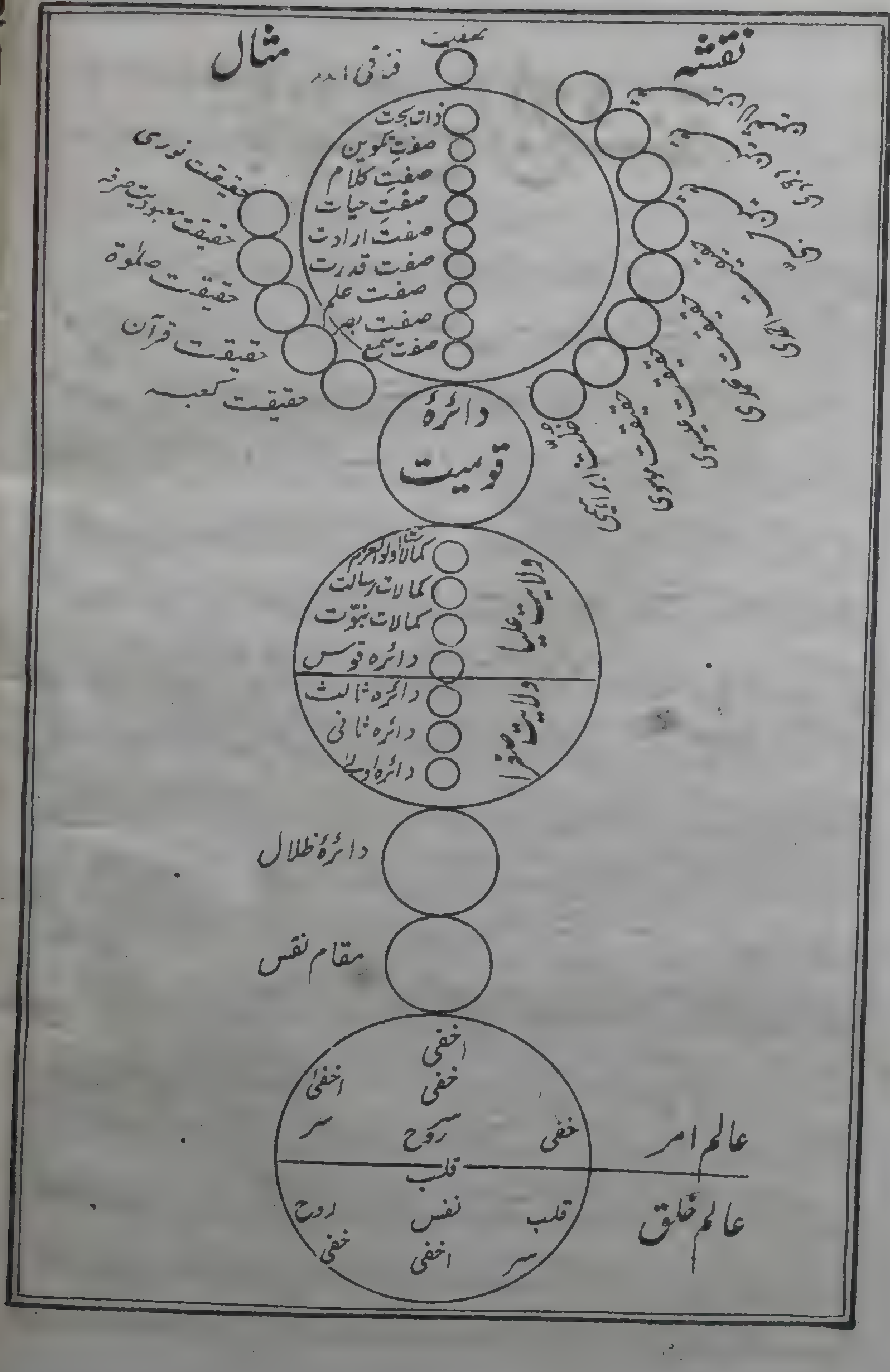
کرے انشاء اللہ تعالیٰ اجرا ہو جائیگا۔ اور اگر خدانخواستہ یون بھی جاری نہو تو سنو بار درود ہزار بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور پھر سنو بار درود پڑھکر قلب پر دم کرے انشاء اللہ تعالیٰ جاری ہو جائیگا ابتدائے تعلیم مین اکثر بسط اور انقباض ہوا کرتے ہین اس حالت کو حال کہتے ہین۔ پھر جب ملکۂ ذکر بخوبی ہو جاتا ہے اور گاہے قبض اور انقباض نہین ہوتا اُسکو مقام کہتے ہین۔ فائدہ قلب پر گاہ گاہ دھکے لگا کرتے ہین اکثر سامنے سے یا داہنے سے دھکا لگے تو علامتِ فیض مرشد یا فیض کعبہ یا فیض قرآن ہے اور بائین یا پیچھے کا دھکا علامتِ فیض شیطان ہے۔ فائدہ۔ فیض کبھی جاری ہو جاتا ہے مثل نورِ آفتاب کے اور کبھی بار ور ہوتا ہے مثل نور ماہتاب کے۔ فائدہ۔ مبتدی کو چاہیئے کہ روزانہ حلقۂ پیر مین حاضر ہوا کرے تا فیض توجہ سے اجراے کار جلد ہو اور جو بات مرشد بتاتا جائے اُسے بخوبی خیال رکھے اور ضبط کرے۔ فائدہ اہل اللہ و صاحب نسبت کی طرف مراقب ہو کر بیٹھنے سے قلب پر ایک بار آتا ہے اور وہ قلب کو پکڑ کر نیچے کو دباتا ہے۔ اور جو بے نسبت ہین اُنکی طرف توجہ سے کچھ بار نہین آتا نہ قلب نیچے کو دبتا ہے۔ فائدہ۔ مقام قلب زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام و مقام روح زیر قدم ابراہیم علیہ السلام و مقام سر زیر قدم موسیٰ علیہ السلام و مقام خفی زیر قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام و مقام اخفی زیر قدم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے حالت شغل و مراقبہ مین الوان و انوار و قدوم بزرگان بھی بخوبی نظر آتے ہین اگر مناسب سمجھے مبتدی کو بھی اُسکی طرف متوجہ اور مشغول کرائے۔

بیان ولایت صغریٰ و ولایت علیا و بالاے آن مقام

درمیان ہردو ابرو سے ایک انگشت بالا دائرۂ ظلال ہے اُس اوپر دائرۂ اولیٰ اُس سے اوپر
دائرۂ ثانی اُس سے اوپر دائرۂ ثالث ہے اُس سے اوپر وسط پیشانی دائرۂ
قوس ہے اِس حساب سے اگر پوری پیشانی پر ایک دائرہ کھینچا جائے اور
نصف سے ایک خط دیا جائے تو دو قوس ایک نیچے اور ایک اوپر پیدا ہون
اسی خط کا نام دائرۂ قوس ہے - یہان سے اوپر ولایت علیا ہے حالتِ مراقبہ
مین اِس مقام سے اوپر فقط ذات بحت کا مراقب رہنا پڑتا ہے مفصل بیان
اسکا انشاراللہ تعالیٰ آیندہ کیا جائیگا - یہان نشانِ مقامات بغرض اجرا ے
ذکر اسم ذات مبتدیون کے لیے کافی ہے - الغرض دائرۂ قوس سے اوپر کمالات
نبوت ہے - اُس سے اوپر کمالات رسالت اُس سے اوپر کمالات اُلوالعزم
اُس سے اوپر موئے پیشانی کے قریب دائرۂ قومیت ہے جب مقامات دائرۂ قومیت تک
ذاکر ہو جائین تب مبتدی کو داہنی طرف مشغول کرائے دائرۂ قومیت سے
داہنی طرف قریب ایک انگشت حقیقتِ کعبہ ہے اُس سے دہنے مقام حقیقتِ قرآن ہے
اُس سے داہنے مقام حقیقتِ صلوٰۃ ہے اُس سے داہنے مقام حقیقتِ معبودیت
صرفہ داہنے کان کے قریب ہے جب یہ مقامات بخوبی ذاکر ہو جائین تب مبتدی کو
بائین طرف مشغول کرائے دائرۂ قومیت سے بائین مقام خلتِ ابراہیمیؑ پھر حقیقت
موسویؑ پھر حقیقتِ عیسویؑ پھر حقیقتِ محمدیؐ پھر حقیقتِ احمدیؐ پھر تعین حبّی
پھر تعین وجودی پھر مقام تعین لاتعین قریب بائین کان کے ہے جب مقامات
مذکورۂ بالا بخوبی ذاکر ہو جائین تب مرید کو مقاماتِ صفاتِ ثمانیہ بتاوے
پشت بُن گردن پر مقام صفت سمع ہے پھر اول اس سے ایک انگشت اوپر

شجرۂ طیبہ خاندان نقشبندیہ

اے مطلق خلیفہ کبریا کے۔ اے رقم زن دفتر دار القضا کے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ جانشین حضرت محمد مصطفےٰ حضرت ابوبکرؓ صدیق باصفا۔ بعد از ان حضرت سلمانؓ فارسی۔ امام قاسمؒ بن ابوبکر بعد از ان حضرت امام جعفرؒ صادقؒ پیشوائے اولیا حضرت بایزیدؒ سلطان العارفین حضرت خواجہ ابوالحسنؒ خرقانی سرتاج اولیا حضرت خواجہ بوعلیؒ فارمیدی حضرت خواجہ یوسفؒ ہمدانی حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی حضرت خواجہ عارفؒ ریوگری حضرت خواجہ محمود الخیریؒ فغنوی حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنیؒ حضرت خواجہ محمدؒ بابا سماسی حضرت سید امیر کلالؒ حضرت خواجہ بہاؤالدینؒ محمد نقشبند حضرت خواجہ علاء الدینؒ عطار حضرت خواجہ مولانا یعقوبؒ چرخی حضرت خواجہ عبید اللہ احرار حضرت مولانا محمد زاہد ولی حضرت مولانا محمد درویش۔ حضرت خواجہ محمد امکنگیؒ حضرت خواجہ عبد الباقی باقی باللہ حضرت مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی حضرت شیخ محمد معصومؒ ملقب بعروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمدؒ نقشبند حضرت خواجہ زبیرؒ۔ حضرت شاہ سید قطب الدینؒ حضرت سید حافظ جمال اللہ شاہ صاحب۔ حضرت مولانا محمد فیض بخش شاہ درگاہی محبوب الٰہی حضرت مولانا سید احمد علیؒ شاہ صاحب حضرت مولانا حاجی محمد شیر میاں صاحب حضرت مولانا محمد بشیر شاہ صاحب



نقشہ
مثال
صفت
ذات بحت
صفت تکوین
صفت کلام
صفت حیات
صفت ارادت
صفت قدرت
صفت علم
صفت بصر
صفت سمع
حقیقت نوری
حقیقت معبودیت صرفہ
حقیقت صلوٰۃ
حقیقت قرآن
حقیقت کعبہ
دائرۂ قیومیت
کمالات اولوالعزم
کمالات رسالت
کمالات نبوت
دائرہ قوس
دائرہ ثالث
دائرہ ثانی
دائرہ اولیٰ
ولایت علیا
ولایت صغریٰ
دائرۂ ظلال
مقام نفس
اخفی
خفی
اخفیٰ
سر
روح
خفی
قلب
روح
نفس
قلب
خفی
اخفی
سر
عالم امر
عالم خلق

مقام صفتِ بصر پھر اُس سے اُوپر صفتِ علم اُس سے اوپر صفتِ قدرت اُس سے اوپر صفتِ ارادت اُس سے اوپر صفتِ حیات اُس سے اوپر صفتِ کلام اُس سے اوپر صفتِ تکوین ہے اِن آٹھون مقامون کے ذاکر ہونے کے بعد درمیان سم بالائے ہمہ مقام مشغول کرائے یہ مقام ذات بحت ہے اللہ بس فائدہ جب کُل مقامات بخوبی جاری ہو جائین تب مبتدی کو حکم دے کہ ہمہ دم با وضو رہا کرے اور بذریعۂ سلطان الذکر ہمہ دم اللہ اللہ کا ذکر کیا کرے ایک لحظہ بھی ذکر سے غافل نہو

ذکرِ مراقبہ مراقبے کے معنے تاک رکھنا یا نگرانی یا حفاظت ہین خاندان حضراتِ نقشبندیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین مین جب مُرید ذکر دوام کا بخوبی عادی ہو جاتا ہے تب اُسکو مراقبے کی تعلیم فرماتے ہین طریقہ اُسکا یہ ہے کہ مبتدی کو حکم دے کہ آنکھ بند کر کے قلب کی طرف متوجہ ہو جائے۔ اور صورت آفتاب کی یا صورت ماہتاب کی خیال کرے انشاء اللہ تعالیٰ ایک نور مدوّر نظر آئے گا یا لفظ اللہ سُنہری تحریر سے قلب پر لکھا ہوا دھیان کرے انشاء اللہ یہ بھی ظاہر ہوگا اس حالت کو مُشاہدہ کہتے ہین۔ پھر دائرۂ آفتاب یا ماہتاب یا دائرۂ ہائے اللہ کے بیچ مین انواع انواع اشیاء عالم نظر آتی ہین۔ اُسوقت اِس آیت شریفہ کے معنی ذہن نشین رکھے وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ لفظ اللہ سے نقطہ ہائے مدور باقی رہجاتا ہے۔ وہی ہر شے پر محیط نظر آتا ہے اور بقیہ جو چیزین نظر آتی ہین اُسکے اندر محاط رہتی ہین اِس حالت کا نام مکاشفہ ہے۔ پھر جب انواع انواع اشیاء نظر آئین تو اُنکی بخوبی نگرانی اور حفاظت کرے اور سمجھے کہ جسقدر اشیائے مخلوقات نظر آتی ہین وہ سب صانعِ مطلق کے دست قدرت کی صنعتین ہین۔ و رسے ہے

نورِ صنعت اُسکا ظاہر ہے اور سب اُسکی خلاّقی کی دلیلین ہین جو کچھ نظر آئے سب
اسی کی شان ہے اور ہر شے کو دیکھکر کے اللہ کو یاد کرے اِس حالت کا نام
مراقبہ ہے اور اِس مراقبے کو مراقبۂ جمعیت کہتے ہین۔ یعنی جمیع مخلوقات کا خیال
رکھنا اور جو کچھ نظر آجائے اُسی طرف متوجہ ہو کر اُس شے کو صنعتِ خاص اور
ذریعۂ یادِ الٰہی سمجھنا اُسکو مراقبۂ جمعیت کہتے ہین اِسی آیتِ شریفہ کے معنی کا
دھیان اور تمامی مخلوقات کی سیرِ پانچون لطائف اور مقام نفس تک کرے پھر
دائرۂ ظلال مین اقربیت ہے یعنی آیۂ شریفہ۔ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ
حَبْلِ الْوَرِیْدِ ۔ یاد رکھے اور اُسکے معنیٰ دلنشین کرکے دھیان رکھے کہ اللہ تعالیٰ
ہمارے اعضا اعضا سے زیادہ ہم سے قریب تر ہے پھر دائرۂ ظلال کے اُدھر
دائرۂ قوس تک مراقبۂ معیت ہے یعنی آیۂ شریفہ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ
یاد رکھے اور اُسکے معنیٰ کا دھیان کرے اور ذہن نشین رکھے اللہ تعالیٰ ہمارے
ساتھ ہر حال مین ہے اور دائرۂ قوس سے اوپر مقام ذات بحت تک مراقبۂ محبت
ہے یعنی آیت شریفہ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ یاد رکھے اور اُسکے معنے کا لحاظ
کرے اور سمجھے کہ درمیان ہمارے اور اللہ پاک کے علاقۂ محبت ہے ہم اُس سے
محبت رکھتے ہین۔ وہ ہم سے محبت رکھتا ہے واللہ اعلم بالصواب۔ فائدہ اس سے
علاوہ اور بہت سے اقسام مراقبہ کے ہین مراقبۂ بسیط مجردہ مراقبۂ ذات منعوتہ
باصفات مختلفہ متنوعہ مراقبۂ ذات خالص مجرد یعنی بلاکیف علیٰ ہذا القیاس
حضرت خواجہ خرد فرزند رشید حضرت خواجۂ باقی باللہ قدس اللہ سرہما فرماتے ہین
کہ مراقبے سے مراد ہے باہر ہونا حول اور قوۃ اور اغراض اور جمیع احوال اور

اوصاف اپنے سے اور منتظر رہنا لقائے الٰہی کا اور مشتاق اُسکے جمال پاک کا اور
مستغرق رہنا اُسکی خواہش اور محبت مین حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہین کہ مراقبہ اقرب الطرق ہے حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی قدس اللہ روحہٗ
فرماتے ہین کہ ہمنے مراقبہ سیکھا بلّی سے یعنی ہمنے ایکبار دیکھا کہ ایک بلی چوہے کے بل پر
اُسکے انتظار مین ایسی خاموش نظر لگائے ہوئے بیٹھی تھی کہ ایک بال بھی اُسکا
متحرک نہ تھا ہمکو یہ حالت دیکھکر تعجب تھا کہ ناگاہ آواز آئی کہ کیا مین چوہے سے بھی
کم ہون تجھسے ہماری تلاش بلّی ایسی بھی نہین ہوتی یہ آواز سُنکر مین نادم ہوا
اور اُس روز سے دائم مراقب رہنے لگا ہ

دانی کہ مرا یار چہ گفت ست بامروز　　جشنا مابکسے منگر و دیدہ بدوز

فائدہ مراقبۂ جامعہ سے مراد سیر ناسوت ہے پھر اُسکے بعد سیر در ملکوت ہے
پھر سیر در جبروت ہے پھر سیر در لاہوت ہے پھر سیر در ہاہوت ہے جب انکشاف
ناسوت شروع ہوتا ہے تو پہلے پہل ایک ہاتھ نظر آتا ہے وہ دستِ قدرت ہے
پھر تمامی مخلوقات اور اشیاء رفتہ رفتہ پیش نظر آتی جاتی ہین جب انکشاف
عالم ملکوت شروع ہوتا ہے حقیقت روحی ہر شخص و ہر شے کی یعنی صورت مثالی سب کو
نظر آتی ہے پھر جب انکشاف عالم جبروت شروع ہوتا ہے صفات الٰہی کا یقین
دل مین اِس طرح ہوتا ہے جیسے آگ کی گرمی یا پانی کی خُنکی کا ہر شخص کو یقین
بے شبہہ و شک ہے پھر جب انکشاف عالم لاہوت شروع ہوتا ہے آدمی حیرتناک
رہتا ہے تعجب سے ہر شے کو دیکھتا ہے اور کچھ کہہ نہین سکتا پھر جب انکشاف
عالم ہاہوت شروع ہوتا ہے تمام چیزین اُسکے دل سے فراموش ہو جاتی ہین

اپنی ماں ہو یا کسی کی یاد اُسمین باقی نہین رہتی۔

ذکرِ نفی و اثبات بعض بزرگان حضرات نقشبندیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے کہ حبس نفس جسقدر سانس مین ممکن ہو بارہ ہزار بار ذکرِ اسمِ ذات اور ایک ہزار بار ذکرِ نفی و اثبات ضرور ہے مگر ہمارے یہان کا دستور ہے کہ جسقدر حبس سے ممکن ہوا دا کرے قید کا نباہ دشوار ہے بہر کیف ایک سانس مین تین یا پانچ یا سات بار زائد بعد وطاق ذکر نفی و اثبات کرے مگر اکیس بار سے ایک دم مین زائد نہ ہو ورنہ لفظ و معنی کے تمیز بصراحت نہو گی ایسا ذکر لاحاصل ہے۔ شرط اس ذکر مین یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ کہتے ہوئے بخوبی دھیان رکھے کہ ماسوی اللہ کوئی شے قابل محبت و قیام پذیر نہین ہے۔ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے ہوئے بالیقین دلنشین ہو کہ فقط اللہ پاک قائم اور ہست قابلِ محبت و عبادت ہے مقصود میرا یہی اور معبود میرا یہی ہے سب فانی ہین مگر ہست فقط اللہ پاک ہے اُس معنی و مطلب کا یاد رکھنا وقت ذکرِ نفی و اثبات بس ضرور ہے۔ طریقہ اُسکا یہ ہے کہ باوضو رو بقبلہ دو زانو یا چار زانو بیٹھے اور ہاتھون کو زانو پر رکھے اور دل کی طرف مخاطب ہوکر آنکھ بند کر کے سانس کو ناف کے تلے بند کرے اور لفظ لَآ کو ناف سے کھینچکر دماغ سے اوپر جانے دے اور اِلٰہَ کو داہنے مونڈھے پر چھوڑ دے اور خیال کرے کہ تمامی خواہشات و خیالات جو ہمارے قلب و قالب مین تھے مع تمامی عالم فنا ہو گئے۔ کوئی شے ہست نہین ہے پھر اِلَّا اللّٰہُ کو مقام روح سے اُٹھا کر مقام قلب پر ضرب دے اور خیال کرے کہ فقط اللہ باقی اور قائم ہے معبود و مقصود

وموجود جو کچھ ہے فقط اللہ ہے اِس معنیٰ ومطلب کے خیال کے ساتھ اِسی طرح ایک سانس مین بلا آواز تین بار یا پانچ بار انتہا اکیس بار تک یہ ذکر کرے پھر سانس چھوڑ کر کہے۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اِسی طرح ہر سانس بند کرکے ذکر شروع کرے اور جہانتک جی چاہے ذکر کرتا جائے ہزار بار تک فائدہ اس ذکر کا ملکہ دور کردیتا ہے حب ماسوی اللہ اور نفسانیت کو توڑتا ہے اور حقانیت کو جوڑتا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین۔ کہ لوگ تعجب کرتے ہین کیونکر ایک بندہ ایک کلمہ کے کہنے سے داخل جنت ہوگا اور ہم دیکھتے ہین۔ مدارج اس کلمۂ شریف کے تو کہتے ہین کہ فقط اِس کلمہ کی برکت سے تمامی عالم داخلِ جنت ہو تو جائے عجب نہین۔

ذکر رابطۂ مرشد اول شکل تقرب الی اللہ کی ذکر دوام ہے۔ دوسری شکل مراقبہ ہے جسکا بیان ہوچکا ہے تیسری شکل تقرب الی اللہ کی رابطۂ مرشد ہادی ہے۔ طریقہ اُسکا یہ ہے کہ مرشد ہادی کی خدمت مین ہمہ دم یا ہر روز باادب حاضر رہا کرے تو اُسکی صحبت بھی بہت جلد اللہ تک پہونچا دیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر کسی وجہ سے مرشد سے دوری ہوجائے تو مراقب ہوکر اسکو یاد کرے اور اُسکے روبرو اپنے تئین حاضر جانے اور تصور کرے کہ فیض الٰہی قلب مرشد سے میرے قلب مین آتا ہے اور چہرۂ مرشد کو یاد کرکے دیکھے کہ مرشد ہادی ہماری طرف متوجہ اور فیض رسان ہے انشاء اللہ تعالیٰ حضوریٔ مرشد وجہ حضوریٔ حق تعالیٰ ہوجائیگی۔ صحبتِ مرشد آلۂ فیضِ الٰہی و وسیلۂ تقرب الی اللہ بیشک ہے جیسے کعبہ رابطہ ہے عبد اور معبود کا حالتِ عبادت مین ویسے ہی مرشد رابطہ ہے مرید کا طرف اللہ کے حالت سیر و سلوک مین۔

ذکر کلمات نقشبندیہ گیارہ لفظین ہین جنکا لحاظ مریدانِ خاندان حضراتِ نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم کے لئے ازبس ضرور اور مشروط ہے وہ الفاظ یہ ہین۔ وقوفِ قلبی۔ وقوفِ زبانی وقوفِ عددی۔ ہوش در دم۔ نظر بر قدم۔ سفر در وطن۔ خلوت در انجمن یادکرد۔ بازگشت۔ نگاہداشت۔ یادداشت۔ وقوفِ قلبی سے عبارت ہے کہ ہمیشہ قلب سے واقف رہے اور قلب یادِ الٰہی سے غافل نہونے پاوے وقوفِ زبانی سے عبارت ہے ہر ساعت مین حساب کرلے کہ کسقدر خیر ہوئی یا شر ہو خیر کا شکر کرے شر سے عذر و توبہ کرے۔ اور اِسی کو محاسبہ اور احتساب بھی کہتے ہین وقوفِ عددی بعض اسکو وقوفِ عُددی بواؤ بھی کہتے ہین اس سے عبارت ہے بحساب شمارِ نفس یادِ الٰہی ساتھ نفی واثبات کے کرے یا جس طرح دشمن دشمن سے غافل نہین ہوتا ہمیشہ اُسکی تاک مین رہتا ہے۔ اُسی طرح قلب و نفس و خطرات کی تاک جھانک مین رہا کرے کہ یادِ الٰہی سے غفلت نہونے پاوے ہوش در دم سے عبارت ہے ہوش رکھے کہ کوئی سانس یادِ الٰہی سے غفلت مین نگذرے۔ نظر بر قدم سے عبارت ہے راہ چلنے مین نظر پشت پا پر رکھے تاکہ نظر بیجا نہ پڑے اور موجب غفلت کا یادِ الٰہی سے نہو۔ سفر در وطن سے عبارت ہے صفات بشری سے باہر ہوکر طرف ملکی کے متوجہ رہنا اور سیر روحانی کرنا خلوت در انجمن سے عبارت ہے عین اجتماعِ خلق مین ہر طرف سے دل خالی کرکے یادِ الٰہی مین مشغول رکھنا یا جو وہجومِ افکارِ دنیوی جمعیت دل پیدا کرنا۔ یادکرد سے عبارت ہے۔ دور کرنا غفلت کا بذریعۂ ذکرِ زبانی یا قلبی۔ بازگشت سے عبارت ہے ساتھ عزم درست کے رجوع الی اللہ کرے اور خلق سے منھ موڑے اور تکرار کلمہ مین بھی یہی خیال رکھے

نگاہداشت سے عبارت ہے حفاظت کیفیت یادِ الٰہی کی اِس طور پر کہ قوت متخیلہ یاد غیر سے خالی ہو۔ یاد داشت سے عبارت ہے دوام یادِ الٰہی سے یعنی حضوری بے غیب سے معمولات نقشبندیہ طریق جلب منفعت یا سلب مضرت اور طریق القائے ذکر در باطن مرید اور طریق توجہ دادن اور طریق سلب امراض وغیرہ اور طریقِ دریافتِ احوال اہل اللہ اور طریقِ دریافت احوالِ اہلِ میت اور طریقِ اشراف بر خواطر افاضت توبہ اور طریقِ حلقہ طریق ختمِ خواجگان اور طریق استخارہ اور طریق کشف وقائع معمولات خاندانِ نقشبندیہ رح سے ہے۔

ذکر طریق جلب منفعت و سلب مضرت حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم کا معمول ہے کہ جس بات کا خیال دل مین رکھتے ہین خود بخود وہ بات فضلِ الٰہی سے ظہور پکڑتی ہے خواہ اُس سے کسی طرح کی منفعت حاصل ہو یا مضرت کا دفعیہ مقصود ہو۔ طریقہ اُسکا یہ ہے کہ قلب کو دوسرے خیالات سے پاک رکھے اور جو امر منظور ہو وہ ہمیشہ دل مین رکھے انشاء اللہ تعالیٰ وہ امر بہت جلد ظاہر ہو گا۔ اور اسی کو ہمت بھی کہتے ہین **شعر** بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد ۔ اگر خارے بود گلدستہ گردد
فائدہ واضح ہو کہ جسقدر دولتِ فنا و بقا جس شخص کو حاصل ہو گی اُسی قدر جلد اس سے یہ باتین سر انجام پاوینگی اور یہ باتین اس خاندان کے متوسلین سے اکثر ظہور پکڑتی ہین۔ کیونکہ مبتدیون کو اس کی لیاقت نہین اور منتہیون کی اِن باتون پر توجہ نہین وہ لوگ ایسے خیالات کا اپنے دل مین جگہ دینا تضییع اوقات اور سوء ادب سمجھتے ہین اُنکے کام اور مقاصد بلا توجہ اُنکے اللہ تعالیٰ خود بخود انجام و انصرام کو پہونچاتا ہے۔

ذکر توجہ دادن و القائے ذکر در باطن مرید طریقہ توجہ کا

یہ ہے کہ پیر مرید کو اپنے روبرو بٹھالے اور اگر مرید غائب ہو تو اُسکی صورتِ مثالی کو اپنے سامنے حاضرِ خیال فرماوے اور جس لطیفہ مین مرید کو فیض دینا منظور ہو اُسکو اپنے قلب کے مقابل کرے اور خیال کرے کہ فیض ذکر یا اور انوار وتجلیات قلب مرشد سے میرے قلب مین آتے ہین اور میرے قلب سے لطیفہ مرید مین سرایت کرتے ہین انشاء اللہ تعالیٰ لطیفۂ مرید جلد اس فیض سے بہرہ مند ہو کر جاری اور روشن ہو جائیگا اور پر تو اُسکا صاف صاف قلب توجہ دہندہ پر ظاہر ہوگا

ذکر طریق سلب امراض وغیرہ اگر کوئی شخص کسی امر ظاہری یا باطنی مین مبتلا ہو اور اُسکے دفعیے کا ارادہ ہو تو اولاً استخارہ کرے اگر مرضیٔ الٰہی کے خلاف معلوم نہو۔ تو سلب مرض کی ہمت کرے یعنی مریض کو اپنے روبرو بٹھاوے اور جو سانس اپنے جسم کے اندر جائے اُس سے تصور کرے کہ مرض شخصِ مقابل اپنی طرف کھینچتا ہون اور جو سانس باہر جاوے اُس سے تصور کرے کہ اِس مرض کشیدہ کو اپنے جسم سے باہر نکالکر زمین پر ڈالتا ہون اِسی طرح سے سَتّو سانس تک یہ عمل کرے انشاء اللہ تعالیٰ مرض زائل ہو جائیگا اور عادات وافعال رذیلہ کو بھی یون ہی سلب کر کے زمین پر ڈالدیتے ہین اور سلب نسبت اور سلب انبساط بھی اسی طرح اپنی طرف کرتے ہین لیکن اُسکو زمین پر ڈالے۔

ذکر طریق دریافت احوال باطنی اہل نسبت وغیرآن اگر دریافت حالِ باطن شخص صالح یا طالح منظور ہو اپنے قلب کو اپنی کیفیت اور ہر خیال سے خالی کر کے اُسکی طرف متوجہ ہو اگر وہ شخص اہل نسبت یا اہل ذکر یا صالح یا متقی ہوگا تو قلب مین نور و سرور و جمعیت وانبساط واطمینان زیادہ ہوگا اور اگر

اہلِ فسق وفجور ہے تو ظلمت اور تنگی اور انقباض پیدا ہوگا۔ اور اکثر مراقبے مین صورت اور حالت اُسکے اعمال کی ظاہر ہوتی ہے۔ اور اہل اللہ کی طرف سے ایک قبض مثل باد خنک قلب کی طرف آتا ہے یا قلب نیچے کو دبتا ہے اور دوست دشمن کی کیفیت بھی یون ہی قلب پر پرتو ڈالتی ہے۔ حضرت خواجہ عزیزان علیہ الرحمتہ کا قول ہے ؎ باہر کہ نشستی ونشد جمع دلت وزتو نہ رہد زحمت آب وگلت ٭ زنہار زصحبتش گریزان مے باش ٭ ورنہ نکند روح عزیزان بحلت

ذکر طریق دریافت احوال میت یعنی کشف قبور

جس اہلِ مزار کے پاس جائے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ کہکر اُسکی پائنتی کھڑا ہوکر فاتحہ اور سورہ قدر اور ربنا ورب الملٰئکۃ والروح پڑھکر ایصال ثواب کرے پھر پورب یعنی اُسکی پشت کی طرف یون ہی پڑھے اور ثواب بخشے پھر اُتر یعنی اُسکے سرہانے کھڑا ہوکر یون ہی پڑھے اور بخشے پھر پچھم اُسکے سینے کے مقابل یون ہی ایصال ثواب کر کے اُسکے مقابل متوجہ اور مراقب ہوکر بیٹھ جائے اور اپنا نور قبر مین بھرنا شروع کرے قبر روشن ہوکر کل کیفیت اہل مزار ظاہر ہوگی اور اپنے کو ہر کیفیت وخیالات سے خالی کرے تو پرتو اہلِ میت قلب پر صاف صاف آئیگا۔

ذکر طریق اشراف بر خواطر اگر کسی کے دل کے خطرات پر واقف ہوا چاہے اپنے دل کو ہر طرح کے خطرات سے خالی کرے اور اُسکی طرف متوجہ ہو جو کچھ خطرہ دل مین آوے عکس اُسکے قلب کا سمجھے اور اسیطرح بہت سے حالات پوشیدہ اور آیندہ کی خبر قلب پر مترشح ہوتی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ جو شخص اپنے قلب کو ہر طرح کے خطرات سے بخوبی پاک وصاف کرسکیگا اُسسے

یہ کام خوب نکلیگا اور اکثر صورت خطرات کی مراقبے مین نظر پڑیگی۔ یا ہاتف مرشد خبر دیگا واللہ اعلم بالصواب

ذکر طریق افاضت توبہ وصلاح وتقویٰ اگر کسی شخص کو توفیق توبہ یا صلاح وتقوے کا فیض دیا جاہے اُس شخص کو روبرو اپنے بٹھاوے اور اگر وہ غائب ہو تو اُسکی صورتِ مثالی کو روبرو اپنے کرکے تصور کرے کہ کیفیت توبہ وصلاح وتقویٰ حاصل ہو جائیگی اور اگر پہلے اُسکی کیفیت رذیلہ سلب کرکے یہ عمل کرے تو اور بھی بہتر ہو

ذکر طریق حلقہ خاندان نقشبندیہ مین اکثر معمول ہے۔ کہ مریدون کو وقت خاص مین خصوصًا درمیان فجر واشراق یا درمیان عصر ومغرب یا درمیان مغرب وعشا جمع کرکے گرد اپنے حلقہ کراکے بٹھاتے ہین اور سبکو اپنی طرف متوجہ کراکے آپ اُنکی طرف باری باری متوجہ ہوتے ہین اور سبکو بقدر سَو سانس کے توجہ دیکر فاتحہ خیر پڑھکر برخاست کرتے ہین اس حلقہ کا دستور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے جاری ہے اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکر الٰہی فرماتے تھے اور صحابہ رضوان اللہ علیہم گرد اُنکے حلقہ باندھکر اس طرح خموش بیٹھتے تھے کہ ذرا جنبش اور حرکت اُنکو نہوتی تھی۔ غرض کہ ایک مجمع کا متفق ہوکر یادِ الٰہی مین مشغول ہونا بہت خوب ہے اور اُسکو حلقہ کہتے ہین۔

ذکر طریق ختمِ خواجگان اکثر بزرگ اِس خاندان کے فلاح ظاہر وباطن کے لئے روزانہ ختمِ خواجگان کا معمول رکھتے ہین اور اگر روزانہ نہو سکے تو بروقت ضرورت ضرور کرتے ہین۔ طریق اُسکا یہ ہے کہ جس نیت کے واسطے منظور ہو اُسکو دلمین رکھکر فاتحہ پڑھکر بطفیلِ خواجگان منسوب اِس ختم کے وہ حاجت طلب کرے اور ایک یا چند اشخاص یکجا باوضو بیٹھکر یون ختم پڑھین۔ اول درود شریف سَو بار پھر بعد اسکے سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ سات بار پھر سورۂ الم نشرح مع بسم اللہ ستر بار پھر سورۂ اخلاص مع

بسم اللہ ایک ہزار بار پھر درود شریف ایک سو بار پھر سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ سات بار
پھر اسمائے ذیل مین سے جسقدر اسم جی چاہے سو سو بار پڑھکر پھر پڑھنے والے
سے اپنی ملکر کے بتوسل روح پُرفتوح حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور بہ
روح خواجگانِ منسوب اس ختم کے یا خواجگانِ خاندان حضرات نقشبندیہ رضوان اللہ
علیہم اجمعین کے بخش کر دعاے حاجت طلب کرے اسماے مبارک جو اس ختم مین
پڑھے جاتے ہین یہ ہین یَا قَاضِيَ الْحَاجَات سو بار یَا کَافِيَ الْمُهِمَّات سو بار
یَا دَافِعَ الْبَلِيَّات سو بار یَا شَافِيَ الْأَمْرَاض سو بار فَسَهِّلْ یَا إِلٰهِي كُلَّ صَعْبٍ
بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْأَبْرَار سَهِّلْ سو بار یَا حَلَّ الْمُشْكِلَات سو بار یَا مُسَبِّبَ الْأَسْبَاب
سو بار یَا مُفَتِّحَ الْأَبْوَاب سو بار یَا رَافِعَ الدَّرَجَات سو بار یَا مُجِيبَ الدَّعَوَات
سو بار یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِين سو بار تمام مین اُن خواجگان کے جنکی طرف اس ختم کو
نسبت ہے اختلاف ہے مگر بعض بزرگان خواجگانِ ذیل کا واسطہ دلاکر طلب
حاجات کرتے ہین۔ آلٰہی بحرمت خواجۂ خواجگان خواجہ منصور ماتریدی آلٰہی بحرمت
خواجہ بایزید بسطامی آلٰہی بحرمت خواجۂ خواجگان خواجہ ابوالحسن خرقانی
آلٰہی بحرمت خواجۂ خواجگان خواجہ یوسف ابویعقوب ہمدانی آلٰہی بحرمت خواجۂ خواجگان خواجہ
عبدالخالق غجدوانی آلٰہی بحرمت خواجۂ خواجگان خواجہ بہاء الدین نقشبند آلٰہی بحرمت خواجۂ
خواجگان خواجہ پارسا۔ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِين فلان حاجتِ من برآر آمین آمین آمین
ذکر طریق استخارہ اِس خاندان کے بزرگ اکثر پابند استخارہ کے ہین درگاہ
آلٰہی سے خیریت طلب کرنا اکثر بزرگون کا معمول ہے کہ بعد نماز اشراق دو رکعت نفل
استخارہ پڑھتے ہین رکعتِ اولیٰ مین بعد فاتحہ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

اور رکعت ثانیہ مین بعد فاتحہ سورۂ اخلاص پڑھکر نماز ختم کرکے یون طلب
دعا کرتے ہین الٰہی آج تمام دن رات یا جبتک مین جیون میری خیریت سے
گذار جس کام مین میری خیر ہو وہ کام مجھسے کرا- اور جس مین میرا ضرر ہو اُس سے
مجھے بچا الٰہی میرا بھلا کر دین اور دنیا اور عاقبت مین توفیق دے خیر کی
اور رضا کی محفوظ رکھ شر اور ضرر سے یا ارحم الرّاحمین اٰمین اٰمین اٰمین
اور یہ دعا پڑھتے ہین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ
بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ
وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۵ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ
اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ
عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ
وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَ
عَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ
الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ ۵ دستور یہ ہے کہ روزانہ
عَلَّامُ الْغُیُوْبِ تک پڑھا کرے اور جب کوئی نیا کام شروع کرے تب
رَضِّنِیْ بِهٖ تک پڑھے اور بعضونکا معمول ہے کہ جب کوئی امر جدید شروع کرتے ہین
یہ نفل استخارہ اور یہ دعا پڑھتے ہین اور اگر نفل پڑھنے کی مہلت نہین پاتے
تو یہ دعا ضرور پڑھتے ہین اور اکثر بزرگون کا یہ دستور ہے کہ بصورت
مہلت بعد نماز عشا نفل و دعا مذکورۂ بالا پڑھکر استراحت کرتے ہین اور
گیارہ بار درود اور گیارہ بار سورۂ فاتحہ پھر گیارہ بار درود پڑھکر کسی سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَوَّرَ قُلُوْبَ الْعَارِفِیْنَ بِنُوْرِ الْمَعْرِفَةِ وَفَضَّلَ اَحْوَالَ السَّالِکِیْنَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ بِکَمَالِ فَضْلِهٖ وَحِکْمَتِهٖ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلِیَآءِ اُمَّتِهٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ٥

مظہرِ نورِ خدا انسان بود — گنج مخفی را بدان در جان بود
کنت کنزاً مخفیاً ما بودہ ام — در ہمہ کون و مکان آسودہ ام

چشم دل کی ضیا ہے اللہ ہو — حق کا جلوہ نما ہے اللہ ہو
ذاکرون کا ہے ذکر اللہ ہو — عاشقون کی صدا ہے اللہ ہو
کلمہ لا الٰہ الا اللہ — شغل میرا ہوا ہے اللہ ہو
جسکو جو کچھ ملا اسی سے ملا — سب کا عقدہ کشا ہے اللہ ہو
اسکو آتا ہے نورِ حق کا نظر — جسکے دل پر لکھا ہے اللہ ہو
صاحبِ کشف کی کتابون مین — اسم اعظم لکھا ہے اللہ ہو

زندہ دل جسقدر کہ گزرے ہین | اُنکے دل ہین بسا ہے اللہ ہو
جو کہ طالب ہین نور عرفان کے | اُنکے دل کی صدا ہے اللہ ہو
سالکون کا یہی وظیفہ ہے | عارفون کی ندا ہے اللہ ہو
جو کہ بیمار عشق مولیٰ ہین | اُنکے دل کی دوا ہے اللہ ہو
اِس سے بڑھکر کوئی وظیفہ نہین | ورد سب سے بڑا ہے اللہ ہو
سب سے بہتر یہی وظیفہ ہے | سب سے اچھی دعا ہے اللہ ہو
کیون نہ حاصل ہو مجھکو دید خدا | جب وظیفہ مرا ہے اللہ ہو
حق تو یہ ہے کہ باغ جنت کا | بخدا راستہ ہے اللہ ہو
نجم گر طالب خدا ہے تو | تو ترا رہنما ہے اللہ ہو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّکَ رَبِّ اَرِنِیْ بِجَمَالِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

درود نامحدود اُس تاجدار مدینہ پر کہ جنکی شان مبارک مین آیۂ پاک اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا حق سبحانہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے۔

خدا کے ہو تم سب زمانا تمھارا | ہے کعبہ تمھارا مدینہ تمھارا
نصب خانہ کعبہ پہ جھنڈا تمھارا | ہے عرش الٰہی پہ قبضہ تمھارا
جو ہے باغ ایجاد بوٹا تمھارا | تو جنت کا ہر گل ہے غنچہ تمھارا
زمین و زمان ہین مکان لامکان ہین | نہین کس جگہ دور دورا تمھارا

مدینہ روضہ پہ جاؤن کہ کعبہ کو دیکھون ۔ چمکتا ہے دونون مین جلوہ تمہارا
ادھر فرش والے اُدھر عرش والے ۔ بجاتے ہین ہر وقت ڈنکا تمہارا
قیامت کا دن عید ہے مومنون کو ۔ کہ دیکھین گے محشر مین جلوہ تمہارا
بحکم الٰہی گنہ بخشوانے ۔ حضوری مین حاضر ہو بندہ تمہارا
نہین اپنے اعمال کا کچھ وسیلہ ۔ ہے بس عاصیون کو سہارا تمہارا
فقط عبدِ عاصی کو ہے فخر اتنا ۔ کہ ہون غوث کا بَردہ بندہ تمہارا
ابو بکرؓ و فاروقؓ عثمانؓ و حیدرؓ ۔ یہ رونق فزا کیا ہے جلسہ تمہارا
ہو تم فاطمہؓ بی کے حسین پیارے ۔ خدا کا پیارا ہے نانا تمہارا
شنیدم کہ در روز امید و دہشت ۔ بدون کو خدا بخشنے صدقہ تمہارا
نہ عاصی کا سجدہ ہے بخشش کے قابل ۔ شفاعت کے لائق ہے سجدہ تمہارا
خدا کا ہون بندہ محمدؐ کی اُمت ۔ نکیرین کیا مجھکو خطرہ تمہارا
پیاسون کی کثرت قیامت مین ہوگی ۔ مگر حوضِ کوثر ہے چشمہ تمہارا
عمل نیک بڑھ جائین عصیان کے اوپر ۔ ترازو مین رکھدین جو پرچہ تمہارا
گزر جاؤنگا پل سے اس بار پل مین ۔ پکڑ لونگا جسوقت پلا تمہارا
ثمر کھائین گے نام لیوا تمہارے ۔ کہ ہے باغ جنت تمہارا تمہارا
جو معراج مین تھا قیامت کو ہوگا ۔ وہی ربِ ہبلی کا نغمہ تمہارا
کھلی شانِ محبوبیت بس اسی سے ۔ ہوا پیش حق آنا جانا تمہارا
سرِ عرش ہوتے لگا ذکرِ مومن ۔ پڑھا صدق دل سے جو کلمہ تمہارا
عدد ہین گناہ اور سایہ کے یکسان ۔ بھلا کس طرح ہوتا سایہ تمہارا

قیامت کے دن ہوگی سایہ میں اُمت	کہ سایہ خدا کا ہے جھنڈا تمہارا
ندا رب سلّم کی مرقد میں آئے	پڑھے نجم جسوقت کلمہ تمہارا

در مدح صحابۂ کرامؓ

اَحْبَابُهُ فِي دَارِهٖ اَعْدَائُهُ فِي نَارِهٖ	صِدِّيْقُهُ فِي غَارِهٖ ذَاكَ الْعَتِيْقُ الْمُحْتَرَمِ
فَارُوقُهُ بَدْرُ الدُّجٰى عُثْمَانُهُ بَحْرُ الْحَيَا	اَلْمُرْتَضٰى شَمْسُ الضُّحٰى ذَاكَ الْعَلِيُّ الْمُحْتَرَمِ
صدیقؓ یار غار عمرؓ صاحب وقار	عثمانؓ تاجدار علی اہل ذو الفقار
صدیقؓ جان نثار تو فاروقؓ دل فگار	لیٹے ہوئے ہیں قبر مبارک سے بیقرار
پروانہ وار حضرت عثمانؓ و مرتضیٰؓ	شمع جمال جان رسالت پہ ہیں نثار
باغ جنان کی جان ہیں محبوب کبریا	یہ چار پھول گلشن جنت کی ہیں بہار
بعد خدا بزرگ خدا کا حبیب ہے	بعد نبی بزرگ نبی کے ہیں چار یار
بی بی بتولؓ باغ نبوت کی ہیں کلی	اور اُس کلی کی حضرت حسنینؓ ہیں بہار
زیبا گلیم فقر امام حسنؓ کو ہے	سینہ بسینہ علم ملا ان کو بے شمار
ہیں بحر معرفت کے گہر حضرت حسینؓ	پایا ہے آپ ہی نے حقیقت میں افتخار
سرور یہ آل پاک و صحابہ و غوث پر	اے نجم پڑھ سلام ادب سے تو بیشمار

قصیدہ در مدح غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نسب تیرا عالی ہے یا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ۱۲	لقب تیرا غوث الوریٰ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ۱۲
ہے نانا ترا تاجدار مدینہ	ولی تیرا شیر خدا غوث الاعظمؓ

تو جانِ حسنؑ اور نورِ حسینیؑ
ہین دادی تری فاطمہؓ غوث الاعظمؓ

شرف تجھکو ہو پھر نہ کیون اولیا پر
گھرانا ہے تیرا بڑا غوث الاعظمؓ

تری رُوحِ اقدس نے چومے ہین شہ کے
قدم وقتِ معراج یا غوث الاعظمؓ

بچھین شوق سے گردنین اولیا کی
تمھارے ہی تو زیرپا غوث الاعظمؓ

مدد اُسکی کرتے ہو مغرب مین بیٹھے
جو کہتا ہے مشرق مین یا غوث الاعظمؓ

نہین صرف بغداد مین تیرا مسکن
تو ہر جا ہے جلوہ نما غوث الاعظمؓ

جو یک وقت ستر جگہ کھائی دعوت
یہ بندہ نوازی بھی کیا غوث الاعظمؓ

کسی شب تو رویا مین تشریف لاؤ
مرے گھر بھی یہ رجندا غوث الاعظمؓ

نکالو مرے دل کے ارمان کبھی تو
دکھا کر رخِ حق نما غوث الاعظمؓ

وہی تو ہین اسلام وایمان والے
جو ہین تیرے اوپر فدا غوث الاعظمؓ

عطا پہلے کی دین کو تو نے طاقت
اور اب پھر گرے کو اُٹھا غوث الاعظمؓ

ترے در سے خالی پھرے تیرا منگتا
یہ ہوگا تجھے کب روا غوث الاعظمؓ

ترا چور نا بینا ہو کر ہو بینا
بنے پھر وہ ابدال را غوث الاعظمؓ

پڑے لاکھ مشکل تو کیا غم کہ حق نے
کیا تمکو مشکلکشا غوث الاعظمؓ

کیا آپ کو یاد مشکل مین جس نے
ہوئے اُسکے حاجت روا غوث الاعظمؓ

کیا آپ نے ساٹھ چورون کو تائب
صداقت سے بچپن مین یا غوث الاعظمؓ

بھٹکتون کے ہو خضر اور ڈوبتون کے
تمھین ہو تمھین ناخدا غوث الاعظمؓ

نکالے برائی قرابت الم سے
خوشی پیرزان کو کیا غوث الاعظمؓ

قدم بارِ عصیان سے اب کانپتے ہین
سہارا لگا دو ذرا غوث الاعظمؓ

دمِ نزع بالین پہ تشریف لانا | مری جان ہو تم پر فدا غوث الاعظم رضہ
خبر لینا جسوقت آنکھین دکھائین | نکیرین مرقد مین یا غوث الاعظم رضہ
ستائین مجھے جب وہ تنہا سمجھکر | مجھے اِن سے لینا بچا غوث الاعظم رضہ
مین جب تنگ ہون قبر کی تنگیون سے | چھپا لینا دامن مین یا غوث الاعظم رضہ
ہے نادیدہ منزل اندھیری جھکی ہے | تمھین ہو مرے رہنما غوث الاعظم رضہ
دیا یا سے مجھے دُزدِ ایمان نے آوٗ | مرا قافلہ لُٹ گیا غوث الاعظم رضہ
سرِ پُل صراط اب چلاتے ہین مجھکو | سنبھالو مجھے مین گرا غوث الاعظم رضہ
ہون تشنہ دہن اور تپش ہے بلا کی | بٹھا دست بجے زیرِ لوا غوث الاعظم رضہ
شفاعت سرِ حشر مجھ بد کی بھی ہو | مین قربان تیرے گیا غوث الاعظم رضہ
اگر چاہو سب اُمتِ شہ کی بخشش | نہ رد ہو تمھاری دعا غوث الاعظم رضہ
الٰہی ترے نجم عاصی پہ رحمت | بحقِ نبی فاطمہ غوث الاعظم رضہ

سببِ تصنیف کتاب

بعد نماز و روزہ و ذکر و تلاوت قرآن مجید و درود شریف کے ذکر اولیاء اللہ کا بھی عبادت ہے اِس غرض سے بنظرِ نفعِ اہلِ سلسلہ و برادران اسلام کے اِس فقیر حقیر مولوی محمد بشیر شاہ جو خادم اور خلیفہ حضرت پیر و مرشد برہان الواصلین سلطان الکاملین قبلۃ العارفین کعبۃ السالکین دین پناہ ظلِ الٰہ آفتاب کرامت ماہتابِ ہدایت غواصِ بحرِ معرفت و حقیقت رازدارِ طریقت و شریعت شیخ فنافی اللہ عاشق رسول اللہ شاہجی میان محمد شیر صاحب ساکن پیلی بھیت

قادری مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے مختصر حالات کشف وکرامات حضرت پیرومرشد رحمۃ اللہ علیہ کے جو کہ خود اپنی نظر سے گزرے یا زبانِ مبارک جناب پیرومرشد سے سُنے وہ اِس رسالہ مین مرتب کردیے اور درمیان عبارات کے جو نظم درج کیا گیا ہے اُسکے مصنف حافظ نجم الدین صاحب ہین جو حضرت پیرومرشد کے مرید ہین اللہ تعالیٰ اُنکو اسکا صلہ دارین مین عطا کرے اور نام تاریخی اِس رسالہ کا شہودِ غیوب ہے تحفۂ محمد شیر میاں قدس سرہ العزیز اور اِس رسالہ کو چار تابشون پر تقسیم کیا گیا ہے۔

تابش اول مین بیان آپ کے پیرومرشد اور نیز ذکر آپ کے ماموں یعنی نعمت شاہ میان رحمۃ اللہ علیہما کا اور ذکر آپ کے حسب ونسب ووا قعات سوانح عمری اور نیز ذکر آپ کے مُرید ہونے کا۔

تابش دوم مین بیان مختصر آپکے کشف وکرامات اور بیان آپ کے نعرہ مارنے کا

تابش سوم مین بیان آپکے ہدایات و حسن اوقاتِ بسری کا اور وصال آپکے پیرزادہ کا

تابش چہارم فضیلت فقر وذکر وشغل و ذکر آپ کے وصال کا۔

تابش اول دربیان حسب ونسب حضرت شاہ جی میان صاحب رحمۃ اللہ علیہ ودیگر احوال آنحضرت۔ ونیز دربیان حالات حضرت احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ومیان نعمت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت پیرومرشد شاہ جی میان صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ دیوانہ بابا کی اولاد مین سے ہین جو کہ ملک خراسان کے مشہور ومعروف بزرگ ہین جنکا نام بہارالـ

ملک خراسان مین مثل آفتاب کے روشن ہے اور مزار شریف اُنکا پُنیر مین ہے۔
شاہجی میان صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے دادا صاحب رحمۃ اللہ علیہ خراسان سے
ملک ہندوستان مین تشریف لائے اور شاہجہان پور مین قیام فرمایا۔
حضرت شاہجی میان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والدِ ماجد کا اسم مبارک
محبت شیر خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ اُنکی شادی پیلی بھیت شریف مین
محمد اسحاق خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے یہان ہوئی تھی اور وہین قیام پذیر ہوئے
اور حضرت شاہ جی میان قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے پانچ بھائی تھے۔ اور ایک روایت
سے تین بھائی کا ہونا پایا جاتا ہے۔ اِن تینون بھائیون کا نام یہ ہے علی شیر خانؒ
اور رستم شیر خانؒ اور فتح شیر خانؒ اور آپ سب سے چھوٹے تھے اور یہ سب
بزرگ تھے۔ چنانچہ ایک بھائی کی حالت یہ ہوئی تھی کہ ڈیڑھ سال تک برابر
کھڑے رہے بیٹھنے کا نام نہ لیا اور مستی کی حالت مین تلوار تھامے رہتے خوف کی
وجہ سے اُنکے پاس سوائے آپ کے اور کوئی نہین جا سکتا تھا۔ ایک روز کا واقعہ ہے
کہ وہ ننگی تلوار لیکر سڑک پر چلے گئے مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ اُنکو روکے
حضرت شاہجی میان صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے گئے اور فرمایا بھائی بسم اللہ
کر کے گھر کو چلو وہ فوراً چلے آئے جسوقت گھر تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا کہ بھائی
بسم اللہ کر کے تلوار میان مین کر لو اُنھون نے فوراً تلوار میان مین کر لی
پھر کہا کہ بھائی بسم اللہ کر کے ہاتھ دھوؤ اور روٹی کھاؤ اُن کا مزار شریف
شاہجی میان رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کے پائنتی کو ہے مگر نشان مزار نہین ہے
فقیر حقیر مولوی محمد بشیر نے شاہجی میان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بچپن کی

حالت کو اس طرح تحقیق کیا ہے کہ آپ مادرزاد ولی تھے اور بچپن مین سر مبارک پر
پنجۂ غیبی رہتا تھا اور آپ بسا اوقات ذکرِ خدا مین مشغول رہتے تھے کھیل کود
اور لہو ولعب سے پرہیز کرتے تھے اور کھانے پینے کی طرف توجہ نہ فرماتے اور
لذیذ کھانون پر التفات نفرماتے وقت خواہش روکھی سوکھی غذا نوش فرماتے
حضور نہایت سلیم الطبع تھے اللہ عز وجل نے آپ کو بچپن ہی مین خُلقِ محمدی
صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عطا فرمایا تھا اور آپ کی والدہ ماجدہؒ نہایت بزرگ
اور اولیائے کاملین مین سے تھین آپ نے اپنی تمام عمر خدمت والدہ ماجدہ
مین صرف کی اِسی غرض سے آپ نے اپنی شادی تک نہ کی تاکہ والدہ ماجدہ کو
کسی قسم کی تکلیف نہو آپ کی والدہ ماجدہ سولہ سولہ فاقہ کرتی تھین اور ذکر خدا
مین مشغول رہتی تھین اور کھانے کی طرف التفات نہ فرماتین۔ آخر عمر مین
آپ کی بصارت ظاہری دور ہوگئی مگر بصارت باطنی کی یہ حالت تھی کہ اسکی
روشنی سے دور دور کی چیزین آپ کو نظر آتی تھین آپ روشن ضمیر تھین
اور شاہجی میان رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک چاند اور تارہ آپ کی
آنکھون کے سامنے ہر وقت رہتا تھا اگر کوئی مہمان سفر دراز سے آنیوالا ہوتا تو آپ
پیشتر سے فرمادیا کرتین کہ کھانا تیار کرو مہمان آرہے ہین۔ اور ایک بلی سفید آپ کے
پاس رہتی تھی اور جب وہ بیمار ہوتی تو مائی صاحبہ کے تلوے چاٹتے ہی شفا پاتی۔
اور ایک جن بشکل سانپ ہر وقت آپ کی خدمت مین رہا کرتا تھا۔ غرضکہ
اس قسم کی کرامات مائی صاحبہ کی بہت سی ہین۔ جو احاطۂ تحریر سے باہر ہین
لہذا اسی پر اکتفا کیا گیا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَحَبِیْبِکَ

وَنَبِیِّکَ وَرَسُولِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

ایکہ گلیم فقر را وقف ہمیکنی بما	مہر سپہرا ہتدا صل علی محمد

آپ اپنی قوت معاش شانہ سازی کے ریاض سے حاصل فرماتے اور ہزار بیگھہ زمین پختہ جو آپ کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے مار کے علاقہ مین چھوڑی تھی اوسکی طرف مطلقًا توجہ نہ فرمائی۔ اور کاغذات متعلقہ زمین پر پھاڑ کر پھینکدیے اور وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ پر عمل فرمایا اور اپنی زبان مبارک سے فرمایا کرتے کہ ہمنے اپنے مکان مین قد آدم ایک گڑھا کھودا اسمین ایک گول مٹی کی گھریا چارون طرف سے مثل گیند کے بند اور چکنی تھی نکلی ہم اسکو بڑی مشکل سے توڑا تو اسکے اندر ایک کیڑا نیلے پیلے روپہلے سنہرے رنگ کا نکلا اور ہرے ہرے پتے اسکے منھ مین تھے اسوقت ہمکو پروردگار عالم نے یہ دکھلا دیا کہ توکل کرنیوالونکو ہم ایسے رزق پہونچاتے ہین

آتشِ عشقِ مصطفٰی نار سقر کو دے بجھا	راہِ خدا مین دے مٹا صل علی محمد

حالتِ جوانی مین آپ کو کچھ دنون کشتی کا بھی شوق رہا آپ بہت بڑے پہلوان تھے آپ کی گردن مبارک مین تین آدمی لٹک رہتے اور آپ بیٹھے سے کھڑے ہو جاتے آپ مثل پہلوانون کے کھانی کی طرف رغبت نہ فرماتے بلکہ جب آپ کشتی کا ارادہ کرتے تو بدھ کے دن سے کھانا چھوڑ دیتے اور جمعہ کی شام کو کشتی لڑ کر کھانا تناول فرماتے تین روز برابر فاقہ کشی کرتے اور قوتِ روحانی سے کام لیتے کیسا ہی زبردست پہلوان ہوتا اسپر آپ غالب آتے چنانچہ ایک مرتبہ آپ چلے چہل روزہ سے باہر تشریف لائے اور پہلوان سب

جمع ہوکر آپ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور کہا کہ میان آج تو ذرا اکھاڑے مین چلیئے اور اُنگلی کے اشارے سے ہمکو کچھ بتلا دیجیے آپ نے فرمایا کہ مین ابھی بہت کمزور ہون مجھ مین جان نہین ہے غرضنکہ وہ لوگ پیچھے پڑکر آپ کو اکھاڑے مین لے گئے اور ایک بڑے نامور زبردست پہلوان نے آپ کی کمر پکڑلی اور بولا کہ میان اَب کیا کروگے آپ نے ذرا پیر کا انگوٹھا کڑا کیا اور اُسنے بھی کلکلا کر زور کیا مگر آپ نے اسکو اُٹھا کر زمین پر دے مارا اور بہت دیر تک وہ پہلوان زمین پر تڑپتا رہا اور بیہوش ہوگیا جب ہوش مین آیا تو بُولا کہ یہ بات خدا کی طرف سے ہے کچھ طاقت کی بات نہین ہے۔ آپ نے فرمایا خدا ہی کی طرف سے تو سب کچھ ہے۔

مونو سب پڑھو درود رحمت حق کا ہو نزول | پڑھتے ملک ہین اور خدا صل علیٰ محمدؐ

محمد شیر صاحب عاشق خاصِ خدا تم ہو
ضیائے چرخ دینِ احمدی نجم الہدیٰ تم ہو

شریعت مین محمد شیر ہادی رہنما تم ہو
طریقت مین نہین یہ بات کہنے کی کہ کیا تم ہو

حجابِ ظاہری ہے چشم ظاہر بین سے چھپ جانا
فنا کا ذکر کیا ہے واصلِ حق ہو بقا تم ہو

کرو ذرہ نوازی میرا قلبِ تیرہ چمکا دو
خدا کے فضل سے یا پیر شمس الاولیا تم ہو

خدا کے واسطے بیمار ہون میری خبر لینا
طبیبِ چارہ سازِ ہر مریضِ لادوا تم ہو

کلامِ جانفزا سے مُردہ دل تم نے کیئے زندہ
مسیحِ وقت ہو پیرِ محتشم معجز نما تم ہو

نگاہِ مہر جسپر پڑ گئی وہ ہو گیا کامل
مسِ قلبِ سیہکاران کے حق مین کیمیا تم ہو

گدائے در ہون میرے دامنِ امید کو بھر دو
عطا پاش و خطا پوش و امیر الاسخیا تم ہو

چھڑا دو قیدِ افکارِ جہان سے اب دلِ لاور کو
مرے والی مرے مرشد مرے مشکلکشا تم ہو

مرادین دل کی برآئینگی کہہ دو مدعا دل کا	دلاور باریاب بزم ارباب صفا تم ہو
اے بہ نگاہت آشنا حُسنِ ازل ابد نما	اے برخت دلم فدا اصل علی محمدؐ

شاہجی میان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ ماموں تھے اور یہ سب بزرگ تھے اُن مین سے مشہور و معروف حضرت نعمت شاہ میانؒ قدس سرہ العزیز ہین جنکا مزار مبارک پیلی بھیت شریف مین دریاے کھکرا کے کنارے پر ہے۔ ایام عُرس مین قُل شریف وہین پر ہوا کرتا ہے اور آپ علاوہ ماموں ہونے کے پیر بھائی بھی تھے۔ آپ کے مرید ہونے کا قصہ یون ہے کہ آپ نے چند اشرفیان بہ نیّت سفر و بتلاش مرشد پیر کامل جمع کرکے ارادہ سفر کرنے کا کیا تھا مگر بجاے سفر کرنے کے آپ نے اِن اشرفیون کے کمبل خرید لیے جو فقیر آتا آپ اُسکو ایک کمبل عطا فرماتے اتفاق سے ایک درویش مست تشریف لائے آپ نے اُنکو بھی ایک کمبل دیا اُنھون نے اُنکی طرف نگاہ بھر کر دیکھا اُن کی نظر پڑنا تھی کہ انکا مست ہونا تھا۔ جب وہ تشریف لے چلے تو آپ بھی اُنکے پیچھے ہو لیے لیکن آپ کے والد بزرگوار نے آپکو پکڑ لیا اور وہ درویش نظر سے غائب ہو گئے پھر تو آپ کا یہ حال ہوا کہ ضرب لگاتے وقت پانی مین پانی اور آگ مین آگ اور ہوا مین ہوا ہوجاتے۔ باوجود اس کمال کے آپ کو تسلی نہوئی اور آپ نے حضرت سید الاولیا قطب الہدیٰ تاج الاصفیا نور الاتقیا شیخ فنا فی اللہ عاشق رسول اللہ سید آحمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت حاصل کیا اور عجب طرح کا جلوۂ حق دیکھا یعنی بیعت ہوتے ہی مقام فنا پر پہونچے حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مین نے اُن کو ایسا

فنا فی الشیخ دیکھا کہ مرشد کی صورت مین کیا بلکہ لباس مین بھی فنا ہو گئے تھے چنانچہ ہنگامۂ عُرس مین ایک دن کا واقعہ ہے کہ حضرت پیر و مرشد کا لباس اقدس سبز تھا اور آپ کا لباس کھاروے رنگ کا تھا اُسوقت ایک عجیب شانِ الٰہی نظر آئی کہ جتنے پیر بھائی بیٹھے ہوئے تھے کسی کو یہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کون سے ہین اور نعمت شاہ میان رحمۃ اللہ علیہ کون سے ہین دونون کی صورت اور لباس بالکل ایک ہی سا نظر آتا تھا

ایسے ہوئے زہے لقا صورتِ شیخ مین فنا	فرق نہ اک ذرا رہا صلِّ علیٰ محمدٍ

ایک روز میان فرماتے تھے کہ ایک دن میان نعمت اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حالتِ مستی مین حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ فقیر نے ایک مست سے یہ کمال حاصل کیا ہے کہ آگ مین آگ اور پانی مین پانی ہوا مین ہوا ہو جاتا ہے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ فقیر کو ان باتون سے کیا مطلب بچہ ان باتون کو چھوڑ کر طلب وصالِ حق مین کوشش کر اور فرمایا کہ حُجرہ مین بیٹھکر تین برس کامل چلہ کشی کر اور غیر کی صورت مت دیکھ اور نہ اپنی صورت غیر کو دکھلا آپ نے حسب الارشاد حضرت پیر و مرشد کے تین برس کامل حجرہ مین تنہا بیٹھ کر ذکر الٰہی کیا اِس ریاضت کے بعد ایک روز حضرت پیر و مرشد اِن کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا **نعمت** اب کیا حال ہے عرض کیا کہ نہین جانتا ہون مین کون ہون یہان بالکل آپ ہی آپ ہین حضرت نے خوش ہوکر فرمایا کہ ہم نے تجھکو تمام نعمتین دے ڈالین اور فرمایا کہ تجھکو وہ دولت ملے گی کہ تیرے نسب سے اولیائے کاملین اور قطب و ابدال ہونگے

آتشِ عشقِ مصطفیٰ نارِ سقر کو دے بجھا		راہِ خدا مین دے مٹا صلِّ علیٰ محمدٍ

حق سُبحانہٗ تعالیٰ نے حضرت پیر و مرشد کی دعا سے آپ کو علمِ باطن عطا فرمایا
اور روشن ضمیر کیا آپ حافظ قرآن مجید بھی تھے آپ کی حالتِ مجذوبیت
اور مستی کی اِس قدر بڑھ گئی تھی کہ گرمی کے موسم مین ٹھیک دوپہر کے وقت
سُورج سے آنکھین لڑاتے اور فرماتے کہ اے سورج تو ٹھنڈا ہو گیا۔
اور موسم سرما مین دریائے کھکرا مین پڑے رہا کرتے تھے اور اکثر اوقات
رَس کے کھولتے ہوئے کڑھاؤ مین ہاتھ ڈالدیتے ہے

آتشِ عشقِ مصطفیٰ نارِ سقر کو دے بجھا		راہِ خدا مین دے مٹا صلِّ علیٰ محمدٍ

ایک دہکتے ہوئے الاؤ پر تاپ رہے تھے کہ پائے مبارک اُس مین جا پڑا
ایڑی مبارک جلنے لگی چراہند پھیلی دھوان اُٹھا ایک شخص آیا اُس نے
پکار کر کہا کہ میان میان جب کئی مرتبہ زور سے آواز دی تو آپ نے سر اوپر کو
اُٹھا کر فرمایا کہ بچہ کیا کہتا ہے کہا میان آپ کا پانوٗن جل رہا ہے فرمایا سچ تو
کہتا ہے آپ پر ہر وقت جذبے کی حالت طاری رہتی تھی جب حضرت
پیر و مرشد تشریف لاتے یہ اُن کی خدمتِ اقدس مین حاضر ہوتے تو کہتے کہ
تیرے بال بچّے اچھے ہین پیر و مرشدؒ فرماتے کہ تم کب تک اِس حالت مین
رہو گے اب اِس حال سے سلوک کی طرف آؤ اور پیری مُریدی اِختیار کرو
آپ کہتے مجھے معاف فرمائیے۔کیونکہ مین لوگون کو مُرید کرونگا تو وہ پیر و مرشد کے
مرتبے کو نہ پہچانین گے اور بے ادبی کرین گے مجھے اِسی حالت پر رہنے دو
پیر و مرشدؒ نے فرمایا کہ میری فاتحہ کون کریگا بولے کہ تیری فاتحہ بہت ہونگی

بہت ہو نگی بہت ہو نگی - اور یہ دعا حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ کی طرف راجع ہوئی یعنی فاتحہ کا سلسلہ شاہجی میان رحمۃ اللہ علیہ کی طرف آگیا ہے ۵

اُمّی لقب کے فیض سے ہوتے ہین یہ کرشمین	دیکھو یہ شانِ اولیا صلِّ علیٰ محمدٍ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَحَبِیْبِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۵

روح جہان بروحِ تو صبحِ عیان صبوح تو	فاتحہ خوان فتوح تو صلِّ علیٰ محمدٍ

ایک کرامت حضرت نعمت شاہ میان رحمۃ اللہ علیہ کی یہ ہے کہ آپ کا ایک لڑکا پولیس مین قصبۂ درو چاچیٹ مین ملازم تھا وہان وہ بیمار ہوگیا جب وہ زیادہ بیمار ہوا تو مکان پر آیا اور آتے ہی انتقال ہوگیا - مغرب کے وقت قضا کی تمام رات نعش مکان مین رکھی رہی عورتون نے آپس مین تذکرہ کیا کہ ہم نے اُسکو مرتے وقت کلمہ پڑھایا مگر اُس نے نہین پڑھا ہمارے خاندان مین کوئی اب تک ایسا نہین ہوا ہے کہ جس کو ذکر اور شغل سے محبت نہوا اور مرتے وقت یاد الٰہی نکی ہو شاید یہ پولیس مین نوکر تھا اِس وجہ سے اِس کے قلب پر سیاہی ہوا اور کلمۂ شریف زبان سے نہ نکلا ہوا الغرض صبح کی نماز کے بعد نعمت شاہ میان رحمۃ اللہ علیہ مکان پر تشریف لائے اور جنازہ کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اُٹھ پس وہ لڑکا اُٹھ بیٹھا - آپ نے فرمایا کلمہ پڑھ اُس نے باآواز بلند کلمہ پڑھا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر آپ نے فرمایا کہ بس اب تم جاؤ وہ لڑکا فوراً مرگیا - آپ کی ایک کرامت یہ ہے کہ ایک شخص نے آپ سے آکر کہا کہ جہان آپ پیشاب کرتے تھے وہان

کسی نے ایک کُتّا مرا ہوا ڈالدیا ہے اُس کی بدبو سے حضور کو تکلیف ہوگی ایک آدھ
پیسہ بھنگی کو دیکر اُٹھوادیجئے آپ کُتّے کے پاس آئے اور فرمایا کہ جا اُٹھ مین پیسا
کہان ڈھونڈھتا پھرونگا وہ کُتّا اُٹھکر چلدیا اور چند قدم جاتے ہوئے
اُسکو ایک ہندو نے دیکھا اور اُس نے اُس کُتّے کو روٹی کھلائی ۔

نام خدا کہ ہے یہ کیا میرے نبی کا معجزہ		مُردے جلائین اولیا صلّ علیٰ محمدؐ

غدر سے پہلے آپ اُنگلی اپنے گلے پر پھیرتے اور فرماتے مخلوق پر قتل ہے مخلوق پر
قتل ہے وصال سے قبل سات آٹھ روز تک برابر آپ نے کھانا نہین کھایا تھا۔
وقت وصال جس قدر آدمی آپ کی خدمتِ مبارک مین حاضر تھے سب کو
ہٹادیا گیا تھا صرف حضرت شاہجی میان رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پاس رہنے دیا
اور تھوڑی دیر مین فرمایا کہ ارے بچّا اب مین ہو چکا شاہجی میان رحمۃ اللہ
فرماتے تھے کہ اُسوقت میرے آنسو نکل پڑے مگر لب نہین کھُلے ورنہ چیخ
نکل جاتی پھر مجھپر اِس قدر کیفیت طاری ہوئی کہ جس کا حال بیان سے
باہر ہے اتنے مین آپ نے آنکھ اُٹھاکر میری طرف کو دیکھا اور فرمایا کہ بس رو دیا۔
اُسی وقت وہ کیفیت غائب ہوگئی اور سکتہ کا عالم نمودار ہوا پھر آپ نے
فرمایا کہ قسم ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی کہ مین ہرگز نہین مرونگا۔ مین ہرگز نہین مرونگا
مین ہرگز نہین مرونگا۔ یہ فرماکر آپ کی روح مبارک قالب خاکی سے پرواز کرگئی
حضرتِ شاہجی میان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ تین مہینے تک برابر میرا
یہ حال رہا کہ آپ کی صورت مُبارک ہر وقت سُوتے جاگتے بیٹھتے اُٹھتے
میرے ساتھ رہتی تھی اور فیض روحانی ہوتا تھا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ مَعْلُوْمٍ لَّکَ رَبِّ اَرِنِیْ بِجَمَالِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ۵

اپنے کلامِ پاک ہین حق نے یہ صاف کہدیا	مرتے نہین ہین اولیا صل علی محمدؐ

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ۔ بَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ط جو راہِ مولیٰ ہین قتل ہون یعنی فنا ہون اُن کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہین اُن کی زندگی کو تم نہین جان سکتے۔ ایسا ہی حدیث ہین وارد ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا یعنے مرجاؤ قبل مرنے سے۔ یہ اولیاء اللہ کی شان ہے جو اپنی حیات ہین مرکر جامِ بقا پیتے ہین اور مرنے کے بعد اعلیٰ زندگی اور مقام پاتے ہین ۵

حق نے قرآن ہین اَلَا اِنَّ اَوْلِیَا کہا	دیکھو یہ شان اولیا صل علی محمدؐ

آغاز غدر سے پیشتر آپکا وصالِ مبارک ہوا اور دریائے گھگرا کے کنارے پر آپ کا مزار شریف ہے۔ شاہجی میان رحمۃ اللہ علیہ قبلہ نے اپنے دست مبارک سے معمارون کے ساتھ آپ کے مزار مبارک ہین اینٹین لگائی ہین اور بہت پختگی سے تعمیر فرمایا ہے اور اِس چبوترہ کو جس پر مزار مبارک ہے آپ نے اپنے دست اقدس سے پاٹا ہے اور تین تین سو گھڑے پانی کے بھر بھر کر ڈالے ہین اور ریتا ڈالا ہے اور محنت شاقہ اُٹھائی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ مَعْلُوْمٍ لَّکَ رَبِّ اَرِنِیْ بِجَمَالِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ۵

شام و سحر شجر حجر شمس و قمر ملک بشر	پڑھتے ہین سب جُدا جُدا صلِّ علی محمدؐ

پی لیا ہے جس نے اے دل جام نعمت شاہ کا ہے تصوّر اسکو صبح و شام نعمت شاہ کا
جو مزارِ پاک پر آئے زیارت کے لیے رحمتِ حق اُسپہ ہو اکرام نعمت شاہ کا
نعمتین فردوس کی پاؤنگا مین اُمید ہے حشر مین جب منھ سے نکلا نام نعمت شاہ کا
میرے مرشد شاہ جی حضرت محمد شیرؒ کو دل سے لگتا ہے پیارا نام نعمت شاہ کا
جو بڑھا آگے بڑھا پیچھے نہ ہر گز وہ ہٹا کوئے مولا کی طرف ہر گام نعمت شاہ کا
اللہ اللہ ذکر کرتے کرتے فرمایا وصال کیا ہی پاکیزہ ہوا انجام نعمت شاہ کا
جبکہ مولا غوثِ اعظم شہ محی الدینؒ ہون کیون نہ پھر زندہ رہے اسلام نعمت شاہ کا
حاجتین ہوتی ہین پوری آپ کی امداد سے فیض پاتے ہین یہ خاص و عام نعمت شاہ کا
مانگتے ہین مومنون کے واسطے ہر دم دعا کیا ہی یہ عقدہ کشا ہے کام نعمت شاہ کا
شاد ہو جائیگا ہر ناشاد چشم مہر سے نجم کو جب مل گیا انعام نعمت شاہ کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَحَبِیْبِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

حضرت پیر و مرشد قبلہ و کعبہ سید مولانا میان احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھٹپورہ سے پیلی بھیت شریف لائے۔ حضرت احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت حافظ سید غلام رسول شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے ہین اور حضرت حافظ سید غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ اولاد حضرت سید بہاؤ الحق بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ سے ہین اور یہ شاہ ولایت سرزمین ملتان کے ہین بلقب ذات لسادات محکم دین ولی ہین۔ تمام سرزمین ملک پنجاب مین اُن کے نام مبارک کی دُہائی پھرتی ہے اور حضرت سیّد

احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اِس سرزمین مین تشریف آوری کا سبب
یہ ہے کہ حضرت شاہ بہاؤالحق رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار نے بطور بشارت
کے میان شاہ احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ قبلہ کو حکم دیا کہ تم طرف
ہندوستان کے جاکر حضرت مولٰنا شاہ درگاہی میان محمد فیض بخش محبوب
الٰہی سنگڑہی انار اللہ بُرہانہ کے مرید ہو اور حضرت شاہ درگاہی صاحب
خلیفہ ہین حضرت حافظ جمال اللہ شاہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے اور یہ خاص
پوتے ہین حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ۔
متوطن بغداد شریف کے ہین اور حضرت حافظ جمال اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
حسب لارشاد جدّا مجد یعنی حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حکم سے
رونق افروز ہندوستان ہوئے ہین۔ اور حضرت مولٰنا شاہ درگاہی محبوب
الٰہی محمد فیض بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ابتدائی حالت یہ ہے حضرت
پیرومرشد شاہ جی میان صاحب رحمۃ اللہ کی زبان فیض ترجمان سے فقیر حقیر
مولوی محمد بشیر نے یون سُنا ہے کہ آپ مادرزاد ولی تھے اور ابتدا ہی سے
ذکر وشغل اور مراقبہ مین اوقات بسر کرتے تھے اور مخلوق سے علٰحدگی پسند
فرماتے تھے اور جنگل مین اکثر رہا کرتے تھے اور ابتدائی حال مین مداریہ
خاندان سے آپ کو فیض حاصل تھا اور بارہ برس تک ایک درخت کے
اندر بن مین رہے یعنی کھکل درخت مین رہے اور دھونی کی راکھ گھول گھول کر
پیتے تھے اور اسی پر اکتفا کرتے تھے ۔ بعد بارہ برس کے آپ نے خیال کیا
کہ کسی مرشد کامل سے مُرید ہون تو بہتر ہے تاکہ مقصد پر پہونچون حالانکہ

روشن ضمیر اور صاحبِ نسبت تھے اِسی اثنا میں حضرت جمال اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اُس زمانہ مین پیلی بھیت کھکرا کے کنارے پر ایک مسجد بنی ہوئی تھی اُس مین حضرت جمال اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ رونق افروز تھے۔ غرض حضرت شاہ درگاہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ندی کے اس کنارے پر تھے اور حافظ جمال اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اُس کنارے پر تھے۔ حضرت شاہ درگاہی صاحبؒ نے حضرت کی طرف دیکھا اور دل مین خیال گزرا کہ اونچی دوکان پھیکا پکوان حضرت حافظ جمال اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اُنکی طرف نگاہ کرکے دیکھا اور مراقبہ مین ہوگئے دوبارہ پھر ان کے دل مین خیال گزرا کہ اونچی دوکان پھیکا پکوان۔ اور اِس خیال کا مطلب یہ تھا کہ مرتبہ مین یہ بہت بلند ہین مگر تیزی نہین ہے۔ غرض سہ بارہ جو خیال گزرا حضرت حافظ صاحبؒ نے سر اُٹھایا اور فرمایا آئیے شاہ صاحب اونچی دوکان پھیکا پکوان کا مزہ چکھیے۔ بس اتنا کہنا تھا کہ آپ ندی کے کنارے سے جو تڑپے ہین تو ندی کے اندر تھے اور ندی کے اندر سے کنارے پر غرض اِسی طور سے پھر ڈیڑھ پہر تک آپ کی یہی حالت رہی سب لوگون نے حضرت حافظ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ حضور اب ان کی جان نکل جائیگی۔ آپ نے فرمایا کہ لے آؤ۔ غرض آپ کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ آپ نے اُسی وقت آپ کو تہ بند عطا فرمایا اور خلافت عنایت کی اور فرمایا کہ رام پور مین دریائے کوسی کے کنارے پر جاکر بیٹھو تمھاری ذات سے فیض ہونے والا ہے۔ اور یہ بھی روایت اِس فقیر نے سنی ہے کہ حضرت شاہ درگاہی صاحب

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ میاں کو دکھادو۔ آپ نے اپنے چہرۂ مبارک سے چادر اُٹھائی چادر کا اُٹھانا ہی تھا کہ نور وحدت کی تجلی نظر آئی اور بیہوش ہو گئے۔ اور آپ بہت رحم دل تھے۔ اور حضرت شاہجی میاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میاں شاہ درگاہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ آٹھون پہر استغراق مین رہا کرتے تھے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو خادم آپ کا مونڈھا پکڑکر ہلاتا اور اشارے سے کہدیتا کہ نماز کا وقت ہے تو نماز پڑھتے۔ اور حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین نے ایسا فقیر نہین دیکھا کہ جسکو آٹھون پہر استغراق ہو سوائے میان شاہ درگاہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے۔ چنانچہ حضرت سید احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بموجب حکم جدّا مجد بزرگوار کے وطن سے روگشتی کرکے فوراً مولٰنا شاہ درگاہی محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور شرف نیاز حاصل کیا۔ حضرت مولٰنا شاہ درگاہی صاحب رح نے آپ کو ہمراہ لیکر اپنے پیرومرشد کی خدمت مین یعنی حضرت شاہ جمال اللہ صاحب رح کی خدمت مین حاضر ہوئے اور بیعت کے واسطے عرض کیا۔ حضرت حافظ جمال اللہ شاہ صاحب رح نے فرمایا کہ تم ہی کو حکم ہے کہ ہماری اجازت سے مرید کرو بلکہ اپنے روبرو مولٰنا حضرت حافظ جمال اللہ شاہ صاحب رح حضرت احمد علی شاہ صاحب رح کو سب سے پہلے مولٰنا شاہ درگاہی محمد فیض بخش محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید کرایا اور خلافت دی اور اجازت دی کہ ہم نے تم کو رام پور دیا ہے اور احمد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو پیلی بھیت دیا ہے۔ حضرت مولٰنا شاہ درگاہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مع سید احمد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے بجانب رام پور تشریف فرما ہوئے اور دریائے کوسی کے کنارے پر قیام پذیر ہوئے

اور سید احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیا کہ تم بمقام بھٹپورہ کہ رام پور سے
سات کوس پر واقع ہے قیام کرو۔ سید احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مع چالیس
پچاس خادمون کے کہ جو حضرت شاہ درگاہی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہمراہ
کردئے تھے اور حکم دیا تھا کہ بمقام مذکور جا کر چلہ کشی کیجیو اور جو شخص کہ استفادہ
چاہے بلا تامل اُسکو اللہ کا نام بتلاؤ اور مرید کرو تمھاری ذات سے ہزارہا آدمی کو
فیض ہونے والا ہے حسب الارشاد اپنے پیر و مرشد کے مقام بھٹپورہ مین حضرت
تشریف لاکر تعمیل حکم پیر و مرشد مین مشغول رہے اور لنگر خانہ عام جاری رہا۔ اور
اِس عرصہ مین قریب تین سو آدمی وہان کے باشندے اور نیز گرد و نواح کے حضرت
سے بیعت ہوئے غرض چند عرصہ کے بعد پیلی بھیت تشریف لائے اور حضرت
شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ آپ کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ ملاقات ہوتے ہی
حضرت احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو لقب شاہ جی میان کا عطا کیا
اور فرمایا آئیے شاہ جی میان بیعت حاصل کیجیے آپ خاموش ہو رہے اور دل مین خیال کیا
کہ جو کچھ یہ بتلائین گے وہ میرے دل مین بسا ہوا ہے۔ جب دوبارہ سہ بارہ
تشریف لائے تو آپ نے خیال کیا کہ یہ بزرگ ہین انکا کہنا کرو آپ جا کر مجلس کے
کنارے ایک طرف بیٹھ گئے اور اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر خود بلائین تو جاؤن
فورًا ہی خیال گزرنا تھا کہ حضرت نے اپنے خادم کو اشارہ کیا کہ شاہ جی میان کو بلاؤ
آپ خدمت مین حاضر ہوئے اور آپ نے بٹھالا اور اپنی جیب مبارک سے ایک روپیہ
نکال کر خادم کو دیا اور فرمایا کہ اِس کے بتاشے لے آؤ غرض یہ کہ حضرت شاہ جی میان
رحمۃ اللہ علیہ کو بیعت سے ممتاز فرما کر خلافت دی اور تہ بند اپنا اُتار کر اُسی وقت

حضرت شاہ جی میاںؒ کو عطا فرمایا اور فرمایا کہ اس کو باندھ لے۔ چند لوگ جو آس پاس بیٹھے تھے وہ آپس ہین کہنے لگے کہ جو تہ بند آپ کے بدن سے بندھا ہوا ہے وہ نہین دیا۔ آپ نے اُسی وقت وہ تہ بند لے لیا اور اپنے آپ باندھ لیا اور بندھا ہوا تہ بند دیدیا۔ اور فرمایا کہ اِس کو پاک کرکے باندھ لے اُسی وقت ایک پیر بھائی بیٹھے ہوئے تھے اُنھون نے وہ تہ بند حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ سے لے لیا اور جلدی سے دھوکر اُس کو پی لیا اور تہ بند آپ کو دیدیا۔ دھوون کے پینے سے ایسا رنگ اُن پر چڑھا کہ وہ صاحب نسبتِ اور روشن ضمیر ہوگئے اور حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ نے تہ بند کو باندھ لیا حضرت شاہ جی میان رح اپنی زبان مبارک سے فرماتے تھے کہ مجھکو یہ معلوم دیا کہ کسی نے بڑا پہاڑ میرے جسم پر رکھدیا اور اُس کی گرانی اور بوجھ کی وجہ سے اُٹھا بیٹھا نہین جاتا تھا اور مین بیہوش ہوگیا۔ گویا معرفت کے سمندر مین غرق ہوگیا۔ سبحان اللہ کیا شان ہے اولیار اللہ کی جس کو چاہتے ہین ایک لحظہ مین زمین سے افلاک پر اور افلاک سے عرش معلی تک پہونچاتے ہین اور تاجدار مدینہ کا جلوہ دکھاکر اللہ سے ملاتے ہین۔ پڑھو درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَحَبِيْبِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

جام بجام جسم نما صلِّ علیٰ محمدٍ	دام بدامِ دم کشا صلِّ علیٰ محمدٍ

یعنی جام دل مرشد کا موافق جام جمشید کے ہے جیسے جمشید کے جام مین احوال دنیا کا معلوم ہو جاتا تھا اسی طور پر مرشد کی ضمیر روشن مین احوال

عالم کا روشن ہے۔ اور دام زلف موافق دامِ دل کے کھولنے والے کے ہے۔ رحمت خدا کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہو۔

غزل

تم عاشق زارِ رسولِ نبی یا مرشد پیارے احمد علی
تم شمع بزمِ مولا یا مرشد پیارے احمد علی
مجھے اپنا جمال دکھاؤ ذرا مجھے محوِ لقا تو بناؤ ذرا
تم گوہرِ درجِ طریقت ہو تم اختر برجِ حقیقت ہو
مرے نیا بھنور میں آن پڑی اور باد مخالف چلنے لگی

تم نورِ جمالِ آلِ علی یا مرشد پیارے احمد علی
تم عاشق زارِ آلِ نبی یا مرشد پیارے احمد علی
رخِ پاک سے پردہ اٹھاؤ ذرا یا مرشد پیارے احمد علی
تم باغِ شریعت کے ہو گل یا مرشد پیارے احمد علی
اسے پار لگاؤ بہرِ علیؓ یا مرشد پیارے احمد علی

سرِ حشر کہیگا نجم حزین مجھے غوث کا صدقہ ساتھ میں لو
یا شاہ محمد شیر ولی یا مرشد پیارے احمد علی

اور حضرت شاہ جی میاں قبلہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی زبانِ مبارک سے فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ میں نے پائے مبارک اپنے پیر و مرشد کے دبائے۔ اور اُس وقت میں عالمِ شباب میں تھا جسم میں طاقت بہت تھی۔ جب میں دبا چکا تو حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ تو نے بہت اچھا دبایا۔ اللہ تیرا بھلا کرے۔ اللہ تیرا بھلا کرے۔ اللہ تیرا بھلا کرے۔ میں نے کہا کہ میں تو اُدھر کا بھلا چاہتا ہوں یعنی آخرت کا۔ آپ نے فرمایا کہ میں بھی اُدھر ہی کا بھلا چاہتا ہوں۔ یہ کہکر آپ نے چہرے مبارک پر چادر ڈھانک لی۔ چادر کا ڈھانکنا تھا اور میں دنیا سے اڑا پھر کہاں کی دنیا اور کہاں کا جھگڑا اور حالت جذبے کی ہر وقت رہتی تھی۔ اور پیر و مرشد کے بدن کو چپٹا رہتا تھا۔ چار آدمی ہر وقت ضرورت کے مجھکو پکڑ لیتے تھے اور علیحدہ کرتے تھے جب پیر و مرشد

نماز وغیرہ سے فارغ ہوتے اور اِس حالت مین آٹھ روز تک برابر حضرت رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح پاک سامنے رہتی تھی۔ اور بہت لطافت کے ساتھ مین جیسے کسی آئینہ مین ہوا کرتی ہے اور محو مستی بیخودی کی حالت رہتی یعنی نماز کے واسطے سر جھکاتا تو اتنا صدمہ ہوتا تھا کہ اگر تلوار مارتے تو اتنا صدمہ نہوتا کہ جتنا نماز پڑھنے مین ہوتا تھا مگر مین نے شریعت کی پابندی کی وجہ سے نماز نہین چھوڑی اور صوفیۂ کرام آیت کا ترجمہ یون کرتے ہین۔ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی سُکارٰی سے مراد محویت اور بیخودی لیتے ہین۔ اِس حالت مین جو ہوش گوش سے گزر جاتے ہین اپنی سُدھ بُدھ مین نہین رہتے ہین تو نماز معاف ہوجاتی ہے ؎

دِل کے آئینہ مین ہے تصویر یار	جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

کیونکہ نماز کے شغل مین حضوری مین فرق آتا ہے اِس وقت مین یہ لوگ ناچار ہوجاتے ہین۔ اور اِن لوگون کے واسطے کراماً کاتبین کو حکم ہوتا ہے کہ انکا اعمال نامہ طے کرو۔ اِن کی عبادت ظاہری اور باطنی سے تم خبردار نہین ہو قلم ہاتھ سے ڈالو اور کاغذ لپیٹو۔ یہ بندہ دل وجان سے عبادت مین مشغول ہے۔ چنانچہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین۔ ؎

میانِ عاشق ومعشوق رمزیست	کراماً کاتبین را ہم خبر نیست

قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ۔ یَا عَبْدِیْ اَنْتَ تَحْتَ ظِلِّیْ لَا یَفْرُقُکَ غَیْرِیْ

ترجمہ۔ اے بندے میرے تو نیچے سایہ میرے کے ہے تجھکو نہین جدا کرسکتا ہے غیر میرا۔ اور اِن لوگون کی دعا درگاہ مین قبول اور ہر عمل مقبول اور اُن کو جمادات اور نباتات حیوانات سب ذکر مین مشغول

نظر آتے ہین چنانچہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ؎

برگ درختان سبز در نظرِ ہوشیار | ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

دل کا الہام اور ہاتف کی آواز اُس سے سُنی جاتی ہے اَلْعِشْقُ نَارٌ اِذَا وَقَعَ فِيْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ يَحْرِقُ مَاسِوَى الْمَحْبُوْبْ۔ عشق ایک آگ ہے جب واقع ہوتا ہے قلب مؤمن مین جلا دیتا ہے ماسوائے محبوب کو۔

غزل

پلا ساقیا شربتِ پیرومرشد | کہ شیرین لکھون مدحتِ پیرومرشد
مین ہون عاشقِ حضرتِ پیرومرشد | مرے دل مین ہے اُلفتِ پیرومرشد
تصور کے گھونگٹ مین جگ مگ پھرتے ہے | اِدھر سے اُدھر صورتِ پیرومرشد
پیا سے ہوا وصل پردے کے اندر | بنی جب دولہن تربتِ پیرومرشد
تڑپتا ہے دل اور ترستی ہین آنکھین | الٰہی دکھا صورتِ پیرومرشد
جہان تذکرہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا آیا | تڑپنے لگی الفتِ پیرومرشد
قدم آکے لیتے ہین شاہانِ عالم | جھکاتی ہے سر شوکتِ پیرومرشد
طریقت حقیقت مین شیر خدا سے | قدمبوس ہے نسبتِ پیرومرشد
لحد بن گئی جلوہ گاہِ پیمبر | زہے قسمت و قربتِ پیرومرشد
کھلانے لگی گل ہوائے مدینہ | مہکنے لگی نکہتِ پیرومرشد
بہارِ ازل لے کے دامن مین آئی | لٹاتی ہوئی دولتِ پیرومرشد
ازل ہی سے لکھی تھی قسمت مین میری | خدا کی قسم بیعتِ پیرومرشد
کرو سب کو تقسیم جامِ محبت | ملی اِس مین ہے برکتِ پیرومرشد

وہ شرما گئین آپ جنت کی حورین
نظر آئی جب زینت پیر و مرشد

ہمین باغ جنت ملیگا ملیگا
ہین مرشد کے ہم جنت پیر و مرشد

لکھی لوح محفوظ پر کبریا نے
چمکتی ہوئی قسمت پیر و مرشد

فرشتے بھی بزم مقدس مین آکر
بجانے لگے نوبت پیر و مرشد

جلاتی ہے پر طائر نفس تیرے
کوئی دم مین اب ہیبت پیر و مرشد

قیامت کے دن دیکھ لینا کہ ہو گی
ہماری طرف شفقت پیر و مرشد

پہونچتی ہے آواز عرش خدا پر
بجاتے ہین ہم نوبت پیر و مرشد

الٰہی رہے نجم عاصی کے دل مین
خیال نبیؐ صورت پیر و مرشد

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّکَ رَبِّ اَرِنِیْ جَمَالَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

تابش دوم دربیان ذکر و شغل کشف و کرامات

اور حضرت شاہ جی میان قبلہ رحمۃ اللہ علیہ بیشتر اکثر مسجد مین ذکر و شغل مین مشغول رہا کرتے تھے اور کسی وقت اتفاق سے اللہ کے نام کا نعرہ نکل جاتا تو دہنے اور بائین جس قدر نمازی ہوتے اُن کو یہ معلوم ہوتا کہ ہمارے بدن پر آگ کی لپٹ لگ گئی اور اُس کی گرمی کی تاب نہ لا سکتے تھے اور نماز پڑھنا بھول جاتے تھے۔ اور سینہ لوگون کا پھٹنے لگتا اور نمازیون کو بہت تکلیف ہوتی تھی لاچار ہو کر آپ نے مسجد مین جانا چھوڑ دیا اور گوشہ نشینی اختیار کی تو اور عشق کے

شعلہ بلند ہونے لگے اور رونگٹے رونگٹے سے شور اللہ ہو نکلنے لگا۔ سوائے خدا کی ذات کے کچھ باقی نہ رہا۔ اِس جوش خروش مین نعرہ لگاتے۔ اگر کسی مکان کی چھت یا چونے کی ڈاٹ کے نیچے نعرہ لگاتے تو اللہ کے نام کی آواز کی دہل سے چونہ پھٹ کر گر جاتا اور کلیجہ آدمیون کا قابو مین نہین رہتا۔ اور اگر چھپّر کے نیچے نعرہ مارتے تو نعرے کے ساتھ مین ایسی آگ کی لپٹ نکلتی کہ چھپّر مین سوراخ ہو جاتا اور اُتنی جگہ جل جاتی ساور باقی چھپّر سالم رہتا۔ اور رستہ چلتے آدمی بیہوش ہو کر گر جاتے۔ اور انجان آدمی کہتے کہ انپر جنّات آتے ہین ان کے پاس مت جاؤ۔ اور سبب اِس نعرہ کا یہ تھا کہ حضرت احمد علی شاہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ آپ کے پیرو مرشد ایک شب مجلس مبارک حضرت رسالت مآب سرورِ کائنات مفخر موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر تھے جناب شیر خدا حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے آپ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ احمد علی شاہ تم نعرہ اللہ ہُو کا بآواز بلند لگایا کرو۔ اس نعرہ سے ہیبت جلالی پیدا ہو گی اِس واسطے کہ اِس زمانہ کے لوگ نہیں سخت دل ہین اُسی روز سے یہ نعرۂ حیدری کہ جناب امیرالمؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عنایت ہوا ہے یہی نعرہ قبلہ و کعبہ حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ کو عنایت ہوا

اگر گلیم فقر را وقت ہمیکنی بما	مہر سپہر اہتدا اصلِ علی محمد
نہو وصف مجھ سے رقم شاہ جی کا	کہ عالی ہے جاہ و حشم شاہ جی کا
الٰہی رہے سامنے روئے انور	کہ دیکھا کرین جلوہ ہم شاہ جی کا
رہے یادِ مرشد سے آباد سینہ	کرین ذکر ہم دمبدم شاہ جی کا

مرا دل ہو ویرانہ دُنیا کے غم سے ۔ رہے دل مین آباد غم شاہ جی کا
مرید حشر کو ہونگے سب زیر سایہ ۔ نصیب ہوگا جسدم علم شاہ جی کا
ہمین کہتے ہین قادری جلسے والے ۔ کہ چوما ہے ہم نے قدم شاہ جی کا
ملے باغ بغداد سے ہم کو خوشے ۔ ہوا ہے یہ ہم پر کرم شاہ جی کا
چلے آتے ہین باغ طیبہ سے جھوکے ۔ برستا ہے ابرِ کرم شاہ جی کا
مقاماتِ لاہوت ناسوت طے کر ۔ بڑھا جانبِ حق قدم شاہ جی کا
ملے سروری پائین تاج کرامت ۔ جو ہم پائین سر پر قدم شاہ جی کا
نشانِ شفاعت یہ ہوگا مُریدُون ۔ بروزِ قیامت علم شاہ جی کا
مزارِ مُقدس پہ لُٹتی ہے جنّت ۔ کہ روضہ ہے باغ ارم شاہ جی کا
ترقّی شب و روز ہوگی ہماری ۔ نہوگا کبھی عشق کم شاہ جی کا
ہمارے لیئے ہے یہ سامانِ فرحت ۔ دیا ہے جو حق نے الم شاہ جی کا
ہجومِ قیامت مین ہاتھ آگیا جب ۔ تو چھوڑینگے دامن نہ ہم شاہ جی کا
اشارون مین ہوگی ہماری شفاعت ۔ ہوا ہمپہ جسدم کرم شاہ جی کا
مشرف ہوا وہ بھی دیدار سے اب ۔ کہ شائق تھا ملکِ عدم شاہ جی کا
شرف پایا بیعت سے اہلِ عرب نے ۔ ہے شیدائی ملکِ عجم شاہ جی کا

روان ہاتھ مین تیرے ملے نجم عاصی
قلم ہے یہ معجز رقم شاہ جی کا

ایک شخص نے ابتدائی زمانہ مین حضرت پیر و مرشد احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خواب مین دیکھا کہ حضرت احمد علی شاہ صاحب نے اُسکا

ہاتھ پکڑ کر حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ مین دیا اور فرمایا کہ تم
اِن کے مُرید ہو جاوٗ۔ صبح کو وہ شخص آیا اور کہا کہ مجکو مُرید کیجیے آپ نے انکار
فرمایا اور فرمایا کہ میرے پیر بھائی اور ہین وہ تمکو مرید کرلین گے۔ وہ شخص یہ کہتا تھا
کہ مین آپ ہی کا مرید ہونگا۔ جون جون آپ انکار فرماتے ویسے ہی اُسپر کیفیت
طاری ہوتی تھی اور اس کا دھیان بندھتا تھا اور وہ شخص جوش و خروش
مین ہو گیا اور آپ یہ خیال فرماتے تھے کہ یہ شخص ہمارے خاندان مین کسی کا
مُرید ہے۔ کیونکہ اُس کی طرف فیض جانے لگا۔ غرض تھوڑی دیر مین ایک
پیر بھائی آئے اور کہا کہ آپ اِن کو مرید کر لیجیے رات خواب مین حضرت احمد علی شاہ
صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اِن کا ہاتھ پکڑ کر آپ کے ہاتھ پر رکھدیا آپ نے
مجبور ہو کر اس کو سامنے بٹھال کر توجہ دی اور ذکر و شغل تعلیم فرمایا پس
اُس کا جسم ایسا گرم ہو گیا گویا کہ اِس وقت بھڑکتی ہوئی آگ کے تنور مین سے
نکلا اور جو شخص کہ اُس سے ملتا اُس کا بھی یہی حال ہو جاتا ۔ ہ

آسمان بار امانت نتوانست کشید	قرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند

اِسی واسطے آپ ابتدائے زمانہ مین مُرید کم کرتے تھے۔ قول حافظ شیرازی رحمہ

دوش دیدم کہ ملائک درِ میخانہ زدند	گلِ آدم بسرشتند و بہ پیمانہ زدند

شب گزشتہ دیکھا مین نے کہ ملائک نے دروازہ میخانۂ عشق کا کھٹکھٹایا حضرت
آدم علیہ السّلام کی مٹی کو گوندھا اور پیمانۂ عشق اُس کے حوالہ کیا یعنی عارف باللہ
کہتا ہے کہ عالمِ روحانیت مین عالمِ غیب کو مشاہدہ کیا مین نے کہ ملائک نے
بواسطۂ تجرد اور نورانیتِ ذاتی ہونے اور لطافت اصلی کے جو کہ یہ رکھتے ہین

اپنے آپ کو افضل سمجھکر طالب اِس کے ہوئے کہ شرابِ عشق و محبت و معرفت عالم لاہوت سے جو کہ ذات پروردگار کی ہے اُنکے اِستعداد کے ظرف مین بٹو ئین یعنی یہ نعمت عظمیٰ اُن کو ملے اور اُن کو مظہر جامع کہین - چنانچہ یہ آیۂ کریمہ اِسی پر دال ہے - قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِیْہَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْہَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ کہا فرشتون نے کیا پیدا کریگا تو زمین مین جو فساد کرے اس مین اور خون ریزی کرے اور ہم پاکی بیان کرتے ہین تیری حمد کے ساتھ اور تقدیس کرتے ہین تیری - جو کہ در حقیقت فرشتون کو اُس بارِ امانت اُٹھانے کی استعداد نہ تھی دروازہ طلب کا اُنپر بند ہو گیا اور اِرشاد ہوا کہ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ؕ یعنی اگرچہ تم بواسطۂ لطافت و نورانیت کے گمان لے گئے ہو کہ مظہر جامع اور صاحب معنی ہم ہین یعنی عشق کے اُٹھانے کی قابلیت ہم رکھتے ہین مگر مین جانتا ہون کہ تم مین اس کی استعداد نہین ہے اسواسطے کہ تم سوائے ایک صفت کے اور صفت نہین رکھتے ہو اور قابل اِس مظہر کا وہ ہے کہ جامع لطافت اور کثافت کا ہو - اور بارِ امانت کا متحمل ہو پس حضرت آدم علیہ السّلام کو پیدا کیا - چنانچہ حدیث قدسی مین یون ارشاد ہوتا ہے خَمَّرْتُ طِیْنَۃَ اٰدَمَ بِیَدَیَّ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا یعنی خمیر کیا مین نے طینت آدم علیہ السلام کو اپنے دست قدرت سے چالیس روز اور شراب محبت کے پیمانہ سے یعنی عشق کے پیمانہ سے خاک آدم علیہ السلام پر چھڑکی اور مظہر جامع اُن کو گردانا - اور متحمل بارِ امانت کے ہوئے اور آیۂ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ

اِسی مضمون پر دلالت کرتی ہے۔ پروردگارِ عالم نے انسان کی صورت پیدا کر کے اِس امانت کو سامنے کردیا انسان نے سر جھکایا اور کہا هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ یعنی کچھ اور ہو تو فرشتے حیران ہوئے۔ یہ وہی امانت ہے کہ جو انبیا اور اولیا کو عنایت ہوئی ہے۔

روایت متعلق اس امانت کے جو کہ حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا۔ وہ یہ ہے

فرماتے تھے کہ پروردگار عالم نے ارواحون کو پیدا کیا۔ اور سب سے دریافت فرمایا کہ تمھارا کیا مقصد ہے۔ سب نے عرض کیا کہ خداوندا تو ہی ہمارا مقصد ہے۔ حکم ہوا کہ دنیا کو آراستہ و پیراستہ اور مزیّن کر کے اِن ارواحون کو دکھلاؤ۔ غرض جتنی ارواحین تھین اُن مین سے نو حصے دنیا پر فریفتہ ہوئین اور اُن ارواحون مین سے ایک حصہ رہ گیا۔ اُس ایک حصہ کو پھر دس حصے کیا۔ اور پھر اُن سے دریافت کیا کہ تم نے دُنیا نہین قبول کی اب کیا چاہتے ہو۔ اُنھون نے عرض کیا کہ پروردگارِ عالم تجھی کو چاہتے ہین پھر حکم ہوا کہ اِن کے سامنے دوزخ پیش کرو اور جنت پیش کرو۔ اور خوبیان جنت کی حور و قصور و غلمان وغیرہ دکھلاؤ۔ پھر انھین ارواحون مین سے نو حصے پروردگار عالم کی طرف بھاگے کچھ تو دوزخ کے خوف کی وجہ سے عبادت مین مشغول ہوئے اور کچھ جنت کی خوشی مین آنکر خدا کی طرف رجوع ہوگئے۔ اِن ارواحون مین سے جو ایک حصہ رہ گیا۔ اُن سے پھر دریافت

کیا گیا کہ تم نے نہ تو دنیا قبول کی اور نہ دوزخ سے ڈرے اور نہ جنت کی
خوشی کی اُنھون نے عرض کیا کہ پروردگار عالم تو دانا ہے جو کچھ ہم چاہتے ہین
حکم ہوا اگر ہم ہی کو چاہتے ہو تو ہماری بلاؤن کو جھیلو اور صبر کرو پس انبیا اور
اولیا نے بلا کو ایسا اُٹھا لیا جس طرح دودھ خوشی سے پی لیتے ہین۔ چنانچہ
ذکریا علیہ السلام نے مناجات کی کہ خداوندا مجھپر کوئی بلا نازل کر کہ جس کے باعث
تیرا قرب حاصل ہو خطاب ہوا کہ بھیجی ہمنے بلا۔ چنانچہ ایک ہزار دندان کا آرہ
آپ کے سر مبارک پر چلایا گیا اور حکم ہوا کہ اگر اُف کروگے تو نبوت کے دفتر سے
تمھارا نام خارج کر دیا جائے گا یہ وہ لوگ ہین کہ قیامت کے دن پروردگار عالم
کا حکم ہوگا کہ اِن کو طرف دوزخ کے لے جاؤ۔ یہ لوگ خوشی خوشی جاوین گے
جب ستر قدم دوزخ رہ جاویگی تو دوزخ فریاد کریگی اور کہیگی پناہ دے
پناہ دے خداوندا مجکو مین آگ ہون مگر اس آگ کی مجھکو برداشت نہین ہے
جو اُن کے سینون مین بھری ہوئی ہے۔ حکم ہوگا کہ لوٹا لاؤ اور لیجاؤ طرف
جنت کے۔ جب جنت ستر قدم رہ جائیگی وہ بھی پناہ مانگے گی اور کہیگی مین
ٹھنڈی چیز ہون مجھکو اس آگ کی برداشت نہین ہے۔ حکم ہوگا کہ لوٹا لاؤ
رہین یہ لوگ آٹھون پہر ہمارے دیدار مین۔ حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہین کہ جو دُنیا سے اپنے سینہ مین محبت کی آگ تھوڑی لیجائیگا تو جنت
مین جائیگا۔ اور جو بہت سی لیجائیگا تو دیدار الٰہی مین ہر وقت رہیگا۔ اور جو بالکل
نہین لیجائیگا تو وہ دوزخ مین جائیگا۔ چنانچہ یہ حدیث شریف بھی اسی مضمون پر
دلالت کرتی ہے۔ اور حدیث یہ بھی ہے۔ اَلْاِیْمَانُ کُلُّہٗ ھُوَ ذَوْقٌ

یعنی اصل ایمان کی ذوق اور محبت خداوند ہے بیچ تیرے اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا
مَحَبَّۃَ لَہٗ اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّۃَ لَہٗ اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّۃَ لَہٗ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ
رَبِّ اَرِنِیْ بِجَمَالِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

اے بنگاہت آشنا حسن ازل بدنما	اے برخت عالم فدا صلِّ علیٰ محمد

غزل

چشمِ دل مین دل محمد شیر ہین	مردمک مین تِل محمد شیر ہین
سراوب سے خم کرو اے عاشقو	بزم مین شامل محمد شیر ہین
عرض اپنا حال دل سب کیجیو	اس طرف مائل محمد شیر ہین
بزمِ شہ مین دیس قرنی کی طرح	عاشقِ کامل محمد شیر ہین
زیرِ دامانِ مبارک جا چھپو	کہ خدا کا ظل محمد شیر ہین
وادیِ الفت مین کچھ خطرہ نہین	رہبرِ منزل محمد شیر ہین
عشقِ ابروئے رسول اللہ سے	بے طرح گھائل محمد شیر ہین
کیون نہ پروانہ کی صورت ہم جلین	شمعِ محفل محمد شیر ہین
لاج رکھنا اُمتِ محبوب کی	حق سے یہ سائل محمد شیر ہین
اہلِ سُنّت شیخِ ملّت پیشوا	عالم و فاضل محمد شیر ہین
محو ہین عشقِ رسول اللہ مین	حق سے بھی واصل محمد شیر ہین
عقل کے اُڑتے ہین طوطے جس جگہ	بس وہان عاقل محمد شیر ہین
ہین جو اَورادِ حقیقت ذکر مین	اُس کے بس عامل محمد شیر ہین

نفس امّارہ نہ کرنا سرکشی	کہ ترے قاتل محمد شیر ہین
فیصلے کو اے خیالِ بدتری	منصف و عادل محمد شیر ہین

غوث اعظم کی محبت مین فنا
نجم زندہ دل محمد شیر ہین

کرامت۔ میاں حافظ انور علی شاہ صاحب جو کہ آپ کے خلیفہ اعظم ہین اور صاحب کشف وکرامت ہین۔ اور بزرگی اُن کی مخلوق پر ظاہر ہے۔ اور فنا فی الشیخ کے درجے پر پہونچے ہین۔ ؎

آپکی ذاتِ مبارک سے ہے حاصل خلق کو	نورِ ایمان نورِ دل نورِ یقین آرامِ جان

حافظ انور علی شاہ صاحب جو کہ آپ کے خلیفہ ہین وہ بیان فرماتے ہین کہ ہنگامۂ عرس تھا اور کھانا تقسیم ہورہا تھا ایک شخص کچھنا باندھے ہوئے اور کمل اوڑھے ہوئے تھے اور ایک ہانڈی بڑی سی اُن کے ہاتھ مین تھی اور دیگ کے پاس آکر کھڑے ہو گئے اور کہا کہ اس ہانڈی کو بھر دو مین نے بھرنا شروع کیا جب ہانڈی بھرنے کو ہوتی وہ ایک ہُونکارہ مارتے ہانڈی کا کھانا نیچے بیٹھ جاتا غرض اسی طرح سے مین بھرتا جاتا تھا اور وہ ہونکارے مارتے جاتے تھے قریب تھا کہ دیگ ختم ہو جاتی مین مجبور ہو کر حضرت شاہ جی میاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ اُس فقیر کی ہانڈی نہین بھرتی دیگ ختم ہونے پر آگئی۔ حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بھرے جاؤ مین آتا ہون حضرتِ شاہ جی میاں رح تشریف لائے اور ایک ضرب زور سے لگائی ضرب کے لگاتے ہی جتنا کھانا زاید ہانڈی مین تھا وہ

سب اُبل کر زمین پر ڈھیر لگ گیا اور جتنا کھانا ہانڈی مین سما سکتا تھا اُتنا باقی رہ گیا۔ ہانڈی لیکر فقیر صاحب چلدئیے حضرت پیر و مرشد شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اُس فقیر سے کر تم سمجھتے ہو کہ ہندوستان مین کوئی فقیر نہین ہے فقیر نے کچھ جواب نہین دیا اور نظر سے غائب ہو گئے مین نے عرض کیا کہ یہ کون تھے حضرت نے فرمایا کہ یہ قطب تھے دہلی کے امتحان کرنے آئے تھے

کرامت۔ ایک دن پیر و مرشد شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے اور ایک فقیر مدنی شاہ صاحب بھی آپ کی مجلس مین بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگاہ ایک باورچی آیا اور روکر عرض کرنے لگا کہ حضرت میری گھر والی چھ مہینے سے فرار ہو گئی ہے اور مین مزدور آدمی ہون گھر کا کام کرون یا مزدوری کرون مجکو سخت تکلیف ہے آپ میری بی بی کو لادیجئے۔ حضرت پیر و مرشد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مین کہان سے لاؤن اگر مسجد مین ہو تو ڈھونڈھ لے اُس نے کہا میان مسجد مین کہان سے آئی۔ اور زیادہ رونے لگا غرض اُسکے رونے سے مدنی شاہ صاحب کو ترس آیا اور اُنھون نے کہا کہ بھائی رُو مت تو بیٹھ جا مین ڈھونڈھتا ہون۔ اور اپنے مُنھ پر رومال ڈال لیا اور مراقبہ مین ہو بیٹھے دس پندرہ منٹ کے بعد مُنھ کھولا اور کہا کہ بھائی تیری بی بی کا پتہ چل گیا دہلی کے چاندنی چوک مین بھٹیارے کی دوکان پر نوکر ہے مگر لانا حضرت شاہ جی میان کا کام ہے مجھ مین اتنی طاقت نہین۔ حضرت شاہ جی میان نے فرمایا جو پتہ چلائیگا وہ ہی لائیگا اور نان بائی سے اشارہ فرمایا کہ انھین چھوڑ و مت نان بائی اتنی بات

سُنکر اور رونے لگا اور کہا میان مین جاؤنگا نہین جبتک میری بی بی نہ آئے۔ غرض مدنی شاہ صاحب نے سفارش کی اور کہا کہ حضرت رحم کھائیے لا دیجیے آپ نے انکار کرتے کرتے چادر کا پلہ مُنھ پر ڈال لیا اور دو تین منٹ کے بعد کھولدیا اور نان بائی سے فرمایا جا مسجد کے پچھواڑے دیکھ تو کہین کھڑی نہو۔ اگر کھڑی ہو تو پکڑ لینا چھوڑ یو متی۔ غرض وہ نان بائی مسجد کے پیچھے گیا دیکھا تو پریشان بال بکھرے ہوئے ہاتھ پہونچو نتک گیلے آٹے مین سنے ہوئے کھڑی ہے وہ ہاتھ پکڑ کر مسجد مین لایا۔ آپ نے فرمایا تم بی بی کہان گئی تھین تمھارے میان نے روتے روتے آنکھین سُرخ کر لین۔ اُس عورت نے کہا کہ میان مین دہلی مین چھ مہینے سے نان بائی کی دوکان پر نوکر تھی۔ فرمایا کہ تو آئی کیسے اُس نے کہا مین آٹا گوندھ رہی تھی ایک شخص کالا برقع اوڑھے ہوئے آیا اور مجھے ڈانٹ بتائی اور کہا کہ آنکھین بیچ مین نے آنکھین میچین ادر یہان آگئی حضرت نے کہا کہ تو دیوانی ہے ایسی باتین نہین کرتے ہین جاؤ گھر کو جاؤ۔

کلام حضرت بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ

زاہد و زاہد چیست آن اسم کریم	زاد صوفی کیست انوارِ قدیم
صوفیان غرقند در دریائے ہُو	نیست زاہد خشک را ہیچ آبرو

یعنی کشف کرامت اس فقیر حقیر مولوی محمد بشیر کے ایک روز خود دل مین خیال پیدا ہوا کہ جب بزرگون کی نظر مین اتنی طاقت ہے کہ ایک نظر مین کامل کر دیتے ہین پھر کیا ضرورت ہے کہ ہمکو جھگڑے مین ڈالا اور اُسوقت آستانہ پر بکثرت آدمی بیٹھا تھا اور حضرت پیر و مرشد دروازے کی آڑ مین

سونڈھے پر بیٹھے تھے اور مین دور آڑ مین کھڑا تھا۔ یہ خیال گزرا ہی تھا کہ فوراً
جو بات لوگون سے فرمارہے تھے وہ چھوڑ دی اور فرمایا کہ بھائیو سنو ایک
ہانڈی ہے چھوٹی اُس مین کچھ کھانے کی چیز ہے اگر اُس کے تلے بڑے بڑے
لٹھے لکڑیون کے جلائے جائین جس وقت کہ آگ زور پکڑیگی تو جو کچھ ہانڈی مین
ہے وہ اُبل کر گر جائے گا اور ہانڈی ٹوٹ کر ٹکرے ٹکڑے ہو جائے گی اور جو دھیمی
آنچ سے پکے گی تو اپنے خرچ مین بھی آوے گی اور اور ونکو بھی نفع پہونچے گا
ہم اپنے دل مین سمجھ گئے اور ارادہ کیا کہ اب ایسا خیال ول مین نہ لائین گے

کرامت۔ ایک رئیس حج کو گیا تھا حج سے لوٹ کر آیا تو سیدھا
حضرت پیر و مرشدرح کی خدمت مین آیا۔ مصافحہ کیا حضرت پیر و مرشدرح نے
فرمایا کہ کیا گزری اُس نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ ہمارا جہاز گیارہ
روز گھُمیٹے مین پڑا رہا تھا اور جہاز کا کپتان بھاگا جاتا تھا مگر سب آدمیون نے
ملکر اُس کو روک لیا اور کہا کہ جو ہمارا حال سو تیرا حال ہم ڈوب جائین
اور تو رہ جائے اُس نے کہا کہ یہ جہاز ڈوبے گا رہیگا نہین سب کو یقین
ہو گیا کہ اب اِسکا بچنا محال ہے غرض سب نے رونا شروع کر دیا اور اپنے
اپنے مال اور اولاد کو یاد کرتے تھے اور مین آپ کو یاد کرتا تھا۔ روتے
روتے میری آنکھ لگ گئی دیکھا کہ آپ کی کمر سے تہ بند بندھا ہوا ہے اور
ہاتھ مین لاٹھی ہے اور آپ میرے سامنے کھڑے ہین اور فرماتے ہین کہ
حاجی صاحب گھبراؤ مت خدا کو بڑی قدرت ہے یہ کہکر آپ نے ایک نعرہ
زور سے لگایا اور جہاز کو کندھا دیا جہاز چلدیا اور میری آنکھ کھُل گئی سب

لوگون کو خوشی ہو گئی اور بہت حیرت مین ہو گئے کہ جہاز کیسے چلا۔ ہمنے گھڑی اور ساعت لکھ رکھا اور دل مین بات چھپا رکھی اور کسی سے نہ کہا حضرت پیرو مرشد رح نے فرمایا کہ اس بات کو پوشیدہ رکھو کسی سے ظاہر نہ کرنا۔

کرامت۔ اس فقیر حقیر سے ایک معتبر آدمی نے بیان کیا کہ ایک شخص شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہو کر پہاڑ کو چلا گیا تھا۔ وہان پر رہا کرتا تھا اور ذکر جہر کیا کرتا تھا اور با آواز بلند شجرہ شریف پڑھا کرتا تھا۔ اور اُسکے دیوار کے نیچے ایک شرابی رہا کرتا تھا اُسکی نیند مین خلل پڑتا تھا غرض چند روز کے بعد اُن مرید صاحب کا انتقال ہو گیا اور اُن کی لاش زمین پر پڑی ہوئی تھی اور وہ شخص شراب پیکر آیا۔ اور اُس میّت کے پاس کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ راتون کو تو بہت چلّاتا تھا فلانے بزرگ اور فلانے بزرگ کا نام لیا کرتا تھا اب تو زمین پر پڑا ہے اب تیری مدد کو کوئی بزرگ نہین آتا ہے۔ چند بار لوٹ پھیر کر اُسنے یہ طعنہ زنی کی باتین کہین۔ غرض وہ میّت اُٹھکر بیٹھا اور سیدھا ہاتھ ہلاتا تھا اور زبان سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ تین چار مرتبہ کہا اور مخلوق تماشا دیکھ رہی تھی اور کہتی تھی کہ ان کے پیر کو اللہ نے کتنی طاقت دی ہے کہ مردے کو زندہ کر دکھایا۔ غرض وہ شخص پھر لیٹ گیا اور مر گیا۔

کرامت۔ خانساماں خواجہ ابوالحسن صاحب جنکی سکونت رام پور ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے اپنے پیرو مرشد حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت کی اور ساٹھ آدمی کا کھانا پکوایا۔ اور حضرت پیرو مرشد کے ساتھ مین ساٹھ آدمی آئے۔ حضرت پیرو مرشد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کھانا جلد لاؤ

اور مین حیران تھا کہ مین کیا لاؤن پھر فرمایا کہ جو کچھ موجود ہے لاؤ۔ مین نے کھانا سینی مین کر کے آپ کے سامنے رکھدیا۔ آپ نے اپنی چادر مبارک اُسپر ڈالدی۔ اور فرمایا کہ سب کو دیئے جاؤ۔ اور کھلائے جاؤ۔ غرضنکہ سیر ہوکر سب نے کھایا اور گھر والون نے کھایا۔ اِس کا ذکر اپنے والد سے ہمنے کیا۔ اُنکو یقین نہ آیا اور کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو اور کہا کہ ہم دعوت کرین گے اور ہر قسم کا کھانا ساٹھ آدمی کا پکوایا اور حضرت پیرومرشد رحمۃ اللہ کو بلوایا۔ آپ کے ساتھ مین کُل سات آدمی آئے۔ خانساماں کے والد نے کہا کہ حضرت مین نے ساٹھ آدمی کا کھانا پکوایا رات بھر محنت کی اور آپ کے ساتھ مین کل سات آدمی آئے میرا بڑا نقصان ہوا اِس کو کون کھائیگا حضرت پیرومرشدؒ نے فرمایا مین کوئی برات لاتا۔ خیر لاؤ جو کچھ تم نے پکایا ہے۔ غرض ہر قسم کا کھانا کونڈے بھر بھر کر لاتے جاتے تھے اور اپنے دست مبارک سے سب کے آگے بڑھاتے تھے۔ غرض جتنا کھانا تھا سب سات آدمی کھا گئے۔ اور گھر والون نے مسور کی دال پکا کر کھائی۔ اور خانساماں ابوالحسن صاحب بڑے معتبر آدمی ہین وہ قسم کھا کر کہتے تھے کہ اُن سات آدمیون مین مین بھی تھا بعد کھانے کے مجھکو اِسقدر بھوک لگی کہ مارے بھوک کے چلا نہین جاتا تھا۔ بازار مین سفریان مول لیکر کھائین جب تسکین ہوئی۔ خانساماں کے والد صاحب نے توبہ کی کہ آیندہ مین بزرگون کی شان مین ایسی بات نہ کہونگا۔ **شعر** شاہ بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ

در دلم دریائے توحیدِ خداست	ہر دمے صد موج می آرد بجاست
موج در موج است دریا ہمچنان	گاہے موجِ خورد آید گہ کلان

کرامت۔ حضرت پیر و مرشدؒ بیٹھے تھے ایک شخص بریلی سے آیا اور سلام کیا اور مصافحہ کو ہاتھ بڑھایا۔ آپ کے ہاتھ مین دو لڈو تھے وہ حضرت نے اُس شخص کو عطا کیے وہ شخص ویسی ہی لوٹ آیا اور اُس شخص کے اولاد نہین ہوتی تھی۔ یہ دل مین خیال کیا کہ حضرت نے مجھکو دو بچّے عطا کیے اور بی بی کو لاکر کھلا دئے اُس کے دو لڑکے پیدا ہوئے جب چلنے پھرنے لگے حضرت پیر و مرشدؒ کے سامنے لاکر کھڑے کر دیے اور کہا کہ حضرت یہ وہ دو لڈو ہین جو آپ نے عطا کیے تھے۔ آپ نے فرمایا توبہ کرو خدا کا شکر کرو کہ خدا نے تمکو نعمت عطا کی لڈوٗنکا کیون نام لیتے ہو۔

کرامت۔ اور خواجہ ابوالحسن صاحب خانساماں انکے اولاد نہین تھی۔ حضرت پیر و مرشد شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آم عطا کیا اور فرمایا کہ اسکو اپنی بی بی کو کھلا دو غرض بعد نو مہینے گزرنے کے لڑکا پیدا ہوا وہ لڑکا اب موجود ہے نام اُس کا منظور حسن ہے۔ بعد لڑکا پیدا ہونے کے حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کو مکان پر لے گئے اور کہا کہ حضرت بچہ پھڑکتا ہے دودھ قطعی اُس کی والدہ کے نہین ہے آپ نے فرمایا کہ سفید زیرہ ذرا سا لے آؤ آپ نے دم کر کے دیا۔ اور فرمایا کہ اسکی والدہ کو کھلا دو غرضکہ بعد کھلانے کے تھوڑی دیر مین خانساماں ابوالحسن صاحب آئے اور کہا کہ حضرت دودھ اسقدر زائد ہو گیا کہ بٹنے لگا آپ نے بطور خوش طبعی کے فرمایا۔ کہ چڑھ مارو گو لرکے باپ بیٹے دونون ہو غزل

تصور کام کرتا ہے ہمارے دلمین نشتر کا	لہو بد صاف کر دیتا ہی سب سینہ کے اندر کا

جگر میں جان میں قلب میں دلمیں میں پہلو میں
اثر ہے شاہ جی کے نعرۂ اللہ اکبر کا

بہت ٹیسیں اُٹھاتا ہی یہ پھوڑا قلب مضطر کا
مرہم رکھدے کوئی خادم محمد شبیر کے گھر کا

جناب غوثؓ کے پائے مبارک اور یہ منبر
سبحان اللہ یہ رتبہ ہی میان کے دوش انور کا

بہت جانچا بہت پرکھا غم عشق پیمبر نے
محمد شبیر کا راہِ خدا سے کب قدم سرکا

محبت سے مرے مرشد نے مجھپر ہاتھ پھیرا ہے
یہی تو تاج ہوگا دن قیامت کے مرے سر کا

ہمارے شاہ جی کا آستانہ ہے درِ جنت
قدم رکھنا نہیں زیبا کہ موقع ہے یہان سر کا

میان زاہد ادھر سے سیدھے جنت کو چلے جاؤ
کھُلا ہے یہ جو دروازہ محمد شبیر کے گھر کا

ستایا ہے بہت یا شاہ جی دردِ جدائی نے
اُٹھا دے بے رُخِ تاباں سے گوشہ اب تو چادر کا

بکثرت ذکر اللہ ہو سے خادم فیض پاتے ہین
جما لیتے ہین نقشہ دلمین جب روئے منور کا

مری تشنہ لبی پر ترس کھا کر حشر کو مرشد
دلانا ساقیِ کوثر سے مجھ کو جام کوثر کا

چلا آتا ہے موجین مارتا مضمون کمر دلمین
ہے مجھ مین وہ فیض اے شیر دل تیرے سمندر کا

اسے چمکار کر بٹھلائیے گا آستانہ پر
کہ نجم نذار کُتّا ہے محمد شبیر کے گھر کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّکَ رَبِّ اَرِنِیْ جَمَالَکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

تابش سوم در بیان ہدایات و عرس و اوقات بسری حضرت پیر مرشد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت پیر و مرشد آستانۂ مبارک پر تشریف رکھتے تھے ایک عالم صاحب آئے اور مصافحہ کیا اور کہا کہ میان صاحب آدمی قادر ہے کہ مجبور ہے آپ نے فرمایا

کہ کسی عالم صاحب سے پوچھو یہ مسئلہ ہمتو بے پڑھے ہین اُنھون نے کہا
کہ نہین آپ خوب بتلاسکتے ہین آپ نے فرمایا اچھا کھڑے ہوتو جواب دون
وہ کھڑے ہوگئے آپ نے فرمایا کہ ایک پیر اُٹھالو اُنھون نے اُٹھالیا آپ نے
فرمایا دوسرا بھی اُٹھاؤ اور کھڑے رہو اُنھون نے کہا کہ اگر دوسرا پیر اُٹھاؤنگا
تو گر پڑونگا۔ آپ نے فرمایا تمکو اتنی قدرت دیگئی کہ ایک پیر اُٹھا سکو عالم صاحب
خاموش ہوگئے۔ آپ نے فرمایا کہ بھائی ہمین تو حضرت منصور نے پڑھایا اور وہ
قصہ پیرو مرشدؒ یون بیان فرماتے تھے کہ سب سے پہلے مصطفائی چھاپے خانہ
شروع ہوا اور اُسمین حضرت منصور اور حضرت بلالؓ کے قصے چھپے اور حضرت
پیرو مرشد رحمۃ اللہ علیہ کو بہت محبت پیدا ہوئی حضرت بلالؓ اور حضرت منصورؒ
کے قصے سے خدا کی قدرت خود بخود ایک شخص دونون قصے لے آیا اور کہا
کہ حضرت مین یہ آپ ہی کے واسطے لایا ہون۔ غرض آپ نے دونون قصے
لے لیے۔ اور دلمین خیال فرماتے تھے کہ اگر کوئی پڑھانے والا مِل جائے تو اُس سے
پڑھ لین مگر کسی کا حرج بھی نہ ہو۔ اور یہ خیال کرکے آپ مسجد کی فصیل پر جا بیٹھے
کہ کوئی پڑھانے والا نکلیگا تو اُس کے سنگ ہولونگا اور ایک دو شعر چلتے چلتے
یاد کرلونگا۔ خدا کی قدرت کوئی اس راستہ سے نہین نکلا۔ جب زیادہ دیر
ہوئی تو دلپر جوش پیدا ہوا اور حضرت منصور کی طرف خیال کیا کہ آپ نے
قصہ تو بھجوادیا مگر پڑھانے والا نہین بھیجا بیساختہ آنکھون سے آنسو نکل پڑے
تھوڑی دیر کے بعد جو ہم نے اُس قصہ کو کھولکر دیکھا تو ہم نے سب پڑھ لیا۔
ہم نے خیال کیا کہ حضرت منصور کو دوسرے سے پڑھوانا منظور نہین تھا آپ ہی

قصہ بھیجا آپ ہی پڑھا گئے پھر تو جو کتاب ہم دیکھتے عربی فارسی کی بے تکلف
پڑھ لیتے۔اور جس مسئلہ کی ضرورت ہم کو پڑتی کتاب کھول کر دیکھتے وہ مسئلہ نکلتا
کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ پڑتی اور اِس فقیر حقیر یعنی مولوی محمد شیر نے بارہا
پچھلی رات کو تلاوت قرآن مجید کو حضور کی زبان مبارک سے سنا ہے ایسا تلاوت
فرماتے تھے جیسا کہ اچھا قاری پڑھتا ہو۔اور دیگر اشخاص کی زبانی بھی سُنا ہے
کہ رمضان مبارک مین اَکثر پچھلی رات کو کھڑے ہو کر سورۂ روم اور سورۂ عنکبوت
تلاوت فرمایا کرتے تھے اور آپ کے پاس ایک قرآن شریف پہلے وقتون کا
نہایت پُر قلم تھا اکثر کھٹولے پر اُس قرآن کو رکھکر اور کواڑ بند کر کے پڑھا کرتے تھے
اور کسی کے سامنے تلاوت نفرماتے تھے اور کسی کو اپنے بھید پر مطلع نہین کرتے تھے

بیان مدینہ شریف جانے کا

حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ جب حج کو تشریف لے گئے اور مکہ معظمہ سے
مدینہ شریف کو قافلہ چلا جب چار پانچ منزل مدینۂ منورہ رہگیا ایک مقام را بُغ
ہے وہان سے آپ نے کھانا پینا چھوڑ دیا۔اِس غرض سے کہ وہان جاوین گے
اور بول و براز کی حاجت ہوگی اور یہ بڑی بے ادبی کی بات ہے کہ ایسے قرب
مین جا کر جس زمین مین آپکے قدم مبارک رکھے ہونگے وہان پر ایسی بے ادبی
نہین چاہیئے۔غرض بعد قطع منازل جب آپ مدینہ شریف پہونچے اور قافلہ
اُترا وہان پر حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کو اِس قدر ضعف ہو گیا تھا کہ
اُٹھا بیٹھا نہین جاتا تھا دو آدمیون نے آپکو پکڑ کر کھڑا کیا جب آپ بمشکل تمام

کھڑے ہو گئے اور آپ نے روضۂ مبارک کی طرف کو دیکھا اُس وقت ایسی طاقت آپ مین آگئی کہ خود بخود چلدیے روضۂ مبارک کی طرف کو اور ایسا تیز چلتے تھے کہ کوئی آدمی آپ کے ساتھ نہین چل سکتا تھا گویا آپ وجد مین چلے جارہے تھے اور روضۂ مبارک پر پہونچے جو کچھ نعمتِ باطنی عطا ہوئی ہے وہ بیان سے باہر ہے اُسکا بیان نہین ہو سکتا مگر جو کچھ کہ آپ نے اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا وہ یہ بندہ لکھتا ہے۔ جس وقت آپ روضۂ مبارک کی جالی کے پاس مراقبہ مین جا بیٹھے دیکھا آپ نے کہ روضۂ مبارک سے ایک ہاتھ نمودار ہوا اور پان کا بیڑا مجھکو مرحمت فرمایا گیا یَدُ اللهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ نے یہ جلوہ دکھایا۔ اُسوقت معلم آئے اور اُنھون نے فرمایا کہ ہمارے مکان پر چلیے اور مجھکو اور میرے بال بچون کو اور نیز چند آدمیون کو مُرید کر لیجیے۔ مین سمجھا کہ یہ اشارہ حضرت ہی کی طرف سے ہے

مشرف ہوا وہ بھی دیدار سے اب	کہ شائق تھا ملکِ عرب شاہ جی کا
شرف پایا بیعت سے اہلِ عرب نے	ہے شیدائی ملکِ عجم شاہ جی کا

غرض بعد مُرید ہونے کے شیرینی بہت عمدہ تقسیم کی گئی پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ہم نے ایسی لذیذ شیرینی نہین کھائی تھی۔ اور علاوہ مریدون کے حاضرین پر ایسی کیفیت طاری ہو گئی تھی کہ سب بیہوش ہو گئے تھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ شَيْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّكَ رَبِّ اَرِنِيْ جَمَالَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ

بیڑا ملا ہے پان کا روضہ یہ آپ کو
سرخ رو آپ کو کیا صلِّ علیٰ محمد

غزل

ہمین بس ہے مرشد سہارا تمھارا — کیا ساتھ حق نے ہمارا تمھارا
مریضِ محبت ہے کشتہ تمھارا — قتیلِ شہادت ہے مارا تمھارا
ترقّی یہ ہے جوشِ اُلفت ہمارا — یہ ہے فیض کس کا تمھارا تمھارا
بھڑکنے لگی آتشِ شوقِ دلبر — جلانے لگا تن کو شعلہ تمھارا
نظر صاف آنے لگا جلوۂ حق — تصوّر جو باندھا ہے آقا تمھارا
سمائے ہین آنکھونکے پردے مین مرشد — جما حضرتِ عشق نقشا تمھارا
وہ پردہ اُٹھا وہ نظر آئے مرشد — مرید و وہ چمکا ستارا تمھارا
میان میری آنکھون کے پردے مین آؤ — کہ پردہ نہین ہے ہمارا تمھارا
مرے دل مین آؤ سما جاؤ مرشد — ہوا ہے جو آنکھون سے پردا تمھارا
میان جس طرح چاہو جلوہ دکھاؤ — ہمین تو ہے ہر وقت سودا تمھارا
غمِ ہجر اتنا بھی اچھا نہین ہے — اُٹھایا نہ جائے جو صدما تمھارا
ازل ہی سے مرشد دلون پر ہمارے — مصور نے کھینچا ہے نقشا تمھارا
نکلنے لگا دل سے یا غوثِ اعظم — تڑپنے لگا لو یہ شیدا تمھارا
پڑے جان کیونکر نہ مردہ دلونمین — کہ دل پیر و مرشد ہے زندا تمھارا
مریدون کو تم بخشواؤ گے حق سے — یہ ہے مرتبہ کھلنے والا تمھارا
مرے جُرم کتنے مری کیا حقیقت — ہے لاکھون کو کافی اشارا تمھارا
جو مانگا وہ پایا کہا جو ہوا وہ — خدا نے کیا بول بالا تمھارا
نہ کیون بارور ہو شجر یہ دعا کا — ہمین مل گیا جبکہ شجرا تمھارا

دعا کیجیے دست حاجت اٹھا کر نہیں مجھ عاصی کا کچھ اِسمین دعوٰی	ہمین بخشند ے حق وسیلا تمھارا کہ یہ بھی بس ہے فیض سارا تمھارا

بیان عرسون کا

ایک مرتبہ حضرت پیرو مرشد شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ نے رامپور مین حضرت حافظ جمال اللہ شاہ صاحب قدس سرہ العزیز کے مزار مبارک پر عرس کیا۔ اور اُسوقت مین اکتیس ۳۱ ہزار آدمیون کے کھانے کا انتظام کیا گیا اور اُس جنس مین صرف آلو ایک سو بارہ ۱۱۲ من تھے اور باقی جنس کا کچھ شمار نہین تھا اور جس قدر جنس خریدی گئی تھی اُس سب کی قیمت اپنی جیب مبارک سے دیتے چلے جاتے تھے یعنی اُس عُرس مین کسی غیر کی شرکت نہین تھی۔ ایک شخص یہ حالت دیکھکر بازار گیا اور کپڑا خرید لایا اور انگرکھا سلوا کر حضرت پیرو مرشد شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضور جیسی آپ کی جیب ہے کہ ہزارون روپے اسمین سے نکلتے چلے آتے ہین ایسی جیب میرے انگرکھے مین ڈالدیجیے۔ حضرت پیرو مرشد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بھائی یہ جیب تو میرے ہی پاس رہے گی۔ غرض چھپن ۵۶ دیگ سے کھانا برابر پک رہا تھا اور وہ ایک ایسا وسیع میدان ہین کہ بارہ ۱۲ سو گز کی قنات تنوائی گئی تھی جسوقت پیرو مرشدؒ نے خود کھڑے ہوکر دس قطارین اُس قنات مین کھلوائین اور بائیس ۲۲ کڑھاؤ حوض کھانے کے لبالب تیار تھے۔ اور بھری ہوئی رکابیونکا کچھ شمار نہین تھا اور دیگ پر دیگ برابر اُترتی جاتی تھی۔ غرض حضرت پیرو مرشد نے

بعد دس قطارین کھلانے کے منتظمان عُرس جو بڑے بڑے رئیس اور خاندانی تھے اُنسے
آپ نے فرمایا کہ بھائیو اب ہماری کمر مین درد ہونے لگا اب تم اِس کھانا کھلانے کا
اِنتظام کرلوگے سب نے عرض کیا کہ آپ آرام فرمایئے ہم اِس کام کا انتظام کرلینگے
اُسیوقت حضرت پیرومرشد رحمۃ اللہ علیہ لنگر خانہ سے باہر تشریف لائے دیکھا کہ جامع مسجد
کی طرف سے بکثرت آدمیون کا ہجوم چلا آتا ہے۔ حضرت نے اپنے دلمین خیال کیا کہ اتنا
ہجوم اگر مصافحہ کرینگے تو مجھے غافل کرینگے۔ پس اُس ہجوم سے فرمایا کہ جھپٹو ہاتھ کا
اشارہ کھانے کی طرف کرکے وہ لوگ جسوقت کھانے پر جا پڑے تو جتنا کھانا تھا لوٹنا
شروع کیا اور منتظمان عُرس نے شدومد کے ساتھ روک تھام کی اور قریب تھا کہ آپسمین
لڑمرتے خدا کے حکم سے ایک سیاہ بادل اُٹھا اور بجلی کوندنا شروع ہوئی اور بکثرت
پانی برسا وہ ہجوم فوراً متفرق ہوگیا اور آدمی ہلاکت سے محفوظ رہے اور جس کے ہاتھ
جو چیز لگی وہ لے بھاگا اور دیگون کو شہرپناہ کی بانسی مین لڑکا لڑکا کرلے گئے اور
اسکا کوئی پُرسان حال نہ تھا جس کا جو جی چاہتا تھا اُس چیز کو لوٹ کرلیے جاتا تھا
حضرت پیرومرشدؒ کے پاس منتظمان عرس آئے اور کہا کہ حضرت آپ کے باہر
نکلتے ہی تمام کھانا لُٹ گیا آپ نے فرمایا اگر پروردگار عالم کا انتظام نہوتا تو تم
سب بلا مین مبتلا ہوجاتے یعنی اگر پانی فوراً نہ برستا تو بہت سے خون ہوجاتے اور تم سب پکڑے جاتے
یہ حضرت حافظ جمال اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت تھی جو پانی برس گیا۔
عُرس دُوم حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیرومرشد یعنی حضرت
شاہ احمد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا عرس بھٹپورہ شریف مین کیا اور وہان کے
کنوؤن مین پانی تھوڑا تھا۔ اور آپ نے یہ خیال فرمایا کہ بغیر نہر کھدوانے کے

عرس کا انتظام نہین ہوگا آپ خود کسی سے پھاوڑا لیکر کھڑے ہو گئے آپ کے
کھڑے ہوتے ہی جسقدر رئیس تھے تحصیلدار وغیرہ سب کھڑے ہو گئے اور وہین میاں سے
نہر کھودتے ہوئے پانی لائے۔ غرض دوپہر تک پانی نہر کے ذریعہ سے بھمپورہ شریف تک
آگیا اور جو تالاب کہ مزار شریف کے قریب تھا وہ پانی سے بھر گیا اور ہندو اور
مسلمان سب متعجب تھے کہ یہ کام بغیر کرامت بزرگانِ دین کے ممکن نہ تھا غرض
اُس تالاب کے کنارے پر دیگین چڑھوا دیگئین اور کل کام جاری ہو گیا یعنی
کھانا پکنا شروع ہوا اور بریلی اور رامپور اور پیلی بھیت کے بکثرت مہمان آ گئے
اور اسقدر افراط سے کھانا پکوایا گیا کہ گانوٗن اور شہر اور اطراف والے سب
باندھ باندھ کر کھانا لے گئے اور نان بائیون نے عرض کیا کہ حضور اب تو کوئی
کھانے والا نہین ہے اور انیس۱۹ بوریان چاول کی دو دو من کی باقی رہ گئین
ہین اب جیسا حکم ہو ویسا کیا جاوے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ جنس ہمین کے واسطے ہے
اگر آدمی نہین ہے تو کیا ڈر ہے اس سب جنس کو پکا کے کھیت مین ڈھیر لگا دو چیل کوّا
کتا بلی سب خدا کی مخلوق ہے سب کھا لیگی۔ غرض پکوا کر ڈھیر لگا دیا گیا۔
ایک گانوٗن والا آیا اور کھانے کی اتنی بڑی گٹھری باندھی کہ چار آدمیون نے
بمشکل تمام اُٹھا کر اُسکے سر پر رکھا جب اپنے گانوٗن کی طرف چلا تو بوجھ بوجھ کے
چلا نہین جاتا تھا بوجھ ہلکا کرنے کی غرض سے راہ مین تقسیم کرتا چلا گیا۔

عُرس سوم حضرت پیر و مرشد شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکان پر
عرس کیا اور صرف گوشت کے دام آپکے پاس ساٹھ من کے تھے علاوہ چاول وغیرہ کے
اور قصابون نے نہ مانا ایک سو بارہ من گوشت کاٹ دیا غرض جب عرس ختم ہو چکا

آپ نے قصابونکو بلوایا اور دلمین خیال کیا کہ یہ ساٹھ من کے دام ہین ین دیے دیتا ہون آگے جو اللہ کرے سو ہو۔ غرض ناظر محمد یحییٰ صاحب جو آپ کے خلیفہ ہین اور مدت مدید آپکی خدمت مین رہے ہین اور نہایت خاص الخاص حضرت پیرو مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے ہین۔ اور اکثر اوقات حضرت خوش طبعی اِن سے کیا کرتے تھے۔ ع

اہلِ باطن باصفا ہین سرگروہِ عاشقان	حضرتِ یحییٰ کہ ناظر جی جنھین کہتے ہین سب

وہ حساب کرتے جاتے تھے اور ایک ایک قصائی کو نپٹاتے جاتے تھے غرض ساٹھ ہی من گوشت کے دامون مین ایک سو بارہ من گوشت کے دام بیباق ہو گئے کچھ کمی بیشی نہین ہوئی۔ اُن دامون مین نہ پیسہ گھٹا اور نہ پیسہ بڑھا علاوہ عرسون کے پچیس پچیس تیس تیس من آٹا پکوا کر ہر ہفتہ عشرہ مین ٹھیلون پر لدوا کر محلّون در محلّون تقسیم کرایا کرتے تھے۔ غرض ہر سال مین ہزار بارہ سو من آٹا پکجایا کرتا تھا۔ اور خاص عُرس کے دن ایک رات مین سو من چاول پکجایا کرتا تھا۔ اور پچھلی رات کو یعنی چار بجے رات کے جا کر کھانے کے ڈھیر پر فاتحہ دیکر چلے آتے۔ اور بعد نماز فجر کے حکم دیتے کہ کھانا کھلاؤ۔ اور علاوہ اِس صرف کے پوشیدہ طور پر جو ہوا کرتا تھا وہ جناب بھائی غلام جیلانی خان صاحب جو کہ آپ کے مامون زاد بھانجے ہین اور جناب پیرو مرشد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین اکثر اوقات رہتے تھے اور حضرت اُن پر بہت شفقت اور مہربانی فرماتے تھے اور پوشیدہ انکو بلوا کر فرماتے کہ بھائی اپنے رشتے والون سے جو رانڈ بیوہ محتاج ہین یہ دُو دُو روپیہ لے کر کے سب کو تقسیم کرو۔ تاکہ اُنکو کسی قسم کی تکلیف نہو۔ اور بعض اوقات کپڑا بھی کسی قسم کا تقسیم کرا دیتے تھے۔ اور دُور دُور کے مہمان مسافر جمع ہوتے آپ سب مہمانون کی نہایت خاطر داری اور دلجوئی

فرمایا کرتے تھے اور جو مُسافر باہر سے آتا تو فوراً فرماتے کہ اِن کو کھانا کھلاؤ اور ہر ایک سے خوشی بخوشی مصافحہ کرتے اور ہاتھ مصافحہ کا جبتک وہ نہ چھڑاتا آپ نہ چھڑاتے اور بہت خوش طبعی اور کشادہ پیشانی سے پیش آتے اور زبان مبارک سے فرماتے اللہ بھلا کرے۔ اللہ لاج رکھے۔ اللہ شرم رکھے۔ تیرے بچّے بہت ہوں نسل بڑھے گھر آباد ہو کسی ڈھب سے ہو۔ غرض جو کہ خُلقِ محمدی کے اوصاف تھے وہ سب آپ میں موجود تھے اور آستانۂ مبارک پر ہر دم بھیڑ لگی رہتی ہر شخص شرابِ وحدت سے سرمست ہر بشر نشۂ اُلفت سے چُور ہر زبان پر نعرہ اللہ ہُو کا شور۔ ہر دل سے رَبِّ اَرِنِیْ کی صدا جسے دیکھو مولقا جسے پاؤ اُنکا شیدا۔ اور وہ آفتابِ ہدایت۔ مہتابِ کرامت سے اپنے درِ دولت سے شربتِ دیدار کے چھلکتے پیالے اور جھلکتے جام کو اپنے دست مبارک سے عطا فرماتے اور ہر محتاج کو دولتِ دیدار سے غنی کرتے فقیروں کی جھولیاں لاج رکھنے والی دُعا سے بھر دیتے گداگروں کے دامن دُرِ بے بہا اللہ بھلا کرنے والی دعا سے مالا مال کردیتے۔ دست شفقت سے تاجِ عزّت ہر غلام کے زیب سر فرماتے۔ ایک مرتبہ کسی شخص نے عُرس کے رخصت کے وقت اُس بھیڑ سے ہاتھ اُٹھا کر یہ شعر باوازِ بلند پڑھا۔ ؎

کوئی کہتا ہے اِنھیں دیکھا کرو	اور تک رہا ہے کوئی اُنکی زلف کو

اتنا کہنا تھا کہ تمام حاضرین پر وجد کا عالم طاری ہوا غش آنے لگے اللہ ہُو کی ضربوں سے آتشِ عشق بھڑکنے لگی اور انوارِ الٰہی کے نزولِ فیض کا در کھلا اور حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے مبارک پر کسی کی نظر نہیں ٹھہرتی تھی گویا چہرۂ مبارک چودھویں رات کے چاند کے مانند تھا اور مُریداور غیر مرید

سب پر حالت طاری تھی اور سب روتے تھے اور ہو حق مچا ہوا تھا۔

غزل

آج کیسی ہے یہان پر دھوم دھام
کر رہے ہین جو ملائک اہتمام

ذکر مین مشغول ہین سب خاص و عام
مست ہین پیکر مۓ وحدت کے جام

عرض کرتے ہین یہ سب برناؤ پیر
المدد یا غوث اعظم دستگیر

بزم اقدس کو سجاتے ہین ملک
فرش نورانی بچھاتے ہین ملک

عطر سنت سے بساتے ہین ملک
شمع کافوری جلاتے ہین ملک

کون آتا ہے یہان رشکِ قمر
کون سا خورشید ہوگا جلوہ گر

آج ہے اللہ کی رحمت یہان
بٹتی ہے دارین کی دولت یہان

ہے یہ جلسہ اولیا اللہ کا
اور عُشّاقِ رسول اللہ کا

ہر طرف نعرہ ہے اِلّا اللہ کا
جام ملتا ہے فنا فی اللہ کا

جلوہ فرما بزم مین ہین مصطفٰے
بزمِ آرا ہین علی رض شیرِ خدا

آج ہین اِس بزم مین شامل رسول
آج ہے اِس جا فرشتون کا نزول

آج شامل بزم مین ہین سب ولی
شاہ درگاہی جناب شاہ جی

جلوہ گر ہین اولیاء اللہ سب
یاد حق ہین فنا فی اللہ سب

آج حورانِ بہشتی آئے ہین
بُلبُلانِ باغِ چشتی آئے ہین

طوطیانِ نقشبندی آئے ہین
قمریانِ سُہروردی آئے ہین

آج ہے یہ قادری محفل سجی
جلوہ گر ہین شاہ جی احمد علی

کیا نہین معلوم کیون شادی رچی
آج ہے عرسِ جنابِ شاہ جی

کون وہ اللہ ہے جن کا ولی
کون وہ ظلِ احد نور علیؓ
نام جن کا ہے ہماری روشنی
آج میرے پیشوا کا عرس ہے
عارف اُنکو کہتے ہین روشن ضمیر
عاشق اُن کو کہتے ہین بدرِ مُنیر
واقفِ رازِ فنا فی اللہ ہین
نجم عاصی اب خدا کے واسطے
بخش یا رب مصطفےٰ کے واسطے
دل ہمارا نور سے کر منجلی

کون وہ شمعِ جمالِ احمدی
کون وہ آبِ حیاتِ سرمدی
شہ محمد شیر حضرت شاہ جی
آج میرے مقتدا کا عرس ہے
زاہد اُن کو کہتے ہین کامل فقیر
عابد اُنکو کہتے ہین سب بے نظیر
سچ تو یہ ہے کہ بقا باللہ ہین
ہاتھ اُٹھاتا ہے دعا کے واسطے
انبیاؑ و اولیاء کے واسطے
از برائے پیر و مرشد شاہ جی

اور عرس کے ہنگامے مین حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ تین تین چار چار روز کے فاقے سے رہتے تھے اور لوگ اپنے کھانے پینے اور مہمان نوازی مین مصروف رہتے اور حضرت پیر و مرشد رح کو بھول جاتے تھے اور آپ کھانے کی خواہش نہ فرماتے۔ چنانچہ موسم گرما یعنی جیٹھ بیساکھ کے دنون مین دوپہر کے وقت آپ دروازے مین مونڈھے پر تشریف رکھتے تھے اور بکثرت آدمیون کا ہجوم تھا۔ اور شدّت تشنگی کے باعث سے زبانِ مبارک لڑکھڑاتی تھی اور ہونٹ مبارک خشک ہو گئے تھے۔ مگر پانی طلب نہین فرماتے تھے یہ نیازمند یعنی مولوی محمد شبیر سامنے کھڑا تھا کہ ناگاہ چہرے مبارک پر نظر پڑی اور دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ تو پانی لے آ فوراً ہی

جاکر تازہ پانی کا لوٹا کنوئین سے بھر کر لے آیا حضرت پیرو مرشد رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ لوٹے پر پڑی بہت خوش ہوئے اور فرمایا اللہ تیرا بھلا کرے تیرا لوٹا ٹپکتا رہے۔ علاوہ اس کے ایک مرتبہ آپنے اٹھارہ روز تک برابر کھانا پانی قطعی چھوڑ دیا تھا۔ اور اس عرصہ مین ایسی حالت ہوگئی تھی کہ خود اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ ناف سے نیچے کا بدن گویا برف کے اندر گڑا ہوا ہے اسقدر ٹھنڈا رہتا ہے۔ اور ناف سے اوپر کا بدن ایسا ہے کہ گویا آگ کے ڈھیر مین گڑا ہوا ہے اور روح پر اور بدن پر ایسا صدمہ ہے کہ اگر دس بچھو ڈنک مارتے تو اتنا صدمہ نہوتا۔ اس صدمہ کی حالت مین پروردگار عالم کی طرف دلکو رجوع کیا اور عرض کیا کہ یا تو صبر کی رسی مضبوط ہوجاوے اور یا اس تکلیف مین سے کچھ گھٹ جاوے یہ خیال گزرنا ہی تھا کہ ایک مکان ایک موتی کا مانند بلور کے نہایت پاکیزہ شفاف اور ایسا روشن تھا کہ سورج کی روشنی سے بھی زیادہ روشنی اُسکے اندر تھی ظاہر ہوا اُس مکان کے دیکھتے ہی دل مین خیال گزرا کہ اگر جان نکلے تو اسکے اندر نکلے اِس خیال کے گزرتے ہی وہ مکان غائب ہوگیا اور صدمہ بھی کم ہوگیا۔ گویا پروردگار عالم کو یہ دکھانا منظور تھا کہ اگر یہ صدمہ اُٹھاؤگے تو اُسکے عوض مین یہ مکان ملیگا۔ اِسی طور سے ہر سال مین دو مرتبہ آپ بیمار ہوتے اور ایک مہینہ اور کبھی چھبیس۲۶ روز کھانا پینا قطعی چھوڑ دیتے تھے ظاہر الوگ کہتے تھے کہ آپ بیمار ہین اور درحقیقت آپ چلّہ پورا کرتے تھے ایک مرتبہ حکیم خلیل الرحمن صاحب مرحوم آپکے پاس بیٹھے تھے اور یہ نیاز مند بھی آپکے روبرو کھڑا تھا۔ آپ نے حکیم صاحب کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ حکیم صاحب حضرت رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کو سب طرف سے گھیر لیا۔ کوئی راستہ نہین سوائے حضرت کے حکیم صاحب نے جواب دیا کہ آپ نے خدا کو اور حضرت کو دونون کو گھیر لیا۔ آپ نے فرمایا کہ حکیم صاحب ہم کھُلی آنکھون سے دیکھ رہے ہین کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے مبارک کے سامنے کھڑے ہین اور کوئی فرد بشر سوائے ہمارے نظر نہین آتا۔ حکیم صاحب نے کہا کہ آپ کا مرتبہ بلند ہے آپ کے مرتبہ کے مقابل کوئی اِس زمانہ مین نہین ہے پھر فرمایا کہ معلق صورتین ہم کو نظر آتی ہین۔ اور ویسی خوبصورت ہوتی ہین کہ اگر دوسرا دیکھے تو اُن کے دیکھنے مین مشغول رہے۔ چنانچہ نیاز مند کہ ایک شب مین پائے مبارک دبا رہا تھا آپ نے اِس قدر زور سے ضرب لگائی کہ میرا کلیجہ قابو مین نہ رہا۔ اور فرمایا کہ مولوی صاحب تم نے کچھ دیکھا مین نے عرض کیا نہین فرمایا کہ ایک آدمی سامنے کھڑا ہے کہ گھٹنون تک اُسکی داڑھی لمبی ہے اور اکثر اوقات فرمایا کرتے تھے کہ بہت صورتین نظر آیا کرتی ہین۔

بیان اوقات بسری حضرت شاہ جی میان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور آپکی اوقات بسری اِس طور سے تھی۔ اخیر زمانہ مین جو کہ احاطۂ مسجد کے سامنے واقع ہے اُس مین اپنے دستِ مبارک سے جَو بکھیرتے تھے اور خادم لوگ کِسّی سے کھود دیتے تھے اور جب پیدا ہوتے تھے اُنکو بوری مین بھرواکے حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ اپنے سرہانے رکھ لیتے تھے اس مین سے تھوڑے سے جو لیکر کبھی روٹی پکواتے تھے اور کبھی دلیہ پکوایا کرتے تھے اور اِسی پر

اکتفا فرمایا کرتے تھے اور رہنے کی جگھہ آپ کی ایک کوٹھے کا چھجّہ تھا اُسپر جست
کی چادرین ڈلوائی تھین اور اُس کے تلے آپ رہا کرتے تھے اور آپکی چارپائی
یعنی کھٹولے کے نیچے مکان کی نالی جاری رہتی تھی اور چارون طرف سے ہانڈیان
مٹی کی جمع رکھتے تاکہ دوسرے آدمی کا گذر نہو۔ اور آنے جانیکا راستہ تنگ تھا۔
اگر کوئی آپ کے پاس جاتا تو اپنے آپ کو سمیٹ کر جاتا اور وہ ایسے برتن تھے
کہ جو کوئی شیرینی وغیرہ لاتا تو آپ شیرینی تقسیم کردیتے اور خالی ڈلیا یا ہانڈی
اپنے پاس رکھ لیتے تاکہ جگھہ گھری رہے اور دوسرے آدمی کا گذر نہو۔ اور خاصکر
آپکے کھٹولے مین اسقدر گنجایش نہ تھی کہ آپ پیر پھیلاتے۔ اور اگر آپ پیر کسی وقت
پھیلاتے تو مونڈھا بچھا لیا کرتے۔ اور آپکے کھٹولے مین بے شمار کھٹمل رہا کرتے تھے۔
اگر بعض وقت اُسکو کوئی جھاڑتا تو زمین سیاہ ہوجاتی۔ اور فرمایا کرتے کہ یہ تو
ہمارے چوکیدار ہین اِنھین مت ستاؤ اور اُس جگھہ مین بکثرت سانپ چوہے نیولے
سب چیزیں رہا کرتی تھی۔ آپکے پاس چند عورتین بیٹھی تھین کہ اتنے مین ایک سانپ
آیا اور ایک عورت کی کمر سے لپٹ گیا۔ آپ نے فرمایا اے نمک حرام کیا کرتا ہے
وہ فوراً چھوڑ کر چلدیا۔ اور اکثر جن آپ کے پاس بشکل سانپ رہا کرتے تھے
اور جنّات بھی آپ کے مرید تھے اور آپکا لباس نہایت سادہ رہتا تھا نیلا
تہ بند آپ باندھتے تھے۔ اور دوپلّی ٹوپی کالی اُوڑھتے تھے۔ اور ایک مرزئی
نیم آستین آپ پہنا کرتے تھے۔ اور گرمیون کے موسم مین فقط تہ بند ہی تہ بند
ہوتا تھا۔ اور قد مبارک آپکا پست تھا اور سینہ مبارک کشادہ تھا اور سینہ
مبارک اور پشت مبارک پر مسّے اور چہرۂ انور پر تل تھے۔ اور سر مبارک آپکا بڑا تھا

اور ریش مبارک آپ کی دراز اور سفید تھی اور چہرۂ مبارک آپکا گولائی لیے ہوئے تھا۔ اور پیشانی آپکی کشادہ تھی۔ اور ابروئے مبارک قریب ملے ہوئے تھے اور چہرہ آپکا نورانی تھا اور گندمی رنگ تھا۔ اور اکثر کھڑاؤن پہنا کرتے تھے اور اگر جوتا پہنتے تو پیلی بانات کا اور چوڑی نوک کا۔ اور آپ دروازے پر بیٹھے نصیحت فرما رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور سوال کیا کہ معرفت کیسے حاصل ہو کیونکہ بزرگان دین جو پہلے گذرے ہین وہ اُنھین کا حصہ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ جتنی مخلوق ہے سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہے اللہ پاک نے پیدا کیا آدم علیہ السّلام کو مٹی سے اور پیدا کی گئی مٹی پانی سے اور پیدا کیا گیا پانی ہَوا سے اور پیدا کی گئی ہوا آگ سے اور پیدا کیا گیا آگ کو نور سے نور کا مادہ سب مین رکھا گیا یعنی چار چیز سے انسان پیدا ہے اب ان چار چیزون مین سے دو چیزون کی صفت اوپر جانے کی ہے یعنی آگ و ہوا۔ اور دو چیز کی صفت نیچے دھنسنے کی ہے۔ یعنی پانی اور مٹی اگر دُنیا کی آرام طلبی کروگے اور خوب عمدہ غذا کھاؤگے اور پہنوگے اور پیوگے تو مٹی زیادہ ہوگی اور نیچے کو دھنسوگے اور جو آرام طلبی کو چھوڑ کر خدا کی عبادت مین مشغول ہوگے اور کھانا پینا اور سونا ترک کروگے اور مشقت اور ریاضت مین اپنے نفس کو ڈالوگے تو آگ کی زیادتی ہوگی اور طرف نور کے کھنچوگے اور خداوند کریم کسی کی محنت کو ضائع نہین کرتا۔ یہان تکلیف اُٹھاؤگے وہان راحت ملیگی۔ اور اگر یہان آرام طلبی کروگے اور عیش و عشرت مین مصروف رہوگے وہان تکلیف اُٹھاؤگے۔ چنانچہ آیت شریف اِسپر دال ہے یعنی

هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ یعنی نہین ہے بدلا احسان کا مگر احسان
اور طریقت والے یون بیان کرتے ہین کہ پروردگار عالم نے احسان کیا
تیرے ساتھ کہ وہ تجھ مین پوشیدہ ہوا اور تجھکو ظاہر کیا۔ اب تم احسان کرو
کہ تم اپنی ہستی کو چھوڑ کر پوشیدہ ہو جاؤ اور اُسکو ظاہر کرو۔ تب احسان کا
بدلا احسان ہوا اور یہ بھی آیت شریف ہے وَفِي اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ
یعنی جو کچھ ہے تمھارے ہی بیچ مین ہے کیا پس نہین دیکھتے ہو تم اَلَمْ نَجْعَلِ
الْاَرْضَ مِهَادًا کیا نہین کیا ہم نے زمین کو بچھونا۔ بچھا ہوا تا کہ قرار گاہ
تمھاری ہو۔ اور اہلِ طریقت کے نزدیک مراد زمین سے وجود تمھارا ہے
یعنی کرو تم بیچ اس زمین وجود اپنی کے زراعت اور زراعت سے مراد عبادت
ہے اور اعمال صالح تا کہ پاؤ تم رضا ہماری وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا اور گردانا
ہمنے پہاڑون کو میخین زمین کی تا کہ وہ یعنی زمین محکم رہے اور اہلِ طریقت
کے نزدیک پہاڑون سے مراد تمھارے جسم کی ہڈیان ہین تا کہ پہچانو تم ہمکو اور
عبادت کرو تم ہماری وَخَلَقْنَاكُمْ اَزْوَاجًا اور پیدا کیا ہمنے تمکو جوڑا جوڑا یعنی
عورت اور مرد۔ اور اہلِ طریقت کے نزدیک جوڑے سے مُراد رُوح اور
جسم ہے وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا اور گردانا ہمنے نیند کو آرام واسطے بدن
تمھارے کے اور دفع ماندگی تمھاری کے وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا اور گردانا
ہمنے رات کو لباس تا کہ ظلمت شب سب چیز کو چھپالے۔ اور اہلِ طریقت کے
نزدیک لباس سے مُراد جسم تمھارا ہے واسطے حقیقت تمھاری کے یعنی روح تمھاری کے

شب پردہ روندگانِ راہ ہے		روز بازار بیدار گانِ سحرگاہ ہے

شب محرم راز عاشقان ہے		شب خلوت خاص عارفان ہے

وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا اور گردانا ہمنے دن کو وقت طلب معاش کا۔ اور
صوفیہ یون کہتے ہین کہ گردانا ہمنے حقیقت روح تمھاری کو معاش تمھارا یعنی
واسطے شناسائی تمھاری کے کہ ہمکو پہچانو۔ اور بندگی کرو تم ہماری وَبَنَيْنَا
فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا اور بنائے ہین ہمنے اوپر تمھارے سات آسمان محکم
اور اہل طریقت یون کہتے ہین کہ وہ آسمان سات پردے ہین اوپر تمھارے کھنچے
ہین محکم اور مضبوط جبتک ان سات پردون کو ساتھ ریاضت اور مجاہدے کے
ٹکڑے نہ کرے گا اُس آفتاب حقیقت کو نہ پہونچیگا وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا
اور گردانا ہمنے چراغ روشن مراد اُس سے آفتاب ہے اور طریقت والے یون
کہتے ہین کہ آفتاب سے آفتاب حقیقت مراد ہے کہ وہ پرتو ایمان تمھارے کا
ہے تاکہ آنکھین تمھاری کو وہ آفتاب روشن اور منور کرے وَاَنْزَلْنَا مِنَ
الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا اور برسایا ہمنے بادلون سے پانی ریلا مارنے والا
اور طریقت والے یون کہتے ہین کہ بھیجا ہمنے کہ ہم خداوند ہین اِس عشق کو
ابر حقیقت اپنے سے اوپر دلون تمھارے کے کہ نور برستا ہے تاکہ باہر آوے
اُس سے یعنی کمال پاوے ایمان تمھارا اور پھل اُس سے حاصل ہووین
اور مُراد پھلون سے کردار نیک تمھارے ہین لِنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا تاکہ
نکالین ہم ساتھ اُس کے اناج دانے اور گھاس اور سبزہ اور باغ
پتون مین لپٹا رہے ہر آئینہ باہر لاوین ہم اُس سے معرفت کو کہ انوار
حقیقت الٰہی ہے تو جدا ہووے اہل معرفت غیر سے حضرت شاہ جی میان

قبلہ رحمۃ اللہ علیہ جس وقت کہ حضرت احمد علی شاہ صاحب رح کا وصال ہونے کو تھا کہ آپ خدمت اقدس مین پہونچے حضرت احمد علی شاہ صاحب رح نے فرمایا کہ شاہ جی میان تم آگئے مین انتظار کر رہا تھا۔ اب میرا اخیر وقت ہے غرض جو کچھ نعمت باطنی عطا کرنی تھی عطا فرمائی اور بعد وصال کے جو آپکے خلفاء تھے سب نے جو تبرکات پیر و مرشد کے تھے آپس مین ایک ایک تقسیم کر لیے اور حضرت شاہ جی میان قبلہ رحمۃ اللہ علیہ سے سب نے کہا کہ آپ بھی اِن تبرکات مین سے پسند کر لیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ مین نے وہ تبرک لیا کہ اُس کو کوئی نہین لے سکتا یعنی باطنی نعمت غرض حضرت احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وصال تیرہ [۱۳] تاریخ محرم ۱۲۶۶ھ اور چہار شنبہ کا روز تھا کہ ہوا۔ بعد وصال کے حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ پیلی بھیت تشریف لائے اور حضرت قبلہ نعمت شاہ میان رح کے مزار کے سامنے جو حجرہ بنا ہے اُسمین آپ نے چار چلّے کئے اور اُسی چلہ مین آپ بیٹھے تھے کہ حضرت احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جسم مبارک کی الفی کہ وہ سب تبرکات سے بڑھیا تبرک تھا آپ کے پاس پہونچا دیا گیا۔ اور حضرت نعمت شاہ میان رح کے وصال کے وقت بھی آپ موجود تھے نعمت شاہ میان رح کو جو نعمت عطا کرنی تھی وہ شاہ جی میان رح کو عطا کی۔ حضرت شاہ جی میان رح فرماتے تھے کہ بعد وصال کے تین مہینے برابر صورت نعمت شاہ میان رح کی میرے ساتھ رہی مین بیٹھا ہون تو میرے ساتھ بیٹھے ہین اور جو مین چلتا ہون تو میرے ساتھ چلتے ہین۔ غرض حصّہ باطنی پہونچانا منظور تھا۔ اور حضرت نعمت شاہ میان رح کا وصال ۲۷۔ رجب کو ہوا۔

غدر سے ڈیڑھ سال پیشتر۔ اور حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ جنکی اولاد مین ہین
یعنی دیوانہ بابا جنکا مزار شریف بنیر مین ہے وہ مادرزاد ولی تھے۔ آپ بچے تھے اور
ایک برات جارہی تھی اور اسمین کچھ سوار بھی تھے آپکے دلمین یہ خیال پیدا ہوا کہ مین بھی
سوار ہوتا آپ اپنے گھر کی جو پردہ کی دیوار تھی اُسپر سوار ہو گئے اور اُس دیوار کو آپنے برات کے
پیچھے دوڑایا جسوقت وہ پردہ کی دیوار بیچ مین سے ہٹ گئی تو جو شخص اُس دیوار کی آڑ
مین رہتا تھا اُس نے جاکر آپ کے والد سے عرض کی کہ حضرت آپ کے صاحبزادے
برات کے پیچھے دیوار کو دوڑا کرلے گئے ہمارے مکان کی بے پردگی ہو گئی۔ آپکے
والد صاحب چونکہ بزرگ تھے یہ سُنکر آپ کے پیچھے گئے اور آپ کو مع دیوار کے
لوٹا لائے دیوار آکر اپنی جگہ پر قائم ہو گئی۔ لیکن والد صاحب آپ کے بہت ناراض
اور آپ کو مارنے کے خیال مین تھے۔ آپ اپنی کرامت کے زور سے بھاگ کر فوراً
ہندوستان آئے اور ایک مسجد مین شب کو ٹھہرے بعد آدھی رات کے آپ نے دلمین
خیال کیا کہ یہ مسجد بہت خوبصورت ہے اِس کو اُٹھا کر اپنے وطن کو لیجاؤن تاکہ والد صاحب
رضامند ہو جائین۔ غرض آپ اُس مسجد کو مع کنوئین اور فرش کے سر پر اُٹھا کر چلدیے
جب مُلتان کی صحرا مین پہونچے تو وہان اولیاء اللہ بکثرت تھے سبنے خیال کیا کہ یہ
بچہ ولایت سے آیا اور مسجد لیے جاتا ہے سب نے ملکر آپس مین کمیٹی کی اور آپ سے کہا کہ
صاحبزادے یہ مسجد پرائی ہے اِسکا غیر وطن کو لیجانا مناسب نہین ہے اور آپ مسجد کو سر پر لیے
کھڑے تھے یہ سُنکر آپنے مسجد وہین پر رکھدی مگر مسجد ٹیڑھی رہی۔ وہ اب تک صحرائے
ملتان مین موجود ہے۔ اور مولوی محمد اکرم صاحب راوی ہین کہ ہمین ایک صاحب نماز بھی پڑھ آئے
غرض سب طرف سے حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ کو نعمت باطنی ملی ہے حضرت

شاہ جی میاں رح کے ایک پیر بھائی تھے اکثر اوقات یہ فرمایا کرتے تھے کہ شاہ جی میان تمنے بڑی گٹھری باندھی ایسی کسی نے نہین باندھی۔ ایک مرتبہ آپ چبوترہ پر بیٹھے تھے اور دل مین خیال گذرا کہ پہلے بزرگانِ دین نے بلاؤن کو اپنے سر پر اٹھالیا اور بسبب اُسکے بلند مرتبہ کو پہونچے اُنمین سے کوئی حصہ ہمین بھی مل جاتا۔ یہ خیال گزرنا ہی تھا کہ کمر مین درد پیدا ہوا اور ایسا درد پیدا ہوا کہ اگر دس بچھو ڈنک مارتے تو اتنا صدمہ نہوتا۔ یہ درد متواتر چھ مہینے رہا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّکَ رَبِّ اَرِنِیْ جَمَالَکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

میان تم نے کی عمر بھر انکساری
خدا کی محبت مین کی اشکباری

خدا کی عبادت مین مشغول رہتے
یہی تذکرہ تھا یہی یادگاری

نہ کھاتے تھے اچھا نہ پیتے تھے اچھا
میان خشک روٹی پہ تمنے گزاری

خدا کی محبت مین تڑپا کیے تم
بہت دل پہ کھاتے رہے زخم کاری

لگائی تھی وہ آتشِ عشق دل پر
کہ ٹھنڈی ہوئی آتشِ نفس ساری

تصور نے نقشہ وہ دل پر جمایا
کہ آنکھونمین پھرتی ہے صورت تمھاری

وہ تہ بند نیلا وہ ٹوپی دوپلّی
وہ نورانی تھی شکل کیا پیاری پیاری

کھلاتے تھے مانندِ گل دل کی کلیان
لٹکتی تھی جب ریشِ اقدس تمھاری

دکھاتی تھی کیا شان رحمت کے جلوے
ہمین چاند سی شکل مرشد تمھاری

لگا کرتی تھین آستانہ پہ بھیڑین
لگا کرتی تھی خوب صورت تمھاری

تھی بندہ نوازی کی ہر اک بشر سے
کیا کرتے تھے گفتگو پیاری پیاری

میان آپ کرتے وہ مہمان نوازی — کہ ہوتی تھی مخلوق خوش تم سے ساری
بڑی دُھوم سے عرس کیا کرتے تھے تم — پکاتے تھے سو ڈیڑھ سو من کی تاری
کھلاتے تھے سب کو نہ خود آپ کھاتے — کئی روز تک رہتا لنگر پہ جاری
غریبون کی دعوت مین جاتے تھے پیدل — نہین چاہتے تھے کچھ اُنسے سواری
لکھون کیا مین اوصاف مرشد تمھارے — سراسر نمودار تھی خاکساری
میان تم تو چھوٹے سے حجرے مین رہتے — کہ گوشہ مین ہو خوب ہی یادگاری
بچھایا تھا گز ڈیڑھ گز کا کھٹولا — کہ پھیلین نہ پاؤن رہے بیقراری
بکثرت کھٹولے مین رہتے تھے کھٹمل — کہ غالب رہے صبر ہو بُرد باری
ہزارون تھے حجرے مین سانپ اور بچھو — مگر آپ پہ کرتے تھے جان نثاری
میان تم نہ سوتے نہ آرام کرتے — عبادت مین راتین گزرتی تھین ساری
اگر خواب مین جاتین آنکھین کسی دم — تو دلمین رہا کرتی تھی ہوشیاری
مصیبت کو تم نے صدا عیش جانا — کیا نفس کو زندگی سے بھی عاری

چمکتا ہے کیا نجم کی پتلیون مین
وہ تل شکل انور مین تھا جو تمھاری

تابش چہارم مین فضیلت فقر و ذکر و شغل اور ذکر آپ کے وصال کا اور ذکر اسم ذات کا کہ اللہ ہے بزرگون نے یون بیان فرمایا ہے کہ دوزانو سامنے پیرو مرشد کے بیٹھے یا تصور باندھ کر بیٹھے رو بقبلہ اور زبان ساتھ تالو کے لگاوے اور لب کو اوپر لب کے اور دانتون کو ساتھ دانتون کے ملا کر متوجہ قلب صنوبری ہو اور اللہ کے نام سنہری حرفون سے اُسمین تصور کرے کہ یہ آشیانہ قلب حقیقی عالم امر کا ہے

اسلیے نام اللہ کا دل سے شب و روز کبھی نہ بھولے اور ایک لمحہ ذکر مبارک سے غافل نہو
اور بجز اللہ کے کسی چیز کو دل مین رہنے ندے تو بسبب مداومت اسم مبارک اللہ کا ذکر
دلمین جاری ہووے اور حضوری اور آگاہی اور نورانیت اور جمعیت ظاہر ہو جاوے
اور نفس فانی ہو۔ اور ذکر در ذکر فنا ہووے اور باقی لطیفون مین کہ روح طائر پوشیدہ ہے
اور پوشیدہ ذکر کو جاری کرے جو طالب صادق چندے ہمیشگی ساتھ ذکر قلبی کے کرے اعضا
اور رگین اور بال بدن کے ذاکر ہووین۔ اور بباعث کثرت ذکر کے کوئی آواز نہ سنے اگر
سُنے تو آواز ذکر کی آوے اور ذکر سلطانی اسی کو کہتے ہین۔ چنانچہ یہ آیت شریف ناطق
ہے اسپر وَاذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ترجمہ ذکر کرو تم کثیر اسوقت ذاکر ساتھ ذکر کثیر کے
مستحق ہووے اور حضرت خواجہ سردار خواجگان خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ
سے کسی نے پوچھا کہ تعلیم ذکر کیا ہے تمہارا آپ نے فرمایا کہ سچ سچ اپنے دلمین کہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور مرید اپنے دل کو حاضر کرے اور مقابلہ دل
شیخ کے رکھے اور آنکھین بند کرے اور منھ استوار رکھے اور زبان کو ساتھ تالو کے
لگاوے اور لب کو ساتھ لب کے اور دانتون کو ساتھ دانتون کے رکھے اور حبس دم
کرے اور تعلیم توجہ تک ذکر شروع کرے۔ اور اوپر موافقت شیخ کے اور ساتھ دل کے
کہے نہ ساتھ زبان کے اور حبس دم مین صبر کرے اور ایک سانس مین تین بار
کہے کہ اثر حلاوت ذکر کا دل تک پہونچے اور دل کو تمام اندیشون سے بیزار کرے
یعنی سوائے خدا کے کوئی خیال دلمین نہ آوے اور توجہ طرف گوشت کے ٹکڑے کے
کہ وہ قلب صورت صنوبری ہے اس طور سے کرے کہ کلمۂ لَا کو طرف بلندی کے کھینچے
اور اِلٰہ کو طرف ہاتھ سیدھے کے حرکت دیوے اور اِلَّا اللّٰہ کو اوپر دل صنوبری کے مارے

اور یہ دل مین خیال کرے کہ اے خدا مقصود میرا توہی ہے اور رضا تیری ہی
چاہتا ہون اور ہیچ کسی کام کے ذکر سے باز نرہے تاکہ بسبب کثرت ذکر کے توحید
دل مین قرار پاوے جاننا چاہیے کہ نور لطیفۂ قلب کا زرد ہے اور نور لطیفہ روح کا سُرخ ہے
اور نور لطیفۂ سر کا سفید ہے۔ اور نور لطیفۂ خفی کا سیاہ ہے۔ اور نور لطیفہ اخفیٰ کا سبز ہے
اور نور لطیفۂ نفس کا بعد تزکیہ کے یعنی بعد پاک ہونے کے نور بے کیف ہووے اور طریقہ اس
راہ کا وہ ہے کہ دامن مرشد کامل کا ہیچ ہاتھ کے لاوے تو۔ تاکہ سُرمۂ معرفت اُسکے سے آنکھین
ظاہر و باطن روشن ہووین اور جو کچھ کہ وجود تیرے مین مخفی ہے وہ تجھپر ظاہر ہو۔ ے

سرمہ گر نہ جانے پیر کے قدمونکی خاک	تا قیامت ہو نہ تیرا جسم پاک

فضیلت فقر و ثواب ذکر

مروی ہے کہ جو آدمی کسی فقیر کو ایک لقمہ دیوے درمیان ہاتھ اُس کے
اور فقیر کے ستر فرشتے ہوتے ہین تاکہ دست بدست فقیر کو پہونچاتے ہین
اور ستر فرشتے دعائے خیر کرتے ہین الٰہی بخشدے صاحب عطا کو اور حضرت
پیرو مرشد شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمام دریا روغن ہووے اور
تمام پہاڑ قند ہووین اور ساتون زمین آٹا اور ان سب کا حلوا بنا کر فقیرون اور مسکینون کو
دیوے تو اُس سے زیادہ نہووے کہ ایک مرتبہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ساتھ صدق دل
کے کہے ثواب بہت ہووے پس حیف ہے کہ ایسی سعادت سے محروم رہے۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ مین نے بندہ کو دو چیز کرامت کی کیون نہ خوشی کرے اور نقصان نہوا اوّل
یہ کہ تو مجھکو یاد کر مین تجھکو یاد کرون چنانچہ آیہ فَاذْکُرُوْنِیْٓ اسپر ناطق ہے شعر

اگر تو پاس رکھے پاسِ انفاس	تجھے پہونچاوے یہ بیشک خدا پاس

اور کسی وقت اِس حال سے غافل نہ رہے تو کیون کہ یہ غفلت کفر ہے پوشیدہ وجود
اہلِ دین مین۔ اور اگر طلب کرے تو ہم کو ہم تجھے ملین اور دونون جہان مین تیرا مقصود
حاصل ہووے اگر ایک قدم آئے گا میری طرف سو قدم آؤنگا مین تیری طرف تو
اگر طالب ہمارا ہے تو مت کر کچھ طلب ہمکو پاویگا ہونگی حل تیری مُرادین ساری
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس نے طلب کی کوئی چیز اور کوشش کی
پس پائی اُس نے وہ چیز قدر نعمت نفس کی غنیمت جان وقت ضائع نہ کر ثواب
ایک تسبیح کا اگر تقسیم کرے اہلِ زمین پر ہر ایک کو دس حصہ دنیا سے ثواب زیادہ پہونچے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مناجات کی موسیٰ علیہ السلام نے کہ
یارب کوئی چیز سکھلا مجھکو کہ بسبب اُس کے مین تیرا نام یاد کرون۔ حضرت
رب العزت سے خطاب ہوا کہ اے موسیٰ کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا
سب بندے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہتے ہین حکم ہوا کہ اے موسیٰ مین وہ چیز سکھاتا ہون تجھکو
کہ مخصوص گردانے تجھکو اور حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر ساتون آسمان اور زمین کو بیچ ایک
پلے ترازو کے رکھین اور دوسرے پلے مین لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ رکھین یہ پلا پہلے پلے سے
بھاری ہوگا۔ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ اے بندے تو مجھکو ایک دم یاد کر مین تجھکو دُنیا سے
بے پرواہ کرون حدیث شریف مین آیا ہے کہ اگر تمام عمر مین کوئی ایک مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ کہے آگ دوزخ کی اُسپر حرام ہووے اور فرمایا ایک دروازہ کھول کہ تمام
دروازے تجھپر کھُل جائین اور ایک شکار کے پیچھے ہولے تا کہ جملہ شکار تیرے ہاتھ آوین
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کہنے والے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا لب

ساتھ لب کے نہ پہونچے کہ ساتھ عرش کے پہونچے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ خزانہ ہے خزانہ آلہی سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح نماز پڑھوں اور بیچ مقام اپنے کے بیٹھوں میں اور ذکر خدا کروں میں نکلنے آفتاب تک دوست ہے مجھکو اُن چیزون سے جنپر نکلے سورج اور زندگی دلکی یاد خدا ہے جنکا دل توحید سے زندہ ہوا تاابد وہ زندہ پایندہ ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا یارب کیونکر جانوں میں کہ دوست تیرا کون ہے اور دشمن تیرا کون ہے فرمان ہوا کہ ذکر کرنے والا دوست ہے اور یہ بھی روایت ہے کہ تحقیق دوستی درویشون کے اخلاق پیغمبرون سے ہے اور صحبت رکھنا اُن سے اخلاق صالحین کا ہے اور دور رہنا اُن سے اخلاق منافقون کا ہے اور فرمایا حضرت نے کہ واسطے ہر چیز کے کُنجی ہے اور کنجی بہشت کی دوستی فقرا کی ہے چاہیئے کہ اُن سے ارادت اختیار کرے اور اپنے آپ کو ملازمت مردان خدا میں پہونچاوے تاکہ اثر صحبت اُنکی سے ہستی اپنی چھوڑدے۔ آیت یہ ہے۔ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ؕ ترجمہ۔ آیت شریف جسکو اُمید ہووے دیکھنے روشنی جمال رب اپنے کی پس عمل نیک یعنی کام نیک کرے۔ اور کام نیک دو قسم پر ہے۔ ایک موافق شریعت کے دوسرا موافق طریقت کے۔ موافق شریعت کے فرض اور سنت اور نماز پنجگانہ اور زکوٰۃ اور حج اور روزہ وغیرہ۔ اور فرض بیچ طریقت کے خدمت پیر کی ہے اور سنت رعایت ادب اُسکے کی ہے۔ سے

پیر کی خدمت کرو کہ پیر بنو		پیر سے ہے یہی مجھے ارشاد	

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ؎

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد	ہر کہ خود را دید او محروم شد

پس چاہیئے کہ قبل اُس سے کہ ہاتھ اجل کا بیچ دامن تیرے کے پہونچے اپنے آپ کو بیچ خدمت مرشد کامل کے پہونچا کہ صحبت اُس کی سے دل تیرا منور ہووے۔ اور آنکھین اندھی روشن ہووین اور شناختِ حق اور معرفت حاصل ہووے کہ بے صحبت پیر کے کوئی آدمی منزل مقصود کو نہین پہونچا اور نفس غدار نابکار سے امان نہ پائی یا الٰہی توفیق رفیق وے اور ساتھ پیر کامل کے پہونچا تو کہ کھوج بیچ ذات تیری کے لیجاوے اور معرفت تیری حاصل کرا ے حدیث قدسی لَا یُدْخِلُ فِیْ عِبَادِیْ اَنْ یَّدْخُلَ نَفْسَہٗ فِیْ عِبَادِیْ ترجمہ۔ نہین داخل ہوتا ہے بندون میرے مین یہ کہ نہ داخل کرے نفس اپنے کو میری عبادت مین یعنی نہین طلب کرتا ہون مین کسی کو تم مین سے مگر اُسوقت کہ خُرُوج اور دُخُول یعنی آنا سانس کا اور جانا سانس کا ساتھ یاد میری کے ہووے اور یاد بھی حضوری کے ساتھ ہو نہ غفلت کے ساتھ۔ چنانچہ حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نظر بر قدم۔ سفر در وطن۔ خلوت در انجمن ہوش در دم کا ترجمہ یون فرماتے ہین کہ سالک طریق کو راہ چلتے مین اور وقت آنے شہر و صحرا مین نظر اُسکی او پر پشت پا اُسکے رہے۔ تاکہ نظر اُسکی پراگندہ نہو۔ اور دھیان بھی اُسکا نہ بٹے اور ایسی جگہ نظر نہ پڑے جو لائق نظر ڈالنے کے نہو اور چاہیئے کہ نظر بر قدم اشارت ساتھ شریعت سیر سالک کے بیچ کاٹنے مسافات ہستی اور طے کرنے عقبات خود پرستی کے ہو۔ عقبات بمعنی راہ ہائے دشوار گذار

یعنی نظر اِسکی جس جگھہ پر پڑتی ہو فی الحال قدم اُسپر رکھے یعنی ماسوائے خدا کو دل سے دور کرے سفر در وطن وہ ہے کہ طینت بشری سے سفر کرے۔ یعنی صفات بشری سے ساتھ صفات فرشتون کے مُتّصف ہوجاوے اور صفات ذمیمہ سے ساتھ صفات حمیدہ کے انتقال کرے۔ خلوت در انجمن یعنی ظاہر مین ساتھ خلق کے اور باطن مین ساتھ خدا کے ہو رہے اور مخلوق سے دیوانہ وار ہووے۔ خلوت در انجمن وہ ہے کہ اللہ کے ذکر مین ایسا ڈوب جاوے کہ اگر اُسکو بازار مین لیجاوین تو کوئی آواز نہ سُنے غیر کی اور اگر آواز سُنے تو اُسی محبوب کی سُنے۔ ہوش در دم اُسکو کہتے ہین کہ جو نَفَس اندر سے یعنی سانس اندر سے نکلے بھید حضوری اور آگاہی کے ساتھ ہووے اور غفلت کو ساتھ اُسکے راہ نہ دے۔ اور جو طالب سچ بولتا ہے اور حلال کھاتا ہے تو اِس عمل کے ثمرہ سے زبان مین اثر پیدا ہوتا ہے اور دعا خدا کی درگاہ مین اُسکی قبول ہوتی ہے اور دل اُسکا روشن ہوتا ہے۔ اور جو جھوٹ بولتا ہے اور حرام کھاتا ہے تو نہ اُسکی دعا مین اثر ہوتا ہے اور نہ دل اُسکا روشن ہوتا ہے اور جھوٹے کی بات کا عالم مین اعتبار نہین رہتا۔ کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ ۝ جیساکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت خدا کی ہے جھوٹون پر۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلْکَاذِبُ لَا اُمَّتِیْ یعنی جھوٹا میری اُمّت نہین ہے۔

فاقہ کی فضیلت

حضرت پیر و مرشد شاہجی میان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا یہ حدیث شریف جامع ہے ہر کام کے واسطے یعنی اگر تین روٹی کی بھوک ہو تو ایک روٹی کھاوے۔ اور ایک روٹی کا حصہ پانی کے لیے چھوڑے اور ایک روٹی کا حصہ سانس کے

آنے جانے کے لیے چھوڑے تو یہ منزل مقصود کو پہونچیگا نہ بوجھ کھینچے گا۔ نہ ہلاک ہوگا۔ اور حکمت اور نور حقیقت اُسکے دلمین قرار پکڑیگا۔ جیساکہ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین۔ ~

اندرون از طعام خالی دار		تا درو نورِ معرفت بینی	

چنانچہ ایک نقل حضرت پیرو مرشد نے فرمائی کہ ایک مُرید تھے وقت کھانے کے دیکھا کہ جو لقمہ حلق کے نیچے جاتا اُسکو ایک اژدہا سانپ کھاتا ہے اُس مُرید نے یہ بات اپنے پیر سے کہی پیر نے کچھ وظیفہ دربار علایت حضوری اُسکی کے بتلایا اور تاکید فرمائی کہ جسوقت لقمہ کھاؤ بسم اللہ شریف کہکر کھاؤ اور ذکر کے ساتھ مین کھاؤ اور وضو کے ساتھ کھاؤ اور تسلی کے ساتھ کھاؤ اور سیدھے جبڑے سے کھاؤ۔ اور نوالہ تین اُنگلیون سے توڑکر کھاؤ۔ اور جب نوالہ حلق کے اندر چلا جائے تب دوسرے نوالہ کو لو۔ مرید نے ایسا ہی کیا اپنے باطن مین دیکھا کہ ایک سانپ چھوٹا سا بجائے اژدہا کے بدن سے بھاگتا ہے اور جب طعام سے فارغ ہوا اور ساتھ ذکر کے مشغول ہوا ایک شمع نور ذکر سے باطن اپنے مین روشن پایا جسوقت روشنی اور طپش اُس شمع کی سانپ نے دیکھی بدن اور رگ اور پے سے بھاگ کر باطن سے باہر ہوا غرض جہانتک ہوسکے غفلت سے نہ کھائے اور یہ بھی فرمایا حضرت شاہ جی میان نے کہ کم کھانا کُنجی آخرت کی ہے اور زیادہ کھانا کُنجی دُنیا کی ہے اور شہوت ایک آگ ہے اور لکڑیان اُسکی پیٹ بھر کر کھانا ہے یہ دونون ملکر انسان کے جسم مین آگ بھڑکتی ہے کہ بُجھانے سے ہرگز نہین بُجھتی ہے مگر پروردگار عالم کے فضل سے بُجھتی ہے پیٹ بھر کے کھانیوالا گناہ سے نہین بچ سکتا ہے۔ اگر ظاہر مین اپنے آپ کو گناہ سے بچایا تو آنکھون کے گناہ سے نہین بچ سکتا ہے اور اگر آنکھون کے

گناہ سے بھی اپنے آپ کو بچایا تو دل کے گناہون سے نہین بچ سکتا ہے کیونکہ
دل مین وسواس خیالات فاسدہ پیدا ہوتے ہین اور وہ اس کے قبضہ
مین نہین ہین اور کم کھانے والے کے دل مین حکمت اور عبادت حضوری
اور ولایت عنایت ہوتی ہے۔ اور نفس اُسکا مردہ ہوتا ہے اور دل اُسکا زندہ
رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت کا چراغ اسکے دل مین روشن ہوجاتا ہے۔

بیان آیۂ فَاذْکُرُوْنِیْ اور بیان چودہ خانوادون کا خصوصًا مجددیہ نقشبند

سلسلہ کا و شجرۂ شریف مع تاریخ وفات حضرات و نیز تمام مقامات مزارات متبرکہ
بزرگان سلسلہ آیۂ شریف فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ پس ذکر کرو تم میرا ذکر کرونگا مین
تمہارا تم آؤ طرف میرے مین آؤن طرف تمہارے تم آؤ طرف میری بالشت بھر مین
آؤن طرف تمہارے گز بھر۔ اور اس کلام سے مشرف کیا اپنے دوستون کو اور مشغول
کیا ساتھ اپنے کے ماسواسے خصوصًا حضرت قطب الاقطاب غوث الثقلین محی الدین
محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طے کرتا راہ سلوک کا اور زندہ کرنا
رسومون دینی اور ایجاد شواہد یقینی کا ساتھ نہایت کے پہونچایا پس زندہ کرنے والے
دین کے ہوئے۔ اور راہِ اصول مین فنا سے بیچ قید عبودیت کے عبدالقادر ہوئے اور
خواجہ زمین اور آسمان بلند مرتبے کے دور بین صاحب دولت و دین ہوئے۔ اور حضرت
سردار خواجگان خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کہ بسبب انفاس بزرگ
اور برکت نظر اور بیان روشن توجہ شریف انکی سے دلون مین نقش حق بنتا تھا
نقشبند ہوئے۔ اور خانوادہ نقشبندیہ اور یہ خاندان حضرت محمد قاسم بن حضرت محمد
بن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاری ہوا ہے اور اس خاندان

مین تین گروہ ہین نقشبندیہ حضرت پیر پیران خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ سے ہے
اور مجدّدیہ حضرت امام ربانی مجدّد الفِ ثانی بدرالدین شیخ احمد فاروقی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے ہے۔ ابوالعلائی حضرت سید میر ابوالعلا اکبرآبادیؒ سے اور خاندان مجدّدیہ
مین کل خاندان شامل ہین پس جو لوگ کہ داخل بیعت خاندان مجددیہ ہین وہ قادری
مجدّدی نقشبندی مجدّدی چشتی مجدّدی سُہروردی مجدّدی ہین۔ مگر بیعت مین
جب تصریح کسی خاندان کی ہوگی مثلاً قادری مجدّدی یا نقشبندی مجدّدی
تو انکا شمار اُسی خاندان مین ہوگا۔ لیکن بوجہ مجدّدی ہونے کے اُنکو کل خاندانون کا
فیض حاصل رہیگا۔ اور چودہ خانوادون کی تفصیل یہ ہے۔ حضرت خواجہ حسن
بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سلسلے چلے ایک حضرت عبدالواحد بن زیدؓ دوسرے
حضرت حبیب عجمیؓ۔ حضرت عبدالواحدؓ۔ بن زیدؓ سے پانچ خانوادہ ہوئے۔ نام
اُنکے یہ ہین۔ زیدیؔ۔ عیاضیؔ۔ ادہمیؔ۔ ہبیریؔ۔ چشتیؔ۔ اور نو خانوادے حضرت
حبیب عجمی سے حبیبیؔ۔ طیفوریؔ۔ کرخیؔ سقطیؔ۔ جنیدیؔ۔ گازرونیؔ۔ طوسیؔ۔ فردوسیؔ۔
سُہروردیؔ۔ اور جاننا چاہیئے کہ نسبت خرقہ درویشی کا صرف دو گروہ ہین۔
ایک تارک الدنیا دوسرا گروہ مشتاق مولا۔ اور عادت مشائخون کی اس طور پر جاری ہی

ف۱ خانوادہ زیدی حضرت عبدالواحد بن زیدؓ۔ سے ملتا ہے ف۲ عیاضی حضرت فضیل عیاضؓ سے ملتا ہے ف۳
ادہمی حضرت سلطان ابراہیم ادہم سے ملتا ہے ف۴ ہبیری حضرت خواجہ امین الدین ہبیری بصری سے ملتا ہے ۱۲
ف۵ چشتی حضرت خواجہ ابواسحاق شامی چشتیؓ سے ملتا ہے۔ ف۶ حبیبی حضرت خواجہ حبیب عجمیؓ سے ملتا ہے۔ ف۷
طیفوری حضرت خواجہ طیفور بایزید بسطامیؓ سے ف۸ کرخی آنحضرت خواجہ سید الدین معروف کرخیؓ سے ملتا ہے ۱۲ ف۹ سقطی حضرت
خواجہ ابوالحسن سری سقطیؓ سے ملتا ہے۔ ف۱۰ جنیدی حضرت ابوالقاسم جنید بغدادیؓ سے ملتا ہے۔ ف۱۱ گازرونی حضرت
خواجہ ابوالقاسم گازرونی سے ملتا ہے ۱۲۔ ف۱۲ طوسی حضرت خواجہ ابوالفرح طوسیؓ سے ملتا ہے ف۱۳ فردوسی حضرت
خواجہ نجم الدین کبری فردوسی سے ملتا ہے ۱۲ ف۱۴ سہروردیہ حضرت شیخ شہاب الدین سُہروردیؓ سے ملتا ہے۔

کہ اول خدمت خلق کراتے ہین۔ دوم خدمت حق سوم نگہبانی دل۔ اور مرید جب ان تین امور مین کامل ہو جاتا ہے تو لائق طریقت کے سمجھا جاتا ہے اور خرقہ پہننا اُسکو درست ہوتا ہے اور خرقہ کی اصل عبائے سیاہ ہے جوکہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عنایت فرمایا تھا۔ اور یہی خرقہ سلسلہ بسلسلہ بزرگان دین سے یکے بعد دیگرے چلا آتا ہے

تاریخوار شجرۂ عالیہ قادریہ مجددیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد پڑھ اے دل بذاتِ کبریا ‖ جس نے اپنا جلوہ تجھمین بھر دیا
پیر احمد شیر پر قربان ہو ‖ جن کے باعث قربتِ رحمان ہو

تاریخ وفات ۵۔ ذی الحجہ روز یکشنبہ سنہ ۱۳۲۴ہجری مزار شریف پیلی بھیت

شاہ احمد علی شاہ پہ ہو جی سے فدا ‖ جن کے ملنے سے ملے ہیگا خدا

تاریخ وفات ۱۳ ر محرم روز چہارشنبہ سنہ ۱۲۶۶ھ مقام مزار شریف موضع بھٹورہ

شاہ درگاہی کے واری جائیے ‖ جنکی صورت مین خدا کو پائیے

تاریخ وفات ۱۴ ر جمادی الآخر سنہ ۱۲۲۶ہجری مزار شریف رام پور

شہ جمال اللہ کے چرنون لاگئے ‖ درد کا رتبہ انھین سے مانگیے

تاریخ وفات ۳ ر ماہ صفر سنہ ۱۲۰۹ہجری مزار شریف رامپور

جو کیا چاہے تو اب حق سے لگن ‖ پیر قطب الدین جپا کر رات دن

تاریخ وفات ۱۰ ر ماہ رجب سنہ ۱۱۶۸ہجری مزار شریف مدینہ منورہ جنت البقیع

پیرِ کامل جسکے ہون خواجہ زُبیر ۔۔۔ اُس کے دلمین کب ہے پھر فکر غیر

تاریخ وفات ۴، ماہ ذیقعدہ روز چہار شنبہ ۱۱۵۲ھ مزار شریف سرہند

عشق مین ہووے جوکوئی دردمند ۔۔۔ اُس کی دارو ہین محمدؒ نقشبند

تاریخ وفات ۲۹- ماہ محرم ۱۱۱۴ ہجری مزار شریف سرہند

ہو تصدق خواجہ معصوم کے ۔۔۔ دو جہان کے بادشاہ مخدوم کے

تاریخ وفات ۹، ماہ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ مزار شریف سرہند

شیخ احمد جی کو دلمین یاد کر ۔۔۔ ہین مجددؒ الف ثانی دادگر

تاریخ وفات ۲۸، ماہ صفر روز شنبہ ۱۰۳۴ھ مزار شریف سرہند

شاہ سکندر جی کا دامن گیر ہو ۔۔۔ دن قیامت کے سے مت دلگیر ہو

تاریخ وفات ۲۷، ماہ رجب روز یکشنبہ ۱۰۲۳ھ مزار شریف در صحرائے ملتان

اور کمالِ کیتھلی سے دھیان رکھ ۔۔۔ پیشوا اپنے کو تو پہچان رکھ

تاریخ وفات ۱۹، ماہ جمادی الآخر روز سہ شنبہ ۱۰۲۳ھ مزار شریف بقصبہ کیتھل ضلع ملتان

فضل گر تجھپر کرین حضرت فُضیل ۔۔۔ دور ہو دل سے ترے سب گرد و میل

تاریخ وفات ۱۷، ماہ محرم روز شنبہ ۹۹۹ھ مزار شریف حیدرآباد سندھ

دمبدم حضرت گدا کا نام لے ۔۔۔ ایک گھڑی اُن بِن تو مت آرام لے

تاریخ وفات ۱۲، ربیع الآخر ۹۸۷ھ روز یکشنبہ مزار شریف خیر بلائے اوسط

شاہ شمس الدین کا تو پامال ہو ۔۔۔ اور اُنھین کی یاد مین خوشحال ہو

تاریخ وفات ۶، ماہ صفر روز شنبہ ۹۹۴ھ مزار شریف طبرستان

بُوالفضل کے لاڈلے اور کامِ دل ۔۔۔ ہین گدا رحمان مرے آرامِ دلؒ

تاریخ وفات ۱۴ ر جمادی الاول سنہ ۹۰۳ھ روز پنجشنبہ مزار شریف کشمیر مین قریب مسجد سُرخ

شاہ شمس الدین صحرائی کا نام ۔ دل مین اپنے تو لیا کر صبح و شام

تاریخ وفات ۱۵ ر ربیع الآخر روز سہ شنبہ سنہ ۸۹۹ھ مزار شریف در صحرائے سمرقند

یاد کر ہر وقت یا سید عُقیل ۔ دوستی اُنکی کا گر رکھتا ہے میل

تاریخ وفات ۱۶ ر ماہ رمضان روز پنجشنبہ سنہ ۸۴۲ھ مزار شریف کوکان قریب سرحد بخارا

سیدِ کامل بہاؤ الدین کہو ۔ نام کو اُن کے سدا لیتے رہو

تاریخ وفات ۱۸ ر ماہ رمضان روز جمعہ سنہ ۸۰۲ھ مزار شریف بمبئی قلعہ

پیر کامل ہین میان عبدالوہاب ۔ اُن سے ایدل تو سدا رہ فیضیاب

تاریخ وفات ۱۸ ر شعبان روز پنجشنبہ سنہ ۷۹۹ھ مزار شریف ینبوع براہ مدینہ منورہ

پیر شرف الدین کے چر نُور رہ پڑا ۔ اُن سے ہر دم مانگ اپنا مُدعا

تاریخ وفات ۱۶ ر شعبان روز شنبہ سنہ ۷۱۱ھ مزار مبارک بغداد شریف

اور میان رزاق کے قربان ہو ۔ اُن سے حاضر با دل و با جان ہو

تاریخ وفات ۶ ر شوال روز شنبہ سنہ ۶۰۳ھ مزار مبارک بغداد شریف

یاد حق مین رہ سدا محبوب کے ۔ حق کے دلبر لاڈلے مطلوب کے

جس نے ڈوبی ناؤ کو پیدا کیا ۔ چُور کو ابدال دم مین کر دیا

غوث الاعظم کا لیا ہے جس نے نام ۔ آگ دوزخ کی ہوئی اُسپر حرام

تاریخ وفات ۱۱ ر ربیع الثانی سنہ ۵۶۱ھ مزار مبارک بغداد شریف

اور ابو صالح کی کر تارہ ثنا ۔ غوث الاعظم کے وہی ہین پیشوا

تاریخ وفات ۱۳ ر ذیقعدہ سنہ ۴۷۹ہجری مزار مبارک بغداد شریف

شاہ عبد اللہ جیلی کو پکار	مرشد اپنے کو سدا رکھ یادگار
تاریخ وفات ۱۲ ربیع الاول سنہ ۴۷۳ھ مزار بغداد شریف	
یاد رکھ ہر وقت یحییٰ شاہ کو	اُن سے پھر حضرت محمد شاہ کو
تاریخ وفات ۱۱ رمضان سنہ ۳۸۴ھ مزار بغداد شریف	تاریخ وفات ۱۰ ربیع الاول سنہ ۲۱۵ھ مزار مدینہ منورہ جنت البقیع
اور میان داؤد کے گُن گائیے	شاہ موسیٰ کے تصدق جائیے
تاریخ وفات ۹ شعبان سنہ ۲۱۲ھ مزار شریف مکہ معظمہ	تاریخ وفات ۸ ربیع الاول سنہ ۲۱۳ھ مزار بغداد شریف
شاہ عبد اللہ ہین مورث باصفا	شاہ موسیٰ ہین جو اُن کے پیشوا
تاریخ وفات ۵ رمضان سنہ ۱۴۷ھ مزار مبارک مدینہ طیبہ	تاریخ وفات ۲۶ ربیع الآخر سنہ ۲۰۲ھ مزار بغداد شریف
شاہ عبد اللہ محض کو یاد کر	پھر حسن جانی مثنّٰے داد گر
	تاریخ وفات ۱۴ رجب سنہ ۹۳ھ مزار پاک مدینہ طیبہ
آگے اب رُو رُو کے جی قربان کر تب شہیدِ کبریا کا لے تو نام	دل کے دینے مین نہ کچھ سامان کر یعنی یا حضرت حسن شاہِ امام
تاریخ وفات ۲۸ ماہ صفر سنہ ۵۰ھ مزار پاک مدینہ طیبہ جنت البقیع	
والد اُن کے ہین علی مرتضیٰ	والدہ اُن کی ہین بی بی فاطمہؓ
تاریخ وفات ۲۱ رمضان سنہ ۴۰ھ مزار پاک نجف اشرف	تاریخ وفات ۳ رمضان یوم دوشنبہ سنہ ۱۱ھ مزار پاک مدینہ منورہ
پھر رسول اللہ کہکر بالیقین	جن پہ عاشق ہیگا رب العلمین
تاریخ وفات ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ مزار مقدس بمدینہ طیبہ	
جنکی خاطر آفرینش کو کیا یا رسول اللہ خدا کے واسطے	ورنہ سب معدوم تھا اور کچھ نہ تھا چار یارِ باصفا کے واسطے

واسطے خاتون کے یا مصطفیٰ	واسطے حضرت حسین کربلا
	تاریخ وفات ۱۰ محرم سنہ ۶۱ھ روز جمعہ مزار پاک کربلا معلی
چاردہ معصوم کا صدقہ رسول	تم مری دعوات کو کیجو قبول
تم مجھے دیدار اپنا دیجیو	دن قیامت کے شفاعت کیجیو
گرچہ مین عاصی بہت ہون روسیاہ	آخرش امت مین ہون اے پیشوا
پیروی مرشد کی کر مجھکو نصیب	کر محبت عشق مین اُن کے قریب
در پڑے کی دستگیری کیجیو	دو جہان مین آبرو رکھ لیجیو

بِحَقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ
بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؕ

اور جناب ننھے میان صاحب قبلہ حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے نہایت برگزیدہ اور ناز پروردہ اور خاص الخاص ہین اور ہر وقت حضرت پیرومرشدؒ کے پاس رہنے والے ہین۔ چنانچہ مولنا روم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین ؎

یک زمانے صحبتِ با اولیا	بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
ناز پروردہ ہین یہ حضرت محمد شیر کے	ناز برداری ہے انکی باعثِ امن و امان
قبلۂ اہلِ عقیدت دستگیر بیکسان	جانشین شاہ احمد شیر ہین ننھے میان

بیان حال وصال شریف حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ننھے میان صاحب قبلہ جو کہ سجادہ نشین ہین حضرت پیر و مرشدؒ کے اُن کی

دختر نیک اختر یعنی بسم اللہ بیگم جو کہ حضرت پیر و مرشدؒ کی متبنّٰی ہین اور اُنکو بہت ناز و نعمت سے آپنے پرورش کیا اور یہ ہر وقت خدمت اقدس مین رہتی تھین اور اندر زنانہ مکان مین مہمانداری کا جو انتظام تھا سب اُن کے ہاتھ مین تھا۔ اور وقت وصال کے بھی یہ موجود تھین اور بیان کرتی ہین کہ جس روز وصال ہونے کو تھا صبح کے آٹھ بجے سُورج گرہن ہوا عورتون نے جاکر حضرت پیر و مرشدؒ سے کہا کہ میان سورج گرہن ہوا ہے آپ نے فرمایا کہ کوئی قطب ہے کہ آج دُنیا سے سفر کرتا ہے اور وقت مغرب کے آپ نے نماز کی نیّت باندھنے کا ارادہ کیا اور فرمایا کہ خانۂ کعبہ کے اندر تو بیٹھا ہون نیت کس کی کرون۔ اور اُس وقت حالت استغراق کی بہت بڑھ گئی تھی کہ اگر کوئی آپ کو پکارتا اور آپ جواب دیتے تو یہ معلوم دیتا کہ آپ بڑی دُور پہاڑ کی چوٹی پر ہین یا کنوئین کے اندر ہین۔ غرض یہ بیان کرتی ہین کہ نو بجے رات کے تو سب لوگ سونے مین مشغول ہوئے مجھے آپ نے بُلایا اور فرمایا کہ مین وضو کرونگا۔ مین نے پانی دیا آپ نے وضو کیا اور بعد وضو کے آپ اپنے کھٹولے پر لیٹ گئے آپ کے لیٹتے ہی مین نے دیکھا کہ ایک روشنی مکان مین پیدا ہوئی اور اسقدر تھی گویا آفتاب نکل آیا اور خوشبو اسقدر مہک رہی تھی کہ مین نے ایسی خوشبو کبھی عطر کی نہین سونگھی اور چار آدمی پائنتی کی طرف سر جھکائے اور ہاتھ باندھے کھڑے تھے اور بڑے قدآور اُن کو دیکھکر مجھکو خوف معلوم ہوا حضرت پیر و مرشد رحؒ نے فرمایا کہ مین تم سب کو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے سپرد کرتا ہون اور مجھکو مائی صاحبہ کے پہلو مین یعنی والدہ صاحبہ کے مزار کے برابر لٹال دینا۔ اور یہ کہکر ایک ڈکار لی بس اُس کے ساتھ ہی وہ روشنی اور وہ خوشبو اور وہ سب آدمی غائب ہوگئے۔ اب جو مین نے سینۂ مبارک پر ہاتھ رکھا

تو سینہ بہت گرم تھا اور جو مُونھ مبارک پر ہاتھ رکھا تو سانس نہین آتی تھی تو مین اپنے دل مین سمجھی کہ آپ نے دم روک لیا ہے جب زیادہ دیر گزری تو مین نے آپ کو ہلایا اور آواز دی تو آپ کے دل سے آواز آئی کہ مت ہلاؤ تو مین سمجھی کہ آپ کی روح مبارک پرواز کر گئی اُسی وقت میرے والد ماجد جناب ننھے میان صاحب قبلہ نے چند آدمی جو آپس کے تھے بُلوا کر اور کھٹولا جسپر آپ کا جنازۂ مبارک رکھا تھا اُس کو اُٹھا کر دالان مین رکھوا دیا اور بریلی اور رامپور کو تار دیا گیا۔ اور جنازے مبارک کے پاس رات بھر تلاوتِ قرآن ہوتی رہی اور لوگون کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام مکان مین بزرگانِ دین بھرے ہوئے ہین۔ غرض بعد نمازِ فجر کے آپ کو غسل دیا گیا سہرہ

سجایا جب مرے مرشد نے اِلّا اللہ کا سہرا
تو گایا بزمِ وحدت نے رسول اللہ کا سہرا

چمن یارب بنا رہے گلزار سہرے پیرِ مرشد کا
کہ بخشا مجکو بھی عشق رسول اللہ کا سہرا

بہارِ باغِ عالم مین محمد شبیر مرشد نے
چنا گلہائے وحدت سے بقا باللہ کا سہرا

کسی کو جب کیا کرتے تھے بیعت مرشدِ کامل
تو رُخ پر ڈالدیتے تھے فنا فی اللہ کا سہرا

پلاتے جب وہ بزمِ معرفت مین ساغرِ عرفان
تو بیخود ہوکے سب گاتے فنا فی اللہ کا سہرا

صفت محبوبِ سبحانی کی جب محفل مین کرتے تھے
تو ہر جانب سے پڑھتا تھا سبحان اللہ کا سہرا

پروکر سانس کے ڈورے مین خود گلہائے اللہ ھُو
وہ سر پر باندھتے شیدا کے بسم اللہ کا سہرا

کبھی عرشِ معلّٰی پر کبھی عُشّاق کے دل مین
کبھی ہے جلوۂ محبوب بیت اللہ کا سہرا

نہ کیون قربت کی لذت عاشقانِ دید کو ملتی
بہارِ نَحنُ اَقرَب ہے کلام اللہ کا سہرا

کبھی ہے نورِ کعبہ کا کبھی طیبہ کا جلوہ ہے
کبھی ہے طورِ سینا مین کلیم اللہ کا سہرا

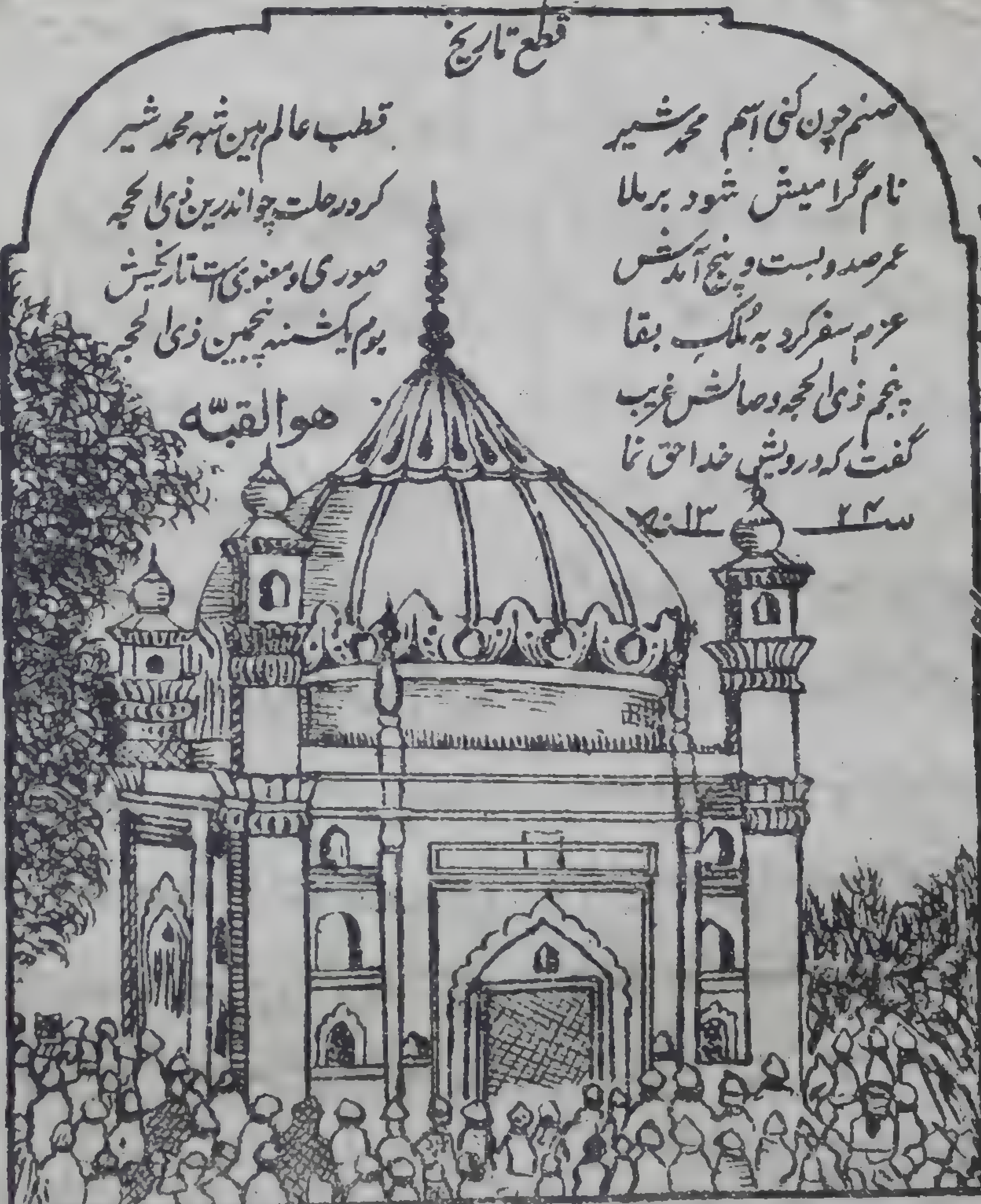
خدا رحمت کرے ان عاشقانِ پاک طینت پر
کہ مر مٹ کر سجایا ہے فنا فی اللہ کا سہرا
خدا آباد رکھے ساقیانِ بزمِ الفت کو
کہ بخشا دارِ فانی ہین بقا باللہ کا سہرا
بند ھایا ہے ہمین حاجی محمد شیر مرشد نے
خدا کی حمد کا نعتِ رسول اللہ کا سہرا
نہا دھو کر میان بجز فنا ہین جب بنے دولہ
تو آیا باغ جانان سے بقا باللہ کا سہرا
لکھا ہے نجم عاصی نے تمنائے شفاعت ہین
محمد شیر روشن دل ولی اللہ کا سہرا

اور جنازہ مبارک اُٹھا کر لے گئے اور حضرت نعمت شاہ میان رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے قریب رکھکر نماز جنازہ کی پڑھی گئی اور جنازے کی نماز مولانا سلامت اللہ صاحب رامپوری نے پڑھائی اور غسل بھی آپ ہی نے دلوایا تھا۔ اور بھائی خیر علیخان مولود خوان بیان کرتے ہین کہ مولانا صاحب قسم کھاکر کہتے تھے کہ جب مین نماز پڑھانے کو حضرت شاہ جی میان رح کے جنازے کی کھڑا ہوا تو مین نے کھلی آنکھون سے دیکھا کہ حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ میرے سیدھے ہاتھ کو کھڑے ہین مین نے ادب کے لحاظ سے مصلّے سے ہٹنا چاہا حضرت شاہ جی میان رح نے فرمایا کہ مولوی صاحب تم اپنا کام کرو۔ اور جنازے مین مخلوق بے شمار تھی۔ غرض بعد نماز جنازے کو حضرت نعمت شاہ میان رح کے مزار شریف سے واپس مکان پر لائے اور چبوترہ جو مکان کے سامنے ہے اُسپر جنازہ رکھا گیا اور چہرے مبارک سے کفن ہٹا دیا گیا اور مخلوق زیارت سے مشرف ہوتی جاتی تھی غرض یہ کہ ہزارہا مخلوق زیارت سے مشرف ہوئی۔ اور قریب نماز ظہر تک چبوترہ پر جنازہ رکھا رہا اور پھر وہان سے اُٹھا کر مزار شریف پر لے گئے غرض بعد نماز عصر کے تختے لگا دئے گئے اور یہ دن اتوار کا تھا اور پانچ ماہ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ کی تھی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ مَعْلُوْمٍ لَّکَ رَبِّ اَرِنِیْ جَمَالَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ

ھو الحی لا یموت



کیا کیا ہوں تمھارے وصف بیان یا شاہ محمد شیر میاں
تم سالک راہِ امن و امان تم عارف رازِ کون و مکان
پوشیدہ نہیں ہے رازِ خدا سب رازِ جہان تم پہ ہے کھُلا
مرے غنچۂ دل کے نسیم ہو تم مرے جملہ مرض کے حکیم ہو تم
جو کھٹ پہ تمھاری آن پڑا تم میری خبر لو بہر خدا

کیا سوجھ ہے مرا کیا میری زبان یا شاہ محمد شیر میاں
تم ہادیٔ دین تم شاہِ جہان یا شاہ محمد شیر میاں
جو کچھ ہے نہاں تم پر ہے عیان یا شاہ محمد شیر میاں
مری تم جو نہ لو تو لے کون خبر یا شاہ محمد شیر میاں
اب چھوڑ کے در میں جاؤں کہاں یا شاہ محمد شیر میاں

غزل در بیان خلفائے پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ مصنفہٗ میاں دلاور حسین خاں صاحب نے بیندار موضع اٹنگا چاند پور مرید حضرت پیر مرشد

شاہِ گردوں جناب احمد شیر — روکشِ آفتاب احمد شیر
علمِ توحید میں یگانۂ خلق — فقر میں لاجواب احمد شیر
شانِ مولا علیؑ شیرِ خدا — شیرِ احمد خطاب احمد شیر
قلزمِ فیض شاہِ جیلاں سے — دائماً فیض یاب احمد شیر
آئینہ جلوۂ مجددؒ کا — عارضِ ماہتاب احمد شیر
محتشم محترم جمیل و جلیل — مقتدر مستطاب احمد شیر
صاحب الجود و العطا و الفضل — دالجمیع الخطاب احمد شیر
خلفا آپ کے بفضلِ خدا — سب کے سب انتخاب احمد شیر
شاہ ننھےؒ میاں بفیضِ عمیم — جانشینِ جناب احمد شیر
شاہ انورؒ علی بشکل و شبیہ — یادگارِ جناب احمد شیر
شہ محمدؒ بشیر صاحبدل — محوِ عشقِ جناب احمد شیر
شاہ عبدؒ المجید اندوری — مستِ جامِ شراب احمد شیر
شاہ یحییٰؒ جناب ناظر جی — غرق عشقِ جناب احمد شیر
شاہ عبدؒ البصیر باتوقیر — بحرِ فیضِ جناب احمد شیر
ہے دعا حشر تک رہے یارب — دورِ جامِ شراب احمد شیر
چشمِ مخمور پر فدائی ہے — ہوش رندِ خراب احمد شیر

قبلۂ دل ہے قبۂ مرقد
آنکھ ہے دید کی تمنائی
شکل زیبا دکھائیے کہ نہیں
کیجئے حال زار پر ہٰلہ
ہے دلا ور غریق لجۂ غم

کعبۂ جان جناب احمد شیر
دل ہے پُر اضطراب احمد شیر
صبر کی دلکو تاب احمد شیر
بچشم رحمت شتاب احمد شیر
مدد دے یا جناب احمد شیر

شجرۂ طیبہ قادریّہ مجدّدیّہ

مظہرِ نورِ خدا حضرت محمد شہ بشیر
مرشد شاہ احمد علی شاہ درگاہی میاں
شاہ محمد نقشبند و خواجۂ معصوم جی
شاہ کمال کیتھلی حضرت فضیل و حضرت گدا
شاہ شمس الدین صحرائی عُقیل پیشوا
پیر شرف الدین میاں رزّاق جی روشن ضمیر
رہبرِ منزل ابو صالح امام اولیا
حضرتِ یحییٰ محمد شاہ میاں داؤد جی
شاہ موسیٰ شاہ عبداللہ محض اہل نظر
پیشوائے اولیا حضرت حسن شاہِ زمن
رہنمائے دو جہان حضرت محمد مصطفیٰ
رحمت اللہ کی نازل ہو انپر دائما

ظلِ حق وحدت نما حاجی محمد شیر پیر
شاہ جمال اللہ قطب الدین پیر خواجگان
شیخ احمد جی مجدّد شاہ سکندر جی ولی
شاہ شمس الدین ابو الفضل رحمٰن اولیا
شاہ بہاؤ الدین میاں عبدالوہاب مقتدا
فخرِ عالم نورِ آدم غوث اعظم دستگیر
شاہ عبداللہ جیلانی امامِ اتقیا
شاہ موسیٰ شاہ عبداللہ عشاقِ نبی
مرشد کامل حسن ثانی مثنّی دادگر
جو کہ اولادِ علی بی فاطمہ کے گلبدن
آل و اصحابِ نبی حضرت حسین باصفا
انکے صدقے سے ہو یہ مقبول میری فاتحہ

اے شہنشاہِ جہان اے مالکِ ہر دوسرا انبیاؤ چاردہ معصوم جملہ اولیاؤ جملہ مومنین	ہو ثواب ان سب کو جو ہے قادری سلسلہ بخش یارب ہم سب کو برائے مصطفیٰ ام

بیان اُن اوراد و وظائف کا جو اپنے خاندان مین تعلیم دئے جاتے ہین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ
یہ وظیفہ واسطے کفارہ گناہ اور برکت رزق کے پانچسو مرتبہ بعد نماز عشا یا قبل نماز فجر ہر روز پڑھا جاتا ہے اور اول آخر اسکے درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھنا چاہیے
یَا هُوَ وَیَا مَنْ هُوَ وَیَا مَنْ لَیْسَ لَهٗ اِلَّا هُوَ اَسْئَلُكَ اَنْ تَغْفِرَلِيْ وَتَرْحَمْنِيْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۵ بعد نماز عشا ایکسو گیارہ مرتبہ اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ ہر کام کے واسطے ایضاً اَللّٰهُ الْكَافِيْ وَقَصَدْتُ الْكَافِيْ وَوَجَدْتُ الْكَافِيْ وَلِكُلٍّ كَافِيْ وَكَفَانِيَ الْكَافِيْ وَنِعْمَ الْكَافِيْ وَهُوَ الْكَافِيْ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ بِحَقِّ یَا حَضْرَتْ شَیْخ عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانِيْ شَیْئًا لِلّٰهِ
اس وظیفہ کو ہفت کاف کہتے ہیں اور کافی المہمات بھی کہتے ہین یعنی کافی واسطے ہر مہم کے اور یہ وظیفہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے ورد مین تھا اسکی بڑی خیر و برکت ہے اور دُنیا کے خیالات کو کاٹنے والی چیز ہے اور جو صاحب اسکو پڑھین انکو پوری ترکیب اسکی زبانی بتلائی جائی گی - لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پانچسو مرتبہ واسطے ہر مشکل کے روزانہ پڑھلین اور اول آخر سو سو مرتبہ درود شریف - اور جو مشکل شدید ہو اسکے لئے تین ہزار ایکسو پچیس بار پڑھی جاتی ہے اور یہ ختم مجدد صاحب کا ہے

اور اسکو چالیس روز پڑھنا چاہیے یعنی ترکیب کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ
اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ہ پانچسو بار روزانہ اول آخر درود شریف سو سو مرتبہ
اور دوسری ترکیب تین ہزار ایک سو پچیس ۳۱۲۵ مرتبہ چالیس روز تک واسطے ہر مشکل شدید کے۔
یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اِرْحَمْنَا گیارہ سو گیارہ مرتبہ اول آخر سو سو بار درود شریف اور
یہ وظیفہ حضرت سید مولٰنا مرشدنا احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ورد مین تھا
واسطے ہر مشکل بعد نماز عشا کے یَا خَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ سو سو مرتبہ
اول آخر درود شریف ایک ہزار بار واسطے ہر کام کے حضرت خواجہ محمد نقشبند صاحب رحؒ کے
ورد مین تھا۔ وظیفہ منسوب بحضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ اَلْحَمْدُ شریف سات مرتبہ
آیت الکرسی سات مرتبہ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ سات مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ شریف
سات مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ سات مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ
سات مرتبہ کلمۂ تمجید سات مرتبہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ پوری سات مرتبہ درود شریف
جو صفحہ ۱۰۱ پر ہے سات مرتبہ اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ افْعَلْ لِیْ وَ بِھِمْ عَاجِلًا وَّ اٰجِلًا فِی
الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مَا اَنْتَ لَہٗ اَھْلٌ وَّ لَا تَفْعَلْ بِنَا سَوْءً لَنَا
مَا نَحْنُ لَہٗ اَھْلٌ اِنَّکَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ
سات مرتبہ اور یَا اَللّٰہُ چھ سو مرتبہ یَا اَللّٰہُ چار سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دو سو مرتبہ
اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف۔ واسطے صفائی قلب پچھلی شب یا بعد نماز صبح غزل

کھلا ہے آج میخانہ محمد شیر صاحب کا	ہر اک پھرتا ہے متوالا محمد شیر صاحب کا
یہ رتبہ اور وہ پردہ محمد شیر صاحب کا	کیا پردہ کھلا رتبہ محمد شیر صاحب کا
وہی آئینۂ دل مطلع انوار قدسی ہے	کہ جس مین جم گیا نقشہ محمد شیر صاحب کا

مئے اُلفت کے ساغر چل رہے ہین جوش مستی ہے — عجب کچھ رنگ ہے پھیلا محمد شیر صاحب کا
یدُاللہ فَوقَ اَیدِیہِم مُرید و تم سمجھ لینا — وہی ہے ہاتھ مولانا محمد شیر صاحب کا
بباطن دیکھ لے جلوہ جو کوئی صاف باطن ہو — بظاہر گو کہ ہے پردہ محمد شیر صاحب کا
فنا فی الشیخ کا مضمون کھُلا جسدم نظر آیا — جدھر دیکھا اُدھر جلوا محمد شیر صاحب کا
لبالب جام پی لُو شربت دیدار کے پیاسو — روان ہے فیض کا دریا محمد شیر صاحب کا
کہین ہے شغل اللہ ہُو کہین ہے ذکر اِلّا اللہ — جدھر دیکھو اُدھر چرچا محمد شیر صاحب کا
مجھے کیا خوف ہو نفسِ لعین کی حیلہ سازی سے — دکا ور ہون غلام ادنا محمد شیر صاحب کا

دیگر

بیخودیِ عشق مین کچھ حال دل کا اور ہے — پردہ رہنے کا نہین کچھ کھُلنے والا اور ہے
علم والون نے سمجھ مین اپنی سمجھا اور ہے — دیکھنے والون نے دیکھا کچھ تماشا اور ہے
بردگی مین اُنکی کچھ در پردہ دیکھا اور ہے — شانِ والا شانِ احمد شیر مولا اور ہے
ہو تمھین بے مثل لاثانی محمد شیر پیر — کوئی تمسا کس نے دیکھا کون ایسا اور ہے
آپ کی ذاتِ مقدس کے سوا یا مرشدی — دین و دنیا مین ہمارا کیا سہارا اور ہے
خاکِ کوئے شاہ احمد شیر ہے اِس کا علاج — بارِ سر صندل نہو اس سر مین سودا اور ہے
کیا نظر مین آئے میرے عظمتِ اہلِ دوَل — مین ترے در کا گدا ہون مجھکو دعوا اور ہے
کوئی کچھ ہو مین کسی سے کچھ غرض رکھتا نہین — میرا والی میرا آقا میرا مولا اور ہے
ابرِ رحمت تو ہے خاص و عام پر تیرا کرم — ہو چکا ہے ہو رہا ہے ہونے والا اور ہے
یا محمد شیر کہنا ٹال دیتا ہے بلا — بدیقین سُن لے یقین والون کا کہنا اور ہے
ہر بلا و رنج مین رہتے ہین بیخوف و ہراس — دل قوی ہے ناتوانون کا بھروسا اور ہے

روئے زیبا کا رہون محو تماشا وقت مرگ — جان بھی تم پر فدا ہو یہ تمنا اور ہے
حال ذوق و وجد اہل درد سے نسبت کہان — رقص بسمل اور طرز رقص شیدا اور ہے
آپ کی صورت مین پایا جلوۂ نور خدا — بات پردے کی کہون کیا اسمین پردہ اور ہے
اب دکھا دو جلوۂ رخ ضبط کا یارا نہین — پردہ رہنے دو مرے دلکا تقاضا اور ہے
آپکا بندہ رہون درکا بھکاری مین ہون — میرے دلکی آرزو اسکے سوا کیا اور ہے
پا چکا ہون کیا کہون کیا کیا مین اس سرکار سے — دیکھیئے کیا کچھ دلاور ملنے والا اور ہے

غزل دیگر دلاور

مرشد باصفا محمد شبیر — قبلۂ حق نما محمد شبیر
نور ذات خدا محمد شبیر — جلوۂ مصطفےٰ محمد شبیر
رہبر سالکان راہ خدا — ہادی و رہنما محمد شبیر
بردرس بردہ ایم حلقہ بگوش — مالک جان ما محمد شبیر
جس کا سایہ ہے سب مریدون پر — ہے وہ ظل خدا محمد شبیر
بیکسون مفلسون غریبون کا — ہے تو ہی آسرا محمد شبیر
چشم ظاہر سے ہے اگر پردہ — دل مین جلوہ دکھا محمد شبیر
حل ہو اک دم مین عقدۂ مشکل — جو کہے دل سے یا محمد شبیر
خلق پر فیض عام ہے تیرا — خلق تجھپر فدا محمد شبیر
تیرا بندہ ہون مین کہان جاؤن — چھوڑ کر در ترا محمد شبیر
ہے بہر طور برگزیدۂ حق — تیری اک اک ادا محمد شبیر
دل مضطر کو اب قرار نہین — شکل زیبا دکھا محمد شبیر

غیر سے کیا کہون کہ ہون تیرا　　تو ہی کردے بھلا محمد شیر
مرضِ قلب سے نجات ملے　　تیرے صدقے ہین یا محمد شیر
ہو عطا میرے دل کو جمعیّت　　ہین پریشان ہون یا محمد شیر
ہو ولاور پر اب نگاہِ کرم　　اے سپہرِ سخا محمد شیر

غزل نجم

تمہید ستی کا غم ہمکو نہ کچھ روزِ جزا ہوگا　　میان کے فیض کا باڑا وہان بھی بڑھ رہا ہوگا
کہا جب شاہ جی نے لاج رکھلے حشر مین مولا　　تو پھر ہونگے بری مجرم غلامونکا بھلا ہوگا
وسیلہ سے میان کے ہم گنہگارون کو محشر مین　　محمدؐ کی شفاعت اور دیدارِ خدا ہوگا
تصور مین جناب شاہ جی کے جسکو نیند آئی　　اُسے نظارۂ حسنِ رُخِ غوث الورٰی ہوگا
ہمارے شاہ جی کے آستانہ سے کوئی سائل　　کبھی خالی نہ حاجتمند بے مقصد پھرا ہوگا
جماعت ساتھ مین ہوگی قیامت کو مُریدون کی　　محمد شیر مُرشد کا وہان میلہ لگا ہوگا
کوئی خادم ادب سے دست اقدس چومتا ہوگا　　کوئی پابوس ہوگا کوئی صورت تک رہا ہوگا
کوئی تیغِ ادا سے آپکی ہوجائیگا گھائل　　کوئی مانند بسمل عشق شہ مین لوٹتا ہوگا
کسی کو قامتِ زیبا کا سایہ مل گیا ہوگا　　کسی کے ہاتھ دامن شاہ جی کا آگیا ہوگا
کوئی افسانۂ غم سامنے آکر سُنائیگا　　خجل ہوکر کوئی عصیان سے اپنی رو رہا ہوگا
حبیبِ کبریا تک شاہ جی پہونچائینگے ہمکو　　وسیلہ پھر شفاعت کا ہماری مصطفےٰ ہوگا
غلامانِ جنابِ غوثِ اعظم باغِ جنت مین　　ہر اک اک دوسرے سے شاد و خندان مل رہا ہوگا
میان روزِ قیامت یاد رکھنا نجم عاصی کو　　شفاعت کا تمھین جب مرتبہ حق نے دیا ہوگا

تمام شد

اِشتہار

الحمد للّٰہ والمنہ کہ کتاب لاجواب تحفۂ محمدؐ شیر میان مسمّٰی "بشہود و غیوب" نہایت برگزیدہ اور مقبول مشائخین اور سالکین راہِ طریقت اور حقیقت ہے پہلا نسخہ جو اِسکا چھپا تھا اُسکو اکثر جگہ سے چھاپنے والے نے غلط کر دیا تھا جو وہ غلطی مؤلف صاحب پر بھی اثر ڈالتی تھی لہذا اب مین نے نہایت صحت اور محنت سے بارشاد مؤلف صاحب چھپوایا اور نیز اوّل مین اس کتاب کے رسالۂ حقیقت قلب اور لطائف خمسہ کا زاید کیا ناظرین جو بے اشتہار لگا ہوا نسخہ دیکھین اور غلطی پائین تو غلطی مطبع کی سمجھ کر اشتہار والے نسخہ کی تلاش کرین اگر شایق ہین ورنہ خیر

المشتہر

حاجی محب علی اسٹور کیپر ساکن بانس بریلی محلہ خواجہ قطب

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب بکشف وکرامات حضرت شاہ جی میاں
صاحب رحمۃ اللہ علیہ ساکن پیلی بھیت شریف محلہ منیر خان مسمی باسم تاریخی

گوہر دریاے حقیقت

(معروف بہ)

بشہود غیوب

۱۳۳۵ سنہ ہجری

حضرت محمد شیر میاں صاحب قبلہ

حضرت مولنا حاجی شاہ محمد البشیر صاحب خلیفہ حضرت ممدوح نے

مطبع نادری بریلی میں سید انتظام علی کے اہتمام سے چھپوا کر شایع کی

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب بکشف و کرامات حضرت شاہ جی
میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ساکن پیلی بھیت شریف مسمی باسم تاریخی

تحفہ محمد شیر میاں قبلہ

معروف

بشہود غیوب

١٣٢٥ھ

حضرت مولنا حاجی شاہ محمد بشیر صاحب خلیفہ حضرت ممدوح نے

مطبع ثنائی واقع بریلی باہتمام سید انتظام علی چھپوا

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؛ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

انتخاب مثنوی

ایخدا اے قادر بیچون و چند	راز ہا کردی درون سینہ بند
سینہ را صندوقِ سرہا کردہ	در اندرون مخزون گہرہا کردہ
ربط دادی سینہ را با سینۂ	ربط این آئینہ با آئینہ
نقش این آئینہ در دیگر پدید	کردی از صنع خودی ایرب مجید
آب از جوئے بجوئے میرود	باز یکسو گشتہ تا دریا شود
رفت چون در بحرِ آب جو بہا	جملہ یک ذات و یک آب است افتا
باتو رمزے گفتم ایجان گوش کن	جملہ تن جان باش و جان را ہوش کن

شجرہ طیبہ چار پیر چودہ خانوادہ کا

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی کرم اللہ وجہ کو اور حضرت علی کرم اللہ وجہ سے حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کو پھر وہان سے دو سلسلہ شروع ہوے - ایک حضرت حبیب عجمی دوسرے حضرت

عبدالواحد بن زید۔ اور حضرت حبیب عجمی سے نو خانوادہ ہوئے۔
حبیبی ۔ طیفوری۔ کرخی ۔ سقطی ۔ جنیدی ۔ گاذرونی ۔ طوسی ۔ فردوسی ۔ سُہروردی
اول خانوحبیبی حضرت حبیب عجمی سے نسبت رکھتے ہین اور یہ لوگ پوتے
حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تھے۔ دو بھائی تھے
دونون بڑے عالم اور متقی اور صالح لوگ تھے جب حضرت خواجہ حبیب عجمی
رحمتہ اللہ علیہ کے مرید ہوئے خلوت اور گوشہ نشیبی اختیار کی دنیا سے کنارہ
پکڑا اپنے تئین حبیبی مشہور کیا۔ باپ دادے اور شہر اپنے کی نسبت کا نام ترک
کر دیا اور خدا سے مشغول ہو بیٹھے حضرت خواجہ حبیب عجمی نے دونون صاحبونکو
خلافت دی اور فرمایا کہ کوہ حرا مین پہلے جاؤ اور غار حرا مین یا کہین وہان سے
قریب مشغول ذکر ہو کر بیٹھو خلق سے ذرا لگاوٹ نہ رکھو مجرد اور منفرد ہو اور ایک
ہفتہ تک بھوکے رہکر سات روز کے بعد ایک یا دو یا تین خرما کھا لیا کیجیو
علیٰ ہذا القیاس سات روز کے بعد پھر اسے مت کھائیو سب کام فتح ہونگے۔
دونون بھائیون) ویسا ہی کیا۔ دس) برس متواتر کوہ حرا مین رہتے رہے۔
ایک ہفتہ کے بعد افطار کیا کرتے تھے۔ انداز اپنا ایسا رکھا کہ مجلسون مین
نہین آتے تھے اور مال و متاع ہرگز قبول نہین کرتے تھے تین ہفتہ یا چار پانچ
ہفتہ کے بعد میوہ جنگلی سے افطار کرتے تھے اور نیا کپڑا اگر پہونچتا تھا فقیرونکو
دیدیتے تھے اور یہ حال تھا کہ جنگل کے ہر آکر کہتے تھے کہ حلال کر کے کھالو۔
وہ صاحب التفات اور توجہہ نہ کرتے تھے۔ دوسرے خانوادہ طیفوریان کہ
اونکی حضرت سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ سے ملتی ہی
بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کا نام طیفوری ہے حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمتہ اللہ
علیہ کے خلیفہ تھے بڑے بزرگ شخص تھے ایکسو پچاس ۱۵۰ کی عمر تھی، اور حضرت خواجہ

حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کو بھی دیکھا تھا اور حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ کی بھی خدمت کی تھی اور حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت مین تعلیم پائی تھی اور حضرت طیفور رحمتہ اللہ علیہ کے چار شخص مرید ہوئے اور اپنے تئین طیفوری مشہور کیا اور خرقہ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کا پہنا۔ خرقہ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کا چار طرح پر ہے۔ ایک شکر پارہ رنگ مختلف دوسرا خرقہ ہزارمیخی تیسرا خرقہ خشت پارہ رنگ مختلف۔ چوتھا خرقہ گوڈری ریشم اور کپڑے بوسیدہ اور پرانے راہ کے پڑے ہوئے لیکر اور اونکو دھوکر گدڑی مین سی لیتے تھے۔ اور اسی پر اکتفا کرتے تھے۔ اور ہر ایک نے چارون مریدون مین سے ایک ایک خرقہ اختیار کیا اور نام اُن چارون صاحبون کے یہ ہین۔ شیخ محمود طیفوری۔ شیخ مسعود طیفوری۔ شیخ ابراہیم طیفوری۔ شیخ احمد طیفوری۔ شیخ محمود نے خرقہ ہزارمیخی اختیار کیا۔ شیخ مسعود نے خرقہ شکر پارہ اختیار کیا۔ شیخ ابراہیم نے خرقہ خشت پارہ اختیار کیا۔ اور شیخ احمد نے چوتھا خرقہ گوڈری اختیار کیا۔ تیسرے خانوادہ کرخی حضرت شیخ معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ نسبت ملتی ہے۔ حضرت معروف کرخی رح مرید ہوئے حضرت امام داود طائی کے وہ خلیفہ تھے حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمتہ اللہ علیہ کے اور کرخ ایک محلہ ہے محلون بغداد سے اور بعضے مرید حضرت خواجہ معروف کرخی کی نسبت معروف کرخی سے کرتے تھے اور نسبت باپ دادے اور شہر کے ترک کرکے مشغول حق تعالیٰ کے ہوئے اور حضرت خواجہ معروف سے خلافت پائی ترک خانمان کا کیا اور خلوت کو بہتر جانا اور ریاضت اور مجاہدہ کیا آنکھہ دل اُنکی کشادہ اور روشن تھی۔ اسواسطے عرش تحت الثریٰ تک دیکھتے تھے جس کسی نے اُنکا مرید ہونا چاہا۔ اول دل غیر سے خالی کرتے تھے بعد اُسکے مرید ہوتے تھے۔ پھر ساتھ مقصود دل اور جان کے پہونچتے تھے۔ چوتھا خانوادہ سقطی

رحمتہ اللہ علیہ سے اُنکی نسبت ملتی ہی۔ شیخ سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ کی وہ خلیفہ تھے حضرت معروف کرخی رحمتہ اللہ کے اور سقطی نین شخص تھی شہزادہ تھے حضرت شیخ سری سقطی کے مرید ہوئے اپنے تئین اپنے پیر کے نام سے نسبت کرتے تھے۔ اپنے باپ دادے کی نسبت ترک کردی اور گودڑی پہننا اختیار کیا اور صائم الدہر برابر روزہ رکھتے تھے اور کسی کی دعوت قبول نکرتے تھے چوتھے تیسرے روز اُن تینون مین سے ایک شخص باہر جاکر شام کو دس گھر مانگ لاتا تھا اُس سے افطار کرتے تھے۔ پانچوین خانودہ جنیدی حضرت شیخ جنیدی رحمتہ اللہ علیہ کے نسبت ملتی ہے دو تن تھے۔ ایک حضرت عثمان علی وقاق دوسرے حضرت شیخ محی الدین منصور یہ دونون شخص بزرگ اور بزرگوار شاگرد حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے تھے بہت بوڑہے ہوگئے تھے اور اُنکی عمر بہت بڑی ہوگئی۔ ایک ہفتہ کے بعد روزہ افطار کرتے تھے۔ ستر برس تک اول مجاہدہ اور ریاضت کرلی تب مرید حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کے ہوئے اپنے آپکو جنیدی مشہور کیا۔ اپنے باپ دادا اور شہر کی نسبت ترک کردی حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے دونون کو خلافت دی اور خرقہ پہنایا طریقہ اور اندازان دونون صاحبون کا یہ تھا کہ چالیس دن کے بعد افطار کیا کرتے تھے۔ فرشتہ آدمی کی صورت بنکر دودہ کا پیالہ لاتا تھا اور کہتا تھا کہ فرمان ہی کہ قسم ہے اپنے عزت اور بزرگی کی اے دوستو میری دوستی کی راہ سے افطار کرو۔ نہ کھانا اور نہ پہننا اور نہ سونا یہ صفت فرشتونکی ہی اگر افطار کروگے تو تمکو تسکین ہوگی یہین تمکو ایک بڑی صفت روزی کرونگا تب وہ افطار کرتے تھے اُنکا مُنہ قضا کا پرنالہ تھا۔ جو کوئی اُنکی صحبت مین بیٹھتا تھا ولی اللہ ہوجاتا تھا۔ اور وہ دونون صاحب بعد خلافت کے بارہ برس تک زندہ رہے اور اس مدت مین گھر نہین بنایا اور کھانا نہین پکاتے تھے۔ فتوحات غیبی اُنکو پہونچتے تھے۔ فقیر اور غریب بہت سے کھانا کھا جاتے تھے کوئی شخص وہان سے نا امید نہین جاتا تھا اور آواز آتی تھی کہ کھانے اور پینے کی طرف تعلق ہت

رکھو تم اپنے شغل مین رہو چھٹے جانوادہ گاذرونی خواجہ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ سے
انکی نسبت دوسرے واسطہ پر ملتی ہی۔ بنا اس فرقہ کی حضرت سلطان ابو اسحاق گاذرونی
سے ہی۔ اور وہ گاذرون کے بادشاہ تھے۔ ترک بادشاہی کا کرکے خواجہ عبد اللہ خفیف
کے مرید ہوئے۔ خواجہ عبد اللہ خفیف رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ اے ابو اسحاق تجھکو
ہمنے دین اور دنیا دونون دین جھنڈا اُٹھا اور گھڑا کر اور باجا بجا قیامت کے روز تک
ہر ایک تیرے ساتھ نسبت والے کو خدا سے ہم چاہتے ہین کہ صاحب بلاجے اور جھنڈ یگا
ہوگا مشغول اسماء اعظم اور بالسنتہ القدرہ اور دس نام اور دس حرفون کے پڑہنے
کے تھے۔ ساتوان خانوادہ طوسی انکی نسبت خواجہ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ سے
تیسرے واسطہ پر ملتی ہی۔ فردوسی اور طوسی خرقہ پہنتے تھے اور سند اور روش ان طوسیون
کی یہ ہی کہ راگ باجہ سنتے ہین اور برق اور سفید اور کرجال کہتے ہین اور جو کچھ بھلائی یا برائی
اُنپر گذرتی ہے اُسکو نعمت سمجھتے ہین اور جب ملتا ہے کھا لیتے ہین چون وچرا نہین کرتے
جو کچھ خدا کرے وہ ہی بھلا ہے حصہ مین مسلمان اور کافر اور غنی اور فقیر کو برابر حصہ دیتے ہین۔
آٹھوان خانوادہ فردوسی۔ اِنکی نسبت حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ سے
ہے۔ ابتدا فردوسیونکی سہروردی ہے اس طرح پر کہ شیخ نجم الدین اور شیخ علاؤالدین
دونون بھائی بھائی تھے مجاہدہ اور ریاضت مین کامل تھے ایک ہفتہ کے بعد افطار
کرتے تھے ہیوہ جنگل یا جو کی روٹی بے نمک کی ہوتی تھی اُسکے چار لقمے کھاتے تھے وہ اکی
کی ایسی صفت رکھتے تھے جسکی طرف آنکھ اوٹھا کر دیکھتے اُسکو خدا سے ملا دیتے تھے دونون
بزرگ حضرت خواجہ شیخ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت مین گئے
اور عرض کیا کہ ہماری عمر تمام ہو چکی مگر اپنے مقصد کو نہ پہونچے اب ہم کیا کرین۔ شیخ
ضیاء الدین نے فرمایا کہ اب مناسب ہی کہین مرید ہو جاؤ تاکہ اس کام کی برکت سے
اپنے مطلوب کو پہونچ جاؤ گے۔ دونون بزرگون نے کہا جہان کہین آپ فرماوین ہم

وہین مرید ہو جاوین۔ شیخ ضیاء الدین نے فرمایا ابتک مین کسیکا مرید نہین ہوا ہون۔ شیخ وجیہ الدین عمویہ ایک شخص ہین بڑے بزرگ ایک پلک مارنے مین مشرق سے مغرب تک سیر کرتے ہین اور عرش سے تحت الثریٰ تک انکا تصرف ہے انکی خدمت مین چلکر ہم تینون شخص مرید ہو جاوین۔ پھر تینون شخص وجیہ الدین عمویہ کی خدمت مین گئے اور مرید ہوئے شیخ وجیہ الدین رحمتہ اللہ علیہ نے بعد مرید ہونیکے شیخ ضیاء الدین سہروردی اور علاء الدین طوسی کو خلافت دی اور فرمایا کہ تم اپنے اپنے شہرون مین جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے بندون کو دعوت کرو اور ہاتھ شیخ نجم الدین کبریٰ کا پکڑ کر شیخ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی کے سپرد کر دیا اور فرمایا کہ ان کو پاس لیلو تمہارا نام ان سے تازہ اور روشن ہوگا۔ شیخ ضیاء الدین نے بعد مرید کرنے کے ساتوین دن شیخ نجم الدین کبریٰ رحمتہ اللہ علیہ کو خلافت دی اور کہا کہ تم مشائخ اکابر فردوسی کے ہو جب سے لقب فردوسی کے مشہور ہوئے اور شیخ نجم الدین کبریٰ کے مرید دو فرقہ ہوئے بعض لوگون کو فردوسی کہتے ہین اور بعض کو کبروی کہتے ہین۔ نوین خانوادہ سہروردی حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ سے نسبت ملتی ہے۔ حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کے واسطہ سے حضرت شیخ ضیاء الدین رحمتہ اللہ علیہ دوسرے درجہ پر حضرت شیخ ممشاد دینوری رحمتہ اللہ علیہ سے ملتے ہین اور شیخ ممشاد دینوری مرید اور خلیفہ خواجہ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کے سند اور طریق انکے یہ ہین کہ شیخ ضیاء الدین سہروردیؒ اول مرید ہونے سے بارہ ۱۲ برس تک سات سات روز بعد اپنی جان کو کھانا پانی دیتے تھے اور تین خرمے کھالیتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے شغل رکھتے تھے جب مرید ہوئے خلافت پائی تب چار روز کے بعد اپنی جان کو کھانا پانی دیتے تھے صرف تین خرمے کھاتے تھے تیس ۳۰ برس تک سوئے نہین تھے اور ہمیشہ قبلہ کی طرف منھ رہتا تھا کبھی قبلہ کی طرف سے منھ نہین پھیرتے تھے۔ علم ہیئت کمال کو پہونچگیا تھا عرش سے تحت الثریٰ تک انکی نظر مین تھا۔ مرید حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب

سہروردی [illegible] کہتے تھے کہ منہ ضیاؤالدین کا قضا کا پرنالہ تھا جو کچھ اونکے منہ سے نکلتا تھا وہی ہوتا [illegible] ہو کوئی خانوادہ سہروردی سے نسبت رکھتا ہے۔ اُسکی بھی ایک ستارہ [illegible] علیحدہ ہے۔

دوسرا خانوادہ

حضرت عبدالواحد بن زید جن سے دوسرا سلسلہ شروع ہوا حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید کو نسبت پہونچی۔ اونسے پانچ خانوادہ ہوئے زیدیہ۔ عیاضیہ۔ ہبیریہ۔ ادہمیہ۔ چشتیہ۔ اوّل زیدی پانچ شخص تھے۔ یہ لوگ اولاد عبداللہ [illegible] رضی [illegible] سے تھے۔ ہر ایک ان پانچون مین سے حافظ کلام اللہ کے تھے اور بڑا علم رکھتے تھے [illegible] حضرت شیخ عبدالواحد کے ہوئے اپنے باپ دادا اور شہر کی نسبت چھوڑ دی [illegible] شیخ عبدالواحد نے پانچون صاحبون کو خلافت دی۔ بسند اور طریق اونکا یہ ہے کہ کلام [illegible] کرتے ہین اور علم بہت سا حاصل کرتے ہین۔ ریاضت اور مجاہدہ اور [illegible] اختیار کرتے ہین تین یا پانچ روز کے بعد میوہ جنگلی اور جنگل کی [illegible] وقت کسی جاندار کو مارتے نہین تھے۔ مچھڑ اور [illegible] نہین مارتے تھے۔ اور سانپ بچھو کو تکلیف نہین دیتے تھے خدا [illegible] مشغول تھے شہر [illegible] آتے تھے۔ دُنیا اور اہلِ دُنیا کے پاس ہو کر نہین سکاتے تھے۔ اگر کوئی تحفہ [illegible] قبول کرتے تھے۔ اور فقیرون کو دیتے تھے۔ لباس [illegible] ٹاٹ کی [illegible] کپڑا نہین پہنتے تھے بعض درختون کے پتے لیکر گدڑی مین پیوند [illegible] لیتے تھے اور [illegible] بال تھے۔ جو کوئی اونکو جنگل سے لاکر مرید کر لیتا تو دم نہین مارتے تھے اور اوسکی خدمت بہت کرتے تھے۔ اور جو کوئی بیچ ڈالتا بکجاتے تھے۔ اور اپنے دلمین کسی کی دہشت نہین لاتے تھے یہانتک کہ جو کوئی زیدیون کے خانوادہ کے طریق مین مرید ہے وہ کبھی اپنے دل مین دہشت نہین لاتا۔ ایسی ہی

روش رکھتا ہے جیسی اونکی تھی۔ یہ لوگ مرید نہین کرتے تھے مگر اوسکو جو حافظ کلام اللہ ہوتا تھا اور بہت سا علم حاصل تھا۔ اور اپنے آپ کو صلاح و مجاہدہ و ریاضت مین ڈال دیتا تھا اور اپنے گھر لنبے اور باپ دادون اور اہل دنیا کو ترک کر دیتا تھا۔ اور روزہ طے کا اور جنگل مین رہنا اختیار کر لیتا تھا۔ مؤلف فرماتے ہین کہ اب تک اونکے مریدونمین یہی روش اور سند جاری ہی

۲ دوسرا خانوادہ عیاضی شیخ فضیل بن عیاضؒ سے اونکی نسبت ملتی ہی۔ اور خواجہ فضیل بن عیاض کو نسبت حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید سے ہے اور روش اونکی یہ ہے کہ ہمیشہ اکیلے رہتے ہین گھر اور لڑکے بالے کو ساتھ نہین رکھتے اور ہمیشہ سفر کرتے رہتے اور نئے کپڑے نہین پہنتے۔ اور راستہ مین سے کپڑے اوٹھاکر پاک کرتے اور کپڑے بنا لیتے اور سوال بھی کسی سے نہین کرتے تھے اگر بغیر مانگے کچھ ملگیا تو کھا لیتے تھے نہین تو فاقہ کرتے اور تمام رات جاگتے جب رات ہوتی تو دانستہ چلتے اور اکثر ننگے پاؤن رہتے اور تین دن کے بعد افطار کرتے مخلوق سے لگاوٹ نہین کرتے اور جو کوئی اونکی صحبت اختیار کرتا مجرد ہو جاتا اور جو کچھ اوسکی ملکیت مین ہوتا فقیرون اور مسکینون کو دیدیتا۔ اور بی بی بچون کو خدا کی سپرد کر دیتا اور خدا کی طرف منھ کر اور کل ماسوا اللہ سے دل کا خیال دور کرتا۔ تب مرید اونکا ہوتا۔ اور روش اونکی اختیار کرتا۔

۳ تیسرا خانوادہ ادہمی حضرت سلطان ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت رکھتا ہے اور حضرت سلطان ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے خرقہ اپنا چہار ترکی اختیار کیا۔ وہ خرقہ مریدونکو دیا مریدون نے جب خرقہ پہنا اپنے آپ کو ادہمی مشہور کیا۔ سند اور روش اونکی یہ تھی کہ گدڑی پہنتے اور سفر اور حضر مین ذکر جلی اپنی زبان سے کرتے کسی سے طمع نہین کرتے جو کچھ بلا مانگے مل جاتا وہ فقیرون کو دیدیتے اور فقیرون کے طفیل سے دو تین لقمہ خود بھی کھا لیتے اور ہرگز اہل دنیا سے لگاوٹ نہین کرتے جو کوئی انکا مرید ہونا چاہے تو دلکو دنیا سے پاک کرے اور نفس کو اپنا مطیع کرے بعد اوسکے اونکا مرید ہو۔ چوتھا خانوادہ ہبیریان۔ شیخ ہبیرہ بصری سے نسبت

رکھتا ہے سند اور روش اونکی یہ تھی کہ شہر اور گائونمین نہین ٹھہرتے تھے اور جنگل مین مجرد رہتے گھاس اور میوہ جنگل کا کھاتے اور رات دن باوضو رہتے نماز حضور دل سے پڑہتے۔ اور اہل دنیا کے پاس نہین بھٹکتے اور کسیکا تحفہ قبول نہین کرتے تین چار یا پانچ روز کے بعد میوہ جنگل یا کسی اور چیز یا سبزی اور نمک سے روزہ افطار کرتے تھے۔ اونکے دل مصفا اور پاک ہوگئے تھے اور دل کی آنکھین کھل گئی تھین۔ جو کوئی اونکا مرید ہوتا تھا وہ بھی یہی سند اور روش اختیار کرتا تھا۔ پانچوان خانوادہ چشتیان۔ شیخ علو دینوری قدس سرہ العزیز سے نسبت رکھتا ہے چشتیون کی بنیاد شیخ ابو اسحاق سے ہے۔ آپ آکر حضرت شیخ علو دینوری رحمتہ اللہ علیہ کے مرید ہوئے۔ حضرت علو دینوری رحمتہ اللہ علیہ نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے۔ کہا بندہ کو ابو اسحاق چشتی کہتے ہین۔ شیخ علو دینوری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم خواجہ چشت کے ہوئے۔ اور اسلام چشت کا تم سے ہے اور خلافت عطا فرماکر خرقہ پہنایا اور فرمایا کہ تم چشت کو جاؤ۔ شیخ ابو اسحاق رحمتہ اللہ علیہ اوس روز سے خواجگان چشت مشہور ہوئے اور چشت مین پانچ خواجہ مشہور ہوئے۔ اول خواجہ ابو اسحاق چشتی قدس سرہ العزیز۔ دوسرے خواجہ احمد چشتی۔ تیسرے خواجہ محمد چشتی چوتھے خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی۔ پانچوین۔ خواجہ مودود چشتی۔ یہ پانچون چشت مین رہتے تھے۔ جو کوئی اون سے مرید ہوتا تھا وہ بھی روز قیامت بہ سبب اونکے مرید ہونے کے چشتی ہوگا۔ روش اونکی یہ ہے کہ شہر اور گائونمین پھرتے ہین اور خلق اللہ کو اپنی طرف دعوت کرتے ہین۔ منہ اللہ تعالیٰ کیطرف خالص ہوکر رکھتے ہین دنیا کے گرد نہین پھرتے اور ہمیشہ مجاہدہ اور ریاضت مین رہتے ہین اور فقر و فاقہ اختیار کرتے ہین۔ فقیرون مسکینون اور غریبون کی صحبت اختیار کرتے ہین فقیرون کے ساتھ کھاتے ہین۔ اور راگ کو دوست رکھتے ہین پیرون کا عرس کرتے ہین اور فقیرونکی بڑی تعظیم کرتے ہین۔ اور تونگر کی فقیر سے زیادہ نہین کرتے ہاتھ فقیرون اور غریبون کے خود دھلاتے ہین اور کھانا اپنے ہاتھ سے آگے بڑہاتے ہین۔ ہر ایک اون خواجگان مین سے اکسیر صفت تھے جسکی طرف آنکھ اوٹھا کر دیکھتے تھے اوسکو

خدا سے ملا دیتے تھے۔ اہل دنیا سے دل اوسکا سرد ہو جاتا تھا اور وہ صاحب نعمت اور کرامت ہو جاتا تھا۔ جو کوئی چاہے کہ صحبت اونکی اختیار کرے اور مرید اونکا ہووے تو اوّل چاہیئے کہ دل کو پاک کرے باطن کو صاف کرے بعدہٗ اونکا مرید ہووے تو اونکی پاک نظر کی برکت سے وہ مثل آئینہ کے ہو جاویگا۔ اور اوسکی آنکھون کے سامنے پردہ اُٹھ جائیگا۔ اور اپنے مطلوب کو پہونچ جاوے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ آمین۔ آمین۔ آمین۔

اور جاننا چاہیئے کہ نسبت خرقہ درویشی کا صرف دو گروہ ہین۔ ایک تارک الدنیا دوسرا گروہ مشتاق مولا۔ اور عادت شائخون کی اس طور سے جاری ہے کہ اول خدمت خلق اللہ کراتے ہین۔ دوم خدمت حق۔ سوم نگہبانی دل۔ اور مرید جب ان تینون امور مین کامل ہو جاتا ہے تو لائق طریقت کے سمجھا جاتا ہے اور خرقہ پہننا اوسکو درست ہوتا ہے اور خرقہ کی اصل عبائے سیاہ ہے جو کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عنایت فرمایا تھا۔ اور یہی خرقہ سلسلہ بسلسلہ بزرگان دین سے یکے بعد دیگرے چلا آتا ہے

صُوَرِکُمْ اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ

صورتین تمہاری اور اعمال تمہارے اور لیکن دیکھتا ہے تمہارے دل اور تمہاری نیتین   حدیث شریف

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ طالب کے دل مین یہ خطرات گزرنا جو اس زہد و تقویٰ کا محل شد

تحقیق اعمال کا اعتبار نیتون کے ساتھ ہے

یا رتبہ ہونا اور اس شغل اشغال کا ثمرہ کشف اور کرامات پانا یہ خدا کے وصل کی راہ ہے یہ مطلوب کا گزرگاہ ہے۔ بیت۔

صائب گزشتیم از سر مطلب تمام شد مطلب	نقاب چہرۂ مقصود بود مطلب ہا
اگر صائب مطلب کے خیال سے گزرے مطلب ہو	مقصود کے چہرے کا پردہ مطلب تھے

حدیث نبوی اَلْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ وَالصَّلٰوۃُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ اَیْضًا لَا صَلٰوۃَ

وضوع کنجی نماز کی ہے اور نماز کنجی جنت کی نماز

اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ اَیْضًا اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ طالب خدا پانچ وقت کی نماز

بے حضور قلب کے نہین ہوتی نماز مسلمانون کی معراج ہے۔

خدا کو حاضر جانکر اوس کے حضور مین ادا کرے۔ حدیث ہوئی ہی۔ کُنْ فِی الصَّلٰوۃِ
نماز مین ہو تو
کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ اور جو قرأت پڑھے سو اوس کا
گویا کہ تو اوسکو دیکھتا پس اگر نہ دیکھیگا تو تحقیق وہ تجکو دیکھتا ہے
تصور دل مین گزرانے دیکھکر پڑھے یون پڑھنے خطرہ بند ہوجاتا ہی۔ ہر ایک نماز ادا کی ہر
ایک پل اوسکی یاد سے فراموشی نہ ئی۔ حدیث نبوی ہے۔ مِصْقَلَۃُ الْاَشْیَاءِ
صیقل کرنے کا آلہ چیزون کا
بِالْاَشْیَاءِ وَمِصْقَلَۃُ الْقَلْبِ ذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی اور رات کو عشا کی نماز کے بعد
ساتھ چیزون کے ہو۔ اور صیقل کرنے کا آلہ دل کا اللہ تعالی کا ذکر ہے۔
جب تک جاگا جاوے تب تک اوسکی یاد مین جاگے اور نیند کا ہووے تو اوسی شغل مین
سووے پھر نیند سے ہوشیار ہوئے تو تازہ وضو کرے اور محبوب سے مشغول رہے جب فجر
ہووے تو فجر کی نماز پڑھکے پھر مشغول رہے۔ چاشت تک اور بھوک لگے تو پھر اوسی یاد
اور یاد سے لاوے اور یاد سے کھاوے کھاتے پیتے یاد دل کے بغیر نہین ہوتی ہے
یہان خطرہ کو خوب سنبہالے اور غفلت کو نکالے۔ حدیث نبوی ہے لَا یَدْخُلُ اَحَدٌ
کوئی شخص
فِی الْعِبَادَۃِ حَتّٰی لَا یَدْخُلُ نَفْسُہٗ فِی الْعِبَادَۃِ حضرت فرید عطار گفت۔ نظم
عبادت مین دخل نہین ہوتا ہی جبتک اوسکا نفس عبادت مین داخل نہو۔

ہر آن کو غافل از حق یک زمان است ہر وہ شخص کہ غافل ایک وقت ہے۔	دران دم کافر است اما نہان است اوس دم مین کافر ہے لیکن پوشیدہ ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ یَتَفَکَّرُوْنَ
اللہ تعالی فرماتا ہی۔ پس یاد کرو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے فکر کرو تم۔ طالب کو لازم ہے
جو نیند سے احتراز کرے۔ جاگا۔ سوپا یا سوگھو یا دو پھر رات کا ایک ڈہلکا لے
پھر پہر دو پہر دن تک مشغول رہے۔ وہان سے صاحب کی یاد مین ایک لمحہ سووے
تو آنکھین کھولے پر پھر نہ مونڈے اگر ایک گھڑی یا دو گھڑی کی نیند اتنی بس ہے زیادہ

سونا وقت کھونا ہے عاشقون کو روا نہین۔ حدیث ۲ اَلنَّوْمُ اَخُ الْمَوْتِ۔ حافظ خاقانی
(نیند موت کی بہن ہے)
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین۔ بیت

پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی	کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی
خاقانی کو یہ بات تیس برس کے بعد تحقیق ہوئی	کہ خدا کے ساتھ مشغول دم بھر ملک سلیمانی سے بہتر ہے

ابیات این فقیر

ترا با دوست بودن یکدم و آن	بہ از صد قرن شاہی و سلیمان
تجھکو دوست کے ہمراہ ہونا۔ اور وہ	سو قرن کی شاہی اور سلیمان سے بہتر ہے
اگر شاہی بکویش مستحق باش	بحق جوئی ہمہ در سوئے حق باش
اگر تو بادشاہ ہے اوسکی گلی کا حقدار ہو	حق کی تلاش مین بالکل خدا کی طرف ہو

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ۔ حدیث نبوی یہ ہے کَمَا تَعِيْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ كَمَا تَمُوْتُوْنَ تُحْشَرُوْنَ ؕ
(تم میری یاد کرو مین تمہاری یاد کرون) (جیسے جیو گے ویسے مرو گے جیسے مرو گے اوٹھائے جاؤ گے۔)

نیند سے ہوشیار ہووے تو اوٹھے دوسری بار نیند نہ لیوے وضو کرے اور اپنے محبوب سے مشغول رہے پھر وقت کی نماز ہر وقت کرے نیند غالب ہونے مین تجدید وضو کرے نیند توڑنے کا علاج بیدار ہونا کا یہی رواج ہے یہ کام بغیر کیے ہاتھ نہین آتا اپنے کو کھوئے بغیر کھوج اوس کا نہین پاتا۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ؕ
(فرمایا اللہ تعالی نے۔ اور عبادت کرو تم اپنے رب کی یہانتک کہ تجھکو یقین آجاوے۔)
کلام حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

دست از طلب ندارم تا کام من بر آید	یا تن رسد بجانان یا جان زتن بر آید
جبتک میرا مقصد پورا نہ ہو تیری طلب سے باز نہ ہونگا	یا جسم معشوق تک نہ پہونچیگا یا جان جسم سے نکلے گی۔
بکشای تربتم را بعد از وفات بنگر	کز آتش درونم دود از کفن بر آید
میری قبر کو میری وفات کے بعد تو کھول	کہ دل کی آگ کے سبب سے کفن سے دھوان نکلیگا۔

طالب کو لازم ہے کم کھانا کم پینا کم سونا عالم سے کم ملنا اور ملنا ہو تو بات کم کرنا۔ حدیث نبوی ہے۔ اَلسَّلَامَةُ فِي الْوَاحِدَةِ وَالْاٰفَاتُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ لوگون کے ملنے مین شغل مین خلل ہوتا ہے اور دلمین وسوسہ آتا ہے۔ اکیلے رہنا دل خدا سے
(سلامتی تنہائی مین ہے اور آفتین درمیان دو کے ہین۔)

خداسے لگانا جو جو طاعت عبادت ہوسکے سو کیا کرے جسنے یہ توفیق دی اُس کا احسان ماننا فعل حمیدہ روح سے ذمیمہ نفس سے پہچاننا فعل پر تکیہ نکرنا اوس کے کرم پر نظر رکھنا عمل کا آسرا رہزنی کا شرک بھا آنساہے خود کامی کا جہان سوشیلہ ہے۔ کلام راز حافظ شیرازی رح

راہ رو گر صد ہنر دارد توکل بایدش		تکیہ بر تقوی و دانش در طریقت کافریست

اور عمل مین ریا کا نام نہ ہوتا۔ ایک پیسہ ریا سے دیا تو دس پیسے چرائے طریقت مین ہے حدیث نبوی ہے کہ (ریا کار کی عبادت قبول نہین ہوتی) کہتے ہین کہ عاشق پہلے اپنے خدا کو چاہتا ہے۔ اپنی خواہش مین نہ رہنا مشیت اللہ پر رضا مند رہنا عودت لڑکون سے دنیا و عقبے اسی بہشت و دوزخ سے کام نہ رکھنا۔ بیت

	عاشقان را مذہب و ملت جدا ست عاشقون کا مذہب اور ملت خدا ہے۔		مذہب عاشق ز ملتہا جدا است عاشق کا مذہب مذہبون سے علیحدہ ہے	

جس روز اپنے کو حق کی راہ مین دیا اس روز سے اپنے کو موا کر جانا جیسے میت سے سب کام چھوٹتا ہے۔ یون چھوڑنا دل ہوا و حرص سے توڑنا اگر نفس نے وسوسہ کیا جو جورو بچے غربت مین رہینگی دنیا سب یون کہیگی تجھے اس جنگل مین سانپ یا سپولا کاٹیگا یا باگ تیرے تئین کھا جائیگا یا تو مر جائے گا اور توابع تیرے خوار ہوگے تو تو نفس کو یہ جواب دے کہ جب مین نے اللہ کی راہ مین آپکو دیا تب سے مین نے اپنے تئین متقرر کیا ان باتون سے کام نہین میت کے۔ ہاتھ سر انجام نہین طالب مولا کو یہان انگیز نا ولی ہی جو صاحب رب العالمین سب کا پالنے والا ہے۔ سارے جہان کا روزی اور موت اور حیات خوبی خرابی شادی غمے جو متقرر کیا ہے سو وقت پر پہونچتا ہے مجھی یہان دخل در کار نہین یہان کی جاگہ نہین۔ قَالَ اللهُ تعالے وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا

فرمایا اللہ تعالی اور زمین پر چلنے والا کوئی نہین ہے مگر اللہ تعالی

حدیث لا تتحرك ذرة الا باذن الله۔ حضرت سعدی گوید

نہین حرکت کرتا ہے کوئی ذرہ مگر اسکے حکم سے

سعدی تو کیسی کہ غم ملک او خوری		مالک بملک خویش تصرف ہمی کند

اے تو کون ہے کہ اسکے ملک کا غم کھاتا ہے۔ | الک اپنے ملک مین تصرف کرتا ہے۔

بیت حافظ شیرازی رحمتہ اللہ علیہ

دل اندر زلف لیلی بود کار از عقل مجنون کن	کہ عاشق را زیان دارد مقالات خردمندی
دل لیلی کی زلف میں ہے مجنون کی عقل سے کام کر	اسواسطے کہ عقل مندی کی باتیں عاشق کو نقصان پہونچاتی ہیں

خدا کے عاشق کو عشق خدا بس ہے اُسکے سوا جو ہے غفلت ہی۔ حافظ شیرازی رح

تو و طوبے و ما و قامت یار	فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

حدیث شریف۔ اَلدُّنْیَا لَکُمْ وَالْعُقْبیٰ لَکُمْ وَالْمَوْلیٰ لَنَا طَالِبُ الدُّنْیَا
دنیا تمہارے لیے ہے اور آخرت تمہارے واسطے اور خدا ہمارے لیے دنیا کا طالب

مُخَنَّث وَطَالِبُ الْعُقْبیٰ مُؤَنَّثٌ وَطَالِبُ الْمَوْلیٰ مُذَکَّرٌ
ہجڑا ہے اور آخرت کا طالب عورت ہے۔ اور خدا کا طالب مذکر۔

شریعت راہ اس طرح سے چلے سو طریقت کو پہچانے۔ حدیث نبوی ہے۔
الشریعة والطریقة کالبحر والحقیقة کالصدف والمعرفة کاللؤلو اور جو
شریعت اور طریقت مثل دریا کے اور حقیقت مانند سیپی کے اور معرفت جیسے موتی
راز کھولے رکھتا اونکے مرتبہ کو کون بوجھ سکتا ہے۔ شعر

بچہ بط اگر شبینہ بود	آب دریا بشش تا بسینہ بود
بط کا اگر ایک رات کا ہووے	دریا کا پانی اسکے سینہ تک ہوتا ہے

قصیدہ

الٰہی بحسن و جمال محمد	الٰہی بفضل و کمال محمد
الٰہی بحق نبی مکرم	الٰہی بجود و نوال محمد
الٰہی بروح نبی حجازی	الٰہی بجاہ و جلال محمد
الٰہی باعجاز ختم النبیین	الٰہی بصدق و مقال محمد
الٰہی بہ تصدیق صدیق اکبر رض	وزیر صداقت مآل محمد
الٰہی بانصاف فاروق اعظم رض	امیر عدالت سگال محمد
الٰہی باکرام عثمان عفان رض	کہ شد گشتہ در امتثال محمد

الٰہی بہ شکریہ و اعزاز حیدرؓ — کہ ظاہر شد از وے کمالِ محمدؐ
الٰہی بہ تطہیر خاتونِ جنت — کہ جان داد در انتقالِ محمدؐ
الٰہی بافضال سبطین اقدس — جگر گوشہ و فخر و آلِ محمدؐ
الٰہی با عزازِ روحِ خدیجہؓ — کہ بود دست محوِ وصالِ محمدؐ
الٰہی بہ تصدیق روحِ حمیراؓ — کہ بودہ فدائے جمالِ محمدؐ
الٰہی با خلاص عباسؓ حمزہؓ — کہ بودند غمخوار حالِ محمدؐ
الٰہی بہ توقیر زید ابن حارث — الٰہی بہ عشقِ بلالِ محمدؐ
الٰہی بسوزِ دلِ ویس قرنی — کہ بود عاشق لازوالِ محمدؐ
الٰہی بہ مقبولی غوثِ اعظمؓ — کہ عینِ علی بود و آلِ محمدؐ
دلم را عنایت بکنی تازہ عشقے — بہ محبوبیِ خط و خالِ محمدؐ
مراد دلم را برآرای الٰہی — بتائیدِ اصحاب و آلِ محمدؐ
مرادِ بشیر است ای کاش بیند — بروپائے صادق جمالِ محمدؐ
پس از مردن خود بفردوسِ اعلیٰ — نشیند بصف نعالِ محمدؐ
بروزیکہ نفسی بگویند مرسل — شفیعم بود جملہ آلِ محمدؐ

اللّٰھم صلِّ علیٰ سیدنا محمدٍ و علیٰ آل سیدنا محمدٍ بعدد کل شئ معلوم لک و رب ارنی بجمالک یا رسول اللہؐ یا رسول اللہؐ یا رسول اللہؐ

باب اول در بیان حسب و نسب حضرت شاہ جی میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ و نیز حالات حضرت احمد علیشاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ و بیان حضرت نعمت اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت پیر و مرشد شاہ جی میاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ دیوانہ بابا کی اولاد میں سے ہیں جو کہ ملک خراسان کے مشہور و معروف بزرگ ہیں جنکا نام مبارک ملک خراسان میں

مثل آفتاب کے روشن ہے اور مزار شریف اونکا نیر مین ہے۔ شاہجی میانصاحب رحمتہ اللہ علیہ کے
دادا صاحب رحؒ خراسان سے ملک ہندوستان مین تشریف لائے۔ اور شاہجہان پور مین قیام
فرمایا حضرت شاہجی میان صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے والد ماجد کا اسم مبارک محبت شیر خان
صاحب رحمتہ اللہ علیہ تھا اونکی شادی پیلی بھیت شریف مین محمد اسحاق خانصاحب
رحمتہ اللہ علیہ کے یہان ہوئی تھی اور وہین قیام پذیر ہوئے۔ اور حضرت شاہ جی میان
قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کے پانچ بھائی تھے۔ اور ایک روایت سے تین بھائی کا ہونا
پایا جاتا ہے۔ ان تینون بھائیون کے نام یہ ہین علی شیر خان رحؒ اور دلمیر شیر خان رحؒ
اور فتح شیر خان رحؒ اور آپ سب سے چھوٹے تھے اور یہ سب بزرگ تھے چنانچہ ایک بھائی
کی حالت یہ ہوئی تھی کہ ڈیرہ سال تک برابر کھڑے رہے بیٹھنے کا نام نہ لیا اور مستی کی
حالت مین تلوار تھامے رہتے خوف کیوجہ سے اونکے پاس سوائے آپکے اور کوئی نہین
جاسکتا۔ ایک روز کا واقعہ ہے کہ وہ ننگی تلوار لیکر سڑک پر چلے گئے مگر کسی کو جرأت
نہ ہوئی کہ اونکو روکے حضرت شاہ جی میان صاحب رحمتہ اللہ علیہ تشریف لے گئے اور
فرمایا بھائی بسم اللہ کرکے گھر کو چلو وہ فوراً چلے آئے جسوقت گھر تشریف لے گئے تو آپ نے
فرمایا کہ بھائی بسم اللہ کرکے تلوار میان مین کرلو انھون نے فوراً تلوار میان مین کرلی پھر
کہا کہ بھائی بسم اللہ کرکے ہاتھ دہوؤ اور روٹی کھاؤ۔ اونکا مزار شریف شاہ جی میان رحمتہ اللہ
علیہ کے مزار مبارک کے پائنتی کو ہے۔ مگر نشان مزار نہین ہے فقیر حقیر مولوی محمد بشیر
نے شاہ جی میان صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے بچپن کی حالت کو اسطرح تحقیق کیا ہے کہ آپ مادرزاد
ولی تھے اور بچپن مین سر مبارک پر پنجہ غیبی رہتا تھا اور آپ اکثر اوقات ذکر خدا مین مشغول
رہتے تھے کھیل کود اور لہو و لعب سے پرہیز کرتے تھے اور کھانے پینے کی طرف توجہ نہ فرماتے
اور لذیذ کھانون پر التفات نہ فرماتے وقت مقررہ پر روکھی سوکھی غذا نوش فرماتے حضور
نہایت حلیم الطبع تھے۔ اللہ عزوجل نے آپکو بچپن ہی سے خلق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمایا تھا

اور آپکی والدہ ماجدۂ نہایت بزرگ اور اولیائے کاملین ہین سے تھین آپ نے اپنی تمام عمر خدمت والدہ ماجدہ مین صرف کی اسی غرض سے آپ نے اپنی شادی تک نکی تاکہ والدہ ماجدہ کوکسی قسم کی تکلیف نہ ہو آپکی والدہ ماجدہ ٹولہ ٹولہ فاقہ کرتی تھین اور ذکر خدا مین مشغول رہتی تھین اور کھانے کیطرف التفات نہ فرماتین۔ آخر عمر مین آپکی بصارت ظاہری دور ہوگئی مگر بصارت باطنی کی یہ حالت تھی کہ اسکی روشنی سے دور دور کی چیزین آپکو نظر آتی تھین آپ روشن ضمیر تھین اور شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک چاند اور تارہ آپکی آنکھون کے سامنے ہر وقت رہتا تھا اگر کوئی مہمان سفر دراز سے آنیوالا ہوتا تو آپ پیشتر سے فرمادیا کرتین کہ کھانا تیار کرو مہمان آرہے ہین۔ اور ایک بلی سفید آپکے پاس رہتی تھی جب وہ بیمار ہوتی تو مائی صاحبہ کے تلوے چاٹتے ہی شفا پاتی۔ اور ایک جن بشکل سانپ ہر وقت آپکی خدمت مین رہا کرتا تھا غرضکہ اس قسمکی کرامات مائی صاحبہ کی بہت سی ہین جو احاطۂ تحریر سے باہر ہین لہذا اسی پر اکتفا کیا گیا۔ حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ اپنی قوت معاش خانہ سازیکی ریاضت سے حاصل فرماتے اور ہزار بیگہ زمین پختہ جو آپکے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے مارکے علاقہ مین چھوڑی تھی اوسکی طرف مطلقاً توجہ نہ فرمائی۔ اور کل غذات متعلقہ زمین پھاڑکر پھینکدیے۔ اور وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ پر عمل فرمایا اور اپنی زبان مبارک سے فرمایا کرتے کہ ہم نے اپنے مکان مین قد آدم ایک گڑھا کھودا اوسمین ایک گول مٹی کی ٹھلیا چارون طرف مغل گیند کے بند اور چکنی تھی نکلی اوسکو بڑی مشکل سے توڑا تو اوس کے اندر ایک کیڑا نیلے پیلے و پیلے سنہرے رنگ کا نکلا اور ہرے ہرے پتے اس کے منہ مین تھے اوس وقت ہمکو پروردگار عالم نے یہ دکھلایا کہ توکل کرنے والون کو ہم ایسے رزق پہونچاتے ہین۔ آپکو حالت جوانی مین کچھ دنون کشتی کا بھی شوق رہا آپ بہت بڑے پہلوان تھے آپ کی گردن مبارک مین تین آدمی لٹک رہتے تھے اور بیٹھے سے کھڑے ہو جاتے تھے آپ

مثل پہلوانوں کے کھانے کیطرف رغبت نہ فرماتے بلکہ جب آپ کشتی کا ارادہ کرتے تو بدھ کے دن سے کھانا چھوڑ دیتے اور جمعہ کی شام کو کشتی لڑکر کھانا تناول فرماتے تین روز برابر فاقہ کشی کرتے اور قوت روحانی سے کام لیتے کیسا ہی زبردست پہلوان ہوتا اوسپر آپ غالب آتے چنانچہ ایک مرتبہ آپ چلے چہل روزہ سے باہر تشریف لائے اور سب پہلوان جمع ہوکر آپکی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میان آج تو ذرا اکھاڑے مین تشریف لے چلیئے اور اونگلی کے اشارے سے ہمکو کچھ بتلا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ مین ابھی بہت کمزور ہون مجھ مین جان نہین ہے۔ غرضکہ وہ لوگ پیچھے پڑکر آپ کو اکھاڑے مین لیگئے اور ایک بڑے نامور زبردست پہلوان نے آپکی کمر پکڑلی اور بولا کہ میان اب کیا کروگے آپ نے ذرا پیر کا انگوٹھا کڑا کیا اور اوس نے بھی کلکلا کر زور کیا مگر آپنے اوسکو اوٹھاکر زمین پر دے مارا اور بہت دیر تک وہ پہلوان زمین پر تڑپتا رہا اور بے ہوش ہوگیا جب ہوش مین آیا تو بولا کہ یہ بات خدا کی طرف سے ہے کچھ طاقت کی بات نہین ہے آپ نے فرمایا کہ خدا ہی کیطرف سے تو ہے"

غزل

محمد شیر صاحب عاشقِ خاصِ خدا تم ہو
ضیائے چرخِ دینِ احمدی نجم الہدیٰ تم ہو

شریعت مین محمد شیر ہادی رہنما تم ہو
طریقت مین نہین یہ بات کہنے کی کہ کیا تم ہو

حجاب ظاہری ہے چشم ظاہری بین سے چھپ جانا
فنا کا ذکر کیا ہے واصلِ حق ہو بقا تم ہو

کرو ذرہ نوازی میرا قلب تیرہ چمکا دو
خدا کے فضل سے یا پیر شمس الاولیا تم ہو

خدا کے واسطے بیمار ہون میری خبر لینا
طبیبِ چارہ سازِ ہر مریضِ لا دوا تم ہو

بکلامِ جانفزا سے مردہ دل تم نے کئے زندہ
مسیحِ وقت پیر محتشم معجز نما تم ہو

نگاہِ مہر جس پر پڑ گئی وہ ہوگیا کامل
مسِ قلبِ سیہ کاران کے حق مین کیمیا تم ہو

گدائے در ہون میرے دامنِ امید کو بھر دو
عطا پاش و خطا پوش و امیر الاسخیا تم ہو

چھڑا دو قیدِ افکارِ جہان سے اب گدا ور کو
مرے والی مرے مرشد مرے مشکل کشا تم ہو

مرادین دلکی بر آئینگی کہد و مدعا دل کا			دلا ور بار یاب بزم ارباب صفا نم ہو
اے بہ نگاہت آشنا حسن ازل ابد نما			اے بر خرت دلم فدا اصل علی محمد

شاہ جی میان صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے بارہ ماموں تھے اور یہ سب حضرات بزرگ تھے ادنمین سے مشہور و معروف حضرت نعمت شاہ میان قدس سرہ العزیز ہین جنکا مزار مبارک پیلی بھیت شریف مین دریائے کھکرا کے کنارے پر ہے۔ ایام عرس مین قبل عرس شریف وہین پر ہوا کرتا ہے اور آپ علاوہ ماموں ہونے کے پیر بھائی بھی تھے۔ آپ کے مرید ہونے کا قصہ یون ہے کہ آپ نے چند اشرفیان بہ نیت سفر و تلاش مرشد و پیر کامل جمع کر کے ارادہ سفر کرنے کا کیا تھا مگر بجائے سفر کرنے کے آپنے ان اشرفیون کے کمبل خرید لیے جو فقیر آتا آپ اوسکو ایک کمبل عطا فرماتے اتفاق سے ایک درویش مست تشریف لائے آپ نے اونکو بھی ایک کمبل دیا اونھون نے اونکی طرف نگاہ بھر کر دیکھا اونکی نظر پڑنا تھی کہ ازخود مست ہو نا تھا جب وہ تشریف لے چلے تو آپ بھی اونکے پیچھے ہو لیے لیکن آپ کے والد بزرگوار نے آپکو پکڑ لیا اور وہ درویش نظر سے غائب ہو گئے پھر تو آپکا یہ حال ہوا کہ ضرب لگانے وقت پانی مین پانی اور آگ مین آگ اور ہوا مین ہوا ہو جاتے۔ باوجود اس کمال کے آپکو تسلی نہ ہوئی اور آپ نے حضرت سید الاولیا قطب الہدیٰ تاج الاصفیا نور الاتقیا شیخ فنا فی اللہ عاشق رسول اللہ سید احمد علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے شرف بیعت حاصل کیا اور عجیب طرح کا جلوہ حق دیکھا یعنی بیعت ہوتے ہی مقام فنا پر پہونچے حضرت شاہ جی میان رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مین نے اونکو ایسا فنا فی الشیخ دیکھا کہ مرشد کی صورت ہین کیا بلکہ لباس مین بھی فنا ہو گئے تھے چنانچہ ہنگامۂ عرس مین ایک دن کا واقعہ ہے کہ حضرت پیر و مرشد رحمتہ اللہ علیہ کا لباس اقدس سبز تھا اور آپکا لباس گھاس کے رنگ کا تھا اسوقت ایک عجیب شان الہی نظر آئی کہ جتنے پیر بھائی بیٹھے ہوئے تھے کسی کو یہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ حضرت پیر و مرشد رحمتہ اللہ علیہ کون سے ہین اور نعمت شاہ میان

رحمۃ اللہ علیہ کون سے ہین دونون کی صورت اور لباس بالکل ایک ہی سا نظر آتا تھا۔

ایسے ہوئے وہ مہ لقا صورت شیخ مین فنا	فرق نہ اک ذرا رہا صل علی محمد

ایک روز میان علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ میان نعمت اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حالت مستی مین حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ فقیر نے ایک مست سے یہ کمال حاصل کیا ہے کہ آگ مین آگ اور پانی مین پانی ہوا مین ہوا ہو جاتا ہے حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فقیر کو ان باتون سے کیا مطلب بچہ ان باتونکو چھوڑکر طلب وصال حق مین کوشش کر اور فرمایا کہ حجرے مین بیٹھکر تین برس کامل حالت مستی کے اور غیر کی صورت مت دیکھ اور نہ اپنی صورت غیر کو دکھا۔ آپنے حسب الارشاد حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے تین برس کامل حجرہ مین بیٹھکر تنہا ذکر الہی کیا اس ریاضت کے بعد ایک روز حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ اونکے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا نعمت اب کیا حال ہے عرض کیا کہ نہین جانتا مین کون ہون میان بالکل آپ ہی آپ ہین حضرت نے خوش ہو کر فرمایا کہ ہمنے تجھکو تمام نعمتین دے ڈالین اور فرمایا کہ تجھکو وہ دولت ملیگی کہ تیرے نسب سے اولیائے کاملین اور قطب اور ابدال ہونگے

آتش عشق مصطفےٰ نار سقر کو دے بجھا	راہ خدا مین دے مٹا صل علی محمد

حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کی دعا سے آپکو علم باطن عطا فرمایا اور روشن ضمیر کیا آپ حافظ قرآن مجید بھی تھے آپکی حالت مجذوبیت اور مستی کی اسقدر بڑھ گئی تھی کہ گرمی کے موسم مین ٹھیک دوپہر کے وقت سورج سے آنکھین لڑاتے اور فرماتے کہ اے سورج تو ٹھنڈا ہو گیا۔ اور موسم سرما مین دریا کے کھڑا مین پڑے رہا کرتے تھے اور اکثر اوقات ریش کے کھولتے ہوئے کڑھاؤ مین ہاتھ ڈالدیتے ایک دفعہ آپ دہکتے ہوئے الاؤ پر تاپ رہے تھے کہ پائے مبارک اوسمین جا پڑا

ایڑی مبارک جلنی لگی چہ اندپھیلی دھوان اُٹھا ایک شخص آیا اوس نے پکار کر کہا کہ
میان میان جب کئی مرتبہ زور سے آواز دی تو آپ نے سر اوپر کو اوٹھا کر فرمایا کہ بچہ کیا
کہتا ہے کہا میان آپکا پاؤن جل رہا ہے فرمایا کیا تو سچ کہتا ہے۔ اور آپ پر ہر وقت
جذبے کی حالت طاری رہتی تھی۔ جب حضرت پیرومرشد رحمۃ اللہ علیہ تشریف لاتے یہ
اونکی خدمت اقدس مین حاضر ہوتے تو کہتے کہ تیرے بال بچے اچھے ہین۔ پیرومرشد یہ
فرماتے کہ تم کب تک اس حالت مین رہوگے۔ اب اس حال سے سلوک کی طرف آؤ
اور پیری مریدی اختیار کرو آپ کہتے مجھے معاف فرمائیے۔ کیونکہ مین لوگون مرید
کرونگا تو وہ پیرومرشد کے مرتبے کو نہ پہچانینگے اور بے ادبی کرین گے مجھے اسی حالت پر
رہنے دیجے۔ پیرومرشد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میری فاتحہ کون کریگا بولے کہ تیری
فاتحہ بہت ہونگی۔ تیری فاتحہ بہت ہونگی تیری فاتحہ بہت ہونگی۔ اور یہ دعا حضرت شاہ جی میان
رحمۃ اللہ علیہ کیطرف راجع ہوئی یعنی فاتحہ کا سلسلہ حضرت شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف آگیا۔

انکی لقب کے فیض سے ہوتی ہیں کرامتین	دیکھو تو شان اولیا اصل علی محمد

ایک کرامت حضرت نعمت شاہ میان رحمۃ اللہ علیہ کی یہ ہے کہ آپ کا ایک لڑکا
پولیس مین قصبہ درو چاچیٹ مین ملازم تھا وہان وہ بیمار ہوگیا جب وہ زیادہ بیمار
ہوا تو مکان پر آیا اور آتے ہی انتقال ہوگیا مغرب کے وقت قضا کی تمام رات نعش
مکان مین رکھی رہی عورتون نے آپسمین تذکرہ کیا کہ ہم نے اسکو مرتے وقت کلمہ
پڑھا یا مگر اس نے نہین پڑھا ہمارے خاندان مین کوئی ابتک ایسا نہین ہوا ہے کہ
جسکو ذکر اور شغل سے محبت نہ ہوا در مرتے وقت یاد آلہی نکی ہو۔ شاید یہ پولیس مین
نوکر تھا اس وجہہ سے اسکے قلب پر سیاہی ہوا اور کلمہ شریف زبان سے نہ نکلا ہو
الغرض صبح کی نماز کے بعد حضرت نعمت شاہ میان رحمۃ اللہ علیہ مکان مین تشریف
اورجنازہ کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اوٹھ پس وہ لڑکا اوٹھ بیٹھا آپ نے فرمایا

کلمہ پڑھا اوس نے باآواز بلند کلمہ پڑھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر آپ نے فرمایا
کہ بس اب تم جاؤ وہ لڑکا فوراً مر گیا۔ آپکی ایک کرامت یہ ہی کہ ایک شخص نے آپ سے
آکر کہا کہ جہاں آپ پیشاب کرتے تھے وہاں کسی نے ایک کتا مرا ہوا ڈالدیا ہے اُسکی
بدبو سے حضور کو تکلیف ہوگی ایک آدہ پیسہ بھنگی کو دیکر اوسکو اوٹھوا دیجئے آپ اُس کتے کے
پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ جا اوٹھ مین پیسہ کہاں ڈھونڈتا پھرونگا وہ کتا اوٹھکر
چلدیا اور چند قدم جاتے ہوئے اُسکو ایک ہندو نے دیکھا اور اوس نے اُس کتے کو
روٹی کھلائی ہے

مردے جلاتے ہیں اولیا اصل علی احمد		نام خدا کہ ہے یہ کیا معجزہ نبی کا

غدر سے پہلے آپ اونگلی اپنے گلے پر پھیرتے اور فرماتے مخلوق پر قتل ہے مخلوق پر
قتل ہے وصال سے قبل ساٹھ روز تک برابر آپنے کھانا نہین کھایا تھا۔ وقت
وصال جسقدر آدمی آپکی خدمت مبارک مین حاضر تھے سب کو ہٹا دیا گیا تھا صرف
حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پاس رہنے دیا اور تھوڑی دیر مین فرمایا
کہ لے بچا اب مین ہو چکا شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اوسوقت
میرے آنسو نکل پڑے مگر لب نہین کھلے ورنہ چیخ نکل جاتی پھر مجھ پر اسقدر کیفیت طاری
ہوئی کہ جسکا حال بیان سے باہر ہے اتنے مین آپ نے آنکھ اوٹھاکر میری طرف کو
دیکھا اور فرمایا کہ بس رو دیا اوسیوقت وہ کیفیت غائب ہوگئی اور سکتہ کا عالم نمودار ہوا
پھر آپ نے فرمایا کہ قسم ہے لا الٰہ الا اللہ کی کہ مین ہرگز نہین مرونگا۔
مین ہرگز نہین مرونگا مین ہرگز نہین مرونگا۔ یہ فرماکر آپکی روح مبارک قالب خاکی
سے پرواز کرگئی حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ تین مہینے تک
برابر میرا یہ حال رہا کہ آپکی صورت مبارک ہر وقت سوتے جاگتے بیٹھتے اوٹھتے میرے
ساتھ رہتی تھی اور فیض روحانی ہوتا تھا۔ اسواسطے کہ ارشاد فرمایا ہے کلام پاک مین

وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ط

جو راہِ مولیٰ مین قتل ہون یعنی فنا ہون انکو مردہ مت کہو وہ زندہ ہین اونکی زندگی کو تم نہیین جان سکتے۔ اور ایسا ہی حدیث مین ارشاد ہوتا ہے مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا یعنی مرجاؤ قبل مرنے سے۔ یہ اولیاء اللہ کی شان ہے جو اپنی حیات مین مرکر جام بقا پیتے ہین اور مرنے کے بعد اعلیٰ زندگی اور اعلیٰ مقام پاتے ہین۔

اپنے کلامِ پاک مین حق نے یہ صاف کہدیا
مرتے نہیین ہین اولیا صل علیٰ محمد

پی لیا ہی جس نے ایدل جام نعمت شاہ کا
ہے تصور اوسکو صبح و شام نعمت شاہ کا

جو مزارِ پاک پر آئے زیارت کے لیے
رحمتِ حق اوسپہ ہو اکرام نعمت شاہ کا

نعمتین فردوس کی پاؤ گے یہ امید ہی
حشر مین جب منھ سے نکلا نام نعمت شاہ کا

ہے مرشد شاہ جی حضرت محمد شبرؒ کو
دل سے لگتا ہے پیارا نام نعمت شاہ کا

جو بڑھا آگے بڑھا چاہیے نہ ہرگز قدم ہٹنا
کوئے مولا کی طرف ہر گام نعمت شاہ کا

اللہ اللہ ذکر کرتے کرتے فرمایا وصال
کیا ہی پاکیزہ ہوا انجام نعمت شاہ کا

جبکہ مولیٰ غوثِ اعظم شہ محی الدینؓ ہین
کیون نہ پھر زندہ رہی اسلام نعمت شاہ کا

حاجتین ہوتی ہین پوری آپکی امداد سے
فیض پاتے ہین خاص و عام نعمت شاہ کا

مانگتے ہین مومنون کیواسطے ہر دم دعا
کیا ہی یہ عقدہ کشا ہے کام نعمت شاہ کا

شاد ہو جائے گا ہر ناشاد چشمِ مہر سے
نجم کو جب مل گیا انعام نعمت شاہ کا

حضرت پیر و مرشد قبلہ و کعبہ سید مولانا میان احمد علیشاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھٹپورہ سے پیلی بھیت شریف لائے حضرت احمد علیشاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت حافظ سید غلام رسول شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے ہین اور حضرت حافظ سید غلام رسول شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اولاد حضرت سید بہاؤالحق بھاپوری رحمۃ اللہ علیہ سے ہین اور یہ شاہ ولایت سرزمین ملتان کے ہین ملقب قطب الاقطاب

محکم دین ولی ہین۔ تمام سرزمین ملک پنجاب ہین اونکے نام مبارک کی دہائی
پھرتی ہے اور حضرت سید احمد علیشاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا اس سرزمین
مین تشریف آوری کا سبب یہ ہے کہ حضرت شاہ بہاؤالحق رحمتہ اللہ علیہ کے والد
بزرگوار نے بطور بشارت کے میان شاہ احمد علیشاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ قبلہ کو حکم
دیا کہ تم طرف ہندوستان کے جاکر حضرت مولٰنا شاہ درگاہی میان محمد فیض بخش
محبوب آلہی سنگڑی انار اللہ برہانہٗ کے مرید ہو اور حضرت شاہ درگاہی صاحب رح
خلیفہ ہین حضرت حافظ جمال اللہ شاہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے اور یہ خاص پوتے ہین
حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے یتوطن بغداد شریف کے
ہین اور حضرت حافظ جمال اللہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ حسب الارشاد جدّ امجد
یعنی حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حکم سے رونق افروز ہندوستان
ہوئے ہین۔ اور حضرت مولٰنا شاہ درگاہی محبوب آلہی محمد بخش صاحب رحمتہ اللہ علیہ
کی ابتدائی حالت یہ ہی کہ حضرت پیر و مرشد رحمتہ اللہ علیہ کی زبان فیض ترجمان سے
فقیر حقیر مولوی محمد شبیر نے یون سُنا ہے کہ آپ مادر زاد ولی تھے اور ابتداہی سے
ذکر و شغل اور مراقبہ مین اوقات بسر کرتے تھے اور مخلوق سے علیحدگی پسند فرماتے
تھے اور جنگل مین اکثر رہا کرتے تھے اور ابتدائی حال مین مداریہ خاندان سے آپکو
فیض حاصل تھا اور بارہ برس تک ایک درخت کے اندر بن مین رہے یعنی کھکل درخت
مین رہے اور دہونی کی راکھ گھول گھول کر پیتے تھے اور اسی پر اکتفا کرتے تھے
بعد بارہ ۱۲ برس کے آپ نے خیال کیا کہ کسی مرشد کامل سے مرید ہون تو بہتر ہے
تاکہ مقصد پر پہونچون حالانکہ روشن ضمیر اور صاحب نسبت تھے اسی اثنا ہین
حضرت جمال اللہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت مین حاضر ہوگے۔ اور
اوس زمانہ مین پہلی بھیت شریف کھکر کے کنارے پر ایک مسجد بنی ہوئی تھی وسمین

حضرت جمال اللہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ رونق افروز تھے۔ غرض حضرت
شاہ درگاہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ ندی کے اس کنارے پر تھے اور حافظ
جمال اللہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ اس کنارے پر تھے حضرت شاہ درگاہی
صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت کی طرف دیکھا اور دل مین خیال گزرا کہ اونچی
دوکان پھینکا پکوان حضرت حافظ جمال اللہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے انکی
طرف نگاہ کرکے دیکھا اور مراقبہ مین ہوگئے دوبارہ پھر آنکے دلمین خیال گزرا
کہ اونچی دوکان پھینکا پکوان۔ اور اس خیال کا مطلب یہ تھا کہ مرتبہ مین بہت
بلند ہین مگر تیزی نہین ہے۔ غرض سہ بارہ جو خیال گزرا تو حضرت حافظ صاحب نے سر
اوٹھایا اور فرمایا آئیے شاہ صاحب اونچی دوکان پھینکا پکوان کا مزہ چکھیے
بس اتنا کہنا تھا کہ آپ ندی کے کنارے سے جو تڑپے ہین تو ندی کے اندر تھے اور
ندی کے اندر سے کنارے پر۔ غرض اسیطور سے پھر ڈیڑھ پہر تک آپکی یہی حالت
رہی سب لوگون نے حضرت حافظ صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ حضور
اب انکی جان نکل جائیگی۔ آپ نے فرمایا کہ لے آو۔ غرض آپکی خدمت مین حاضر ہوئے
آپ نے اسیوقت آپکو تہبند عطا فرمایا اور خلافت عنایت فرمائی اور فرمایا کہ رام پور
مین دریاے کوسی کے کنارے پر جاکر بیٹھو تمہاری ذات سے فیض ہونیوالا ہی
اور یہ بھی روایت اس فقیر نے سنی ہے کہ حضرت شاہ درگاہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے
فرمایا کہ اللہ میان کو دکھادو۔ آپ نے اپنے چہرے مبارک سے چادر اٹھائی چادر کا
اوٹھانا ہی تھا کہ نور وحدت کی تجلی نظر آئی اور بیہوش ہوگئے۔ اور آپ بہت رحم دل
تھے اور حضرت شاہ جی میان رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میان شاہ درگاہی
صاحب رحمتہ اللہ علیہ آٹھون پہر حالت استغراق مین رہا کرتے تھے اور جب نماز کا
وقت ہوتا تو خادم آپکا مونڈھا پکڑکر ہلاتا اور اشارے سے کہدیتا کہ نماز کا وقت ہے

تو نماز پڑہتے تھے۔ اور حضرت شاہ جی میان رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین نے ایسا فقیر نہین دیکھا کہ جسکو آٹھون پہر استغراق ہو سوائے میان شاہ درگاہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے۔ چنانچہ حضرت سید احمد علیشاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ بموجب حکم جد امجد بزرگوار کے وطن سے روکشی کرکے فوراً مولنا شاہ درگاہی محبوب آلٰہی رحمتہ اللہ علیہ کیخدمتمین حاضر ہوئے اور شرف نیاز حاصل کیا۔ حضرت مولنا شاہ درگاہی رحمتہ اللہ علیہ نے آپکو ہمراہ لیکر اپنے پیرومرشد یعنی حضرت شاہ جمال اللہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کیخدمت مین حاضر ہوئے اور بیعت کے واسطے عرض کیا۔ حضرت حافظ جمال اللہ شاہ صاحب نے فرمایا کہ تمہی کو حکم ہے کہ ہماری اجازت سے مرید کرو بلکہ اپنے روبرو مولنا حضرت حافظ جمال اللہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت احمد علیشاہ صاحب کو سب سے پہلے مولنا شاہ درگاہی محمد فیض بخش محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ کا مرید کرایا اور خلافت دی اور اجازت دی کہ ہم نے تمکو سپرد دیا ہے اور احمد علیشاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو پہلی بیعت دیا ہے۔ حضرت مولنا شاہ درگاہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ معہ سید احمد علیشاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی بجانب رامپور تشریف فرما ہوئے۔ اور دریائے کوسی کے کنارے پر قیام پذیر ہوگے اور سید احمد علیشاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو حکم دیا تم بمقام بھٹپورہ کہ رامپور سے سات کوس پر واقع ہے قیام کرو۔ سید احمد علیشاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ مع چالیس پچاس خادموں کے جو حضرت شاہ درگاہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے ہمراہ کردیئے تھے اور حکم دیا تھا کہ بمقام مذکور جاکر چلہ کشی کیجیو اور جو شخص کہ استفادہ چاہے بلا تأمل اوسکو اللہ کا نام بتلاؤ اور مرید کرو تمہاری ذات سے ہزارہا آدمی کو فیض ہونے والا ہے۔ حسب الارشاد اپنے پیرومرشد کے مقام بھٹپورہ مین حضرت تشریف لاکر تعمیل حکم پیرومرشد مین مشغول رہے اور لنگر خانہ عام جاری رہا اور اس عرصہ مین قریب تین سو آدمی وہان کے باشندہ اور نیز گرد نواح کے حضرت سے بیعت

ہو گئے غرض چند عرصہ کے بعد پیلی بھیت تشریف لائے اور حضرت شاہ جی میاں
رحمۃ اللہ علیہ آپکی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ملاقات ہوتے ہی حضرت احمد علیشاہ صاحب
رحمۃ اللہ علیہ نے آپکو لقب شاہ جی میاں کا عطا کیا۔ اور فرمایا آئیے شاہ جی میاں
بیعت حاصل کیجئے آپ خاموش ہو رہے اور دلمیں خیال کیا کہ جو کچھ یہ بتلائیں گے
وہ سب کچھ دلمیں بسا ہوا ہے۔ جب دو بارہ سہ بارہ تشریف لائے تو آپ نے خیال
کیا کہ یہ بزرگ ہیں انکا کہنا کرو آپ جا کر مجلس کے کنارے ایک طرف بیٹھ گئے اور
اپنے دلمیں خیال کیا کہ اگر خود بلائیں تو جاؤں خیال گذرنا تھا کہ فوراً حضرت نے
اپنے خادم کو اشارہ کیا کہ شاہ جی میاں کو بلاؤ۔ آپ خدمت میں حاضر ہوئے اور آپنے
بٹھالا اور اپنی جیب مبارک سے ایکروپیہ نکال کر خادم کو دیا اور فرمایا کہ اس کے بتاشے
لے آؤ غرض یہ کہ حضرت شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ کو بیعت سے ممتاز فرما کر خلافت
دی اور تہ بند اپنا اوتار کر اوسیوقت حضرت شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمایا
اور فرمایا کہ اسکو باندھ لے۔ چند لوگ جو آس پاس بیٹھے تھے وہ آپسمیں کہنے لگے کہ جو
تہ بند آپکے بدن سے بندھا ہوا ہے وہ نہیں دیا۔ آپ نے اوسیوقت وہ تہ بند لے لیا
اور آپنے آپ باندھ لیا اور بندھا ہوا تہ بند دیدیا۔ اور فرمایا کہ اسکو پاک کر کے باندھ لے
اوسیوقت ایک پیر بھائی بیٹھے ہوئے تھے اونھوں نے وہ تہ بند حضرت شاہ جی میاں
رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ سے لے لیا اور جلدی سے دھوکر اوسکو پی لیا اور تہ بند آپ کو
دیدیا۔ دھوون کے پینے سے ایسا رنگ اونپر چڑھا کہ وہ صاحب نسبت اور روشن ضمیر
ہو گئے اور حضرت شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے تہ بند کو باندھ لیا۔ حضرت شاہ جی میاں
رحمۃ اللہ علیہ اپنی زبان مبارک سے فرماتے تھے کہ مجھکو یہ معلوم دیا کہ کسی نے بڑا پہاڑ میرے
جسم پر رکھدیا اور اوسکی گرانی اور بوجھ کی وجہ سے اوٹھا بیٹھا نہیں جاتا تھا اور میں بیہوش
ہو گیا۔ گویا معرفت کے سمندر میں غرق ہو گیا سبحان اللہ کیا شان ہے اولیاء اللہ کی جسکو

چاہتے ہین ایک لحظہ مین زمین سے افلاک پر اور افلاک سے عرش مُعلّی تک پہونچاتے ہین اور تاجدار مدینہ کا جلوہ دکھا کر اللہ سے ملاتے ہین۔

جام بجام جمم نما خُم بخُمار خمِ رُبا
دامِ بدامِ دمِ کشا صلّ علیٰ محمدٍ

یعنی جامِ دل مرشد کا موافق جامِ جمشید کے ہے جیسے جمشید کے جام مین احوال دنیا کا معلوم ہوجاتا تھا اسی طور پر مرشد کی ضمیرِ روشن مین احوال عالم کا روشن ہے اور دامِ زلف موافق دامِ دل کے کھولنے والے کے ہے۔ رحمت خدا کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہو۔ غزل

تم عاشقِ زارِ روئے نبی یا مرشد پیارے احمد علیؒ
تم نورِ جمالِ آلِ علی یا مرشد پیارے احمد علیؒ

تم شمعِ بزمِ مولا علی یا مرشد پیارے احمد علیؒ
تم عاشقِ زارِ آلِ نبی یا مرشد پیارے احمد علیؒ

مجھے اپنا جمال دکھاؤ ذرا مجھے محوِ لقا تو بناؤ ذرا
رخِ پاک سے پردہ اوٹھاؤ ذرا یا مرشد پیارے احمد علیؒ

تم گوہرِ دُرجِ طریقت ہو تم اخترِ برجِ حقیقت ہو
تم باغِ شریعت کی ہو گل یا مرشد پیارے احمد علیؒ

مری نیا بھنور مین آن پڑی اور بادِ مخالف چلنے لگی
اسے پار لگاؤ بہرِ علی یا مرشد پیارے احمد علیؒ

سرِ حشر کہیگا نجمِ حزین مجھے غوث کا صدقہ تھما مین لو
یا شاہ محمد شیرؒ ولی یا مرشد پیارے احمد علیؒ

اور حضرت شاہ جی میان قبلہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی زبان مبارک سے فرماتے تھے کہ ایکمرتبہ مین نے پائے مبارک اپنے پیر و مرشدؒ کے دبائے اور او سوقت مین عالم شباب مین تھا جسم مین طاقت بہت تھی۔ جب مین دبا چکا تو حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تو نے بہت اچھے دبائے۔ اللہ تیرا بھلا کرے۔ اللہ تیرا بھلا کرے۔ اللہ تیرا بھلا کرے مین نے کہا کہ مین تو اُدھر کا بھلا چاہتا ہون یعنی آخرت کا۔ آپ نے فرمایا کہ مین بھی اُدھر ہی کا بھلا چاہتا ہون۔ یہ کہکر آپ نے چہرے مبارک پر چادر ڈھانک لی۔ چادر کا ڈھانکنا تھا اور مین دنیا سے اوڑا پھر کہان کی دنیا اور کہان کا جھگڑا اور حالت جذبے کی ہر وقت

رہتی تھی۔ اور پیرو مرشد کے بدن کو جیٹا رہتا تھا۔ چار آدمی بروقت ضرورت کے مجھکو پکڑ لیتے تھے اور علیحدہ کرتے تھے جب پیرو مرشدؒ نماز وغیرہ سے فارغ ہوئے اور اس حالت مین آٹھ روز تک برابر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ارواح پاک سامنے رہتی تھی اور بہت لطافت کے ساتھ مین جیسے کسی آئینہ مین ہوا کرتی ہے اور مجکو مستی بیخودی کی حالت رہتی یعنی نماز کے واسطے سر جھکاتا تو اتنا صدمہ ہوتا تھا کہ اگر کوئی تلوار مارتا تو اتنا صدمہ نہوتا غشنا کہ نماز پڑہنے مین ہوتا تھا مگر مین نے شریعت کی پابندی کی وجہ سے نماز نہین چھوڑی اور صوفیائے کرام اس آیت کا ترجمہ یون کرتے ہین لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی۔ سُکَارٰی سے مراد محویت اور بیخودی لیتے ہین۔ اس حالت مین جو ہوش گوش سے گذر جاتے ہین اپنی سُدھ بُدہ مین نہین رہتے ہین تو نماز معاف ہو جاتی ہے۔ ؎

دل کے آئینہ مین ہے تصویرِ یار		جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی		

کیونکہ نماز کے شغل مین حضوری مین فرق آتا ہے اس وقت مین یہ لوگ ناچار ہو جاتے ہین اور ان لوگون کے واسطے کراماً کاتبین کو حکم ہوتا ہے کہ انکا اعمال نامہ طے کرو۔ انکی عبادت ظاہری اور باطنی سے تم خبردار نہین ہو قلم ہاتھ سے ڈالو اور کاغذ لپیٹو۔ یہ بندہ دل و جان سے عبادت مین مشغول ہے۔ چنانچہ شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین۔ ؎

میانِ عاشق و معشوق رمزیست — کراماً کاتبین راہم خبر نیست

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ یَا عَبْدِیْ اَنْتَ تَمْشِیْ تَحْتَ ظِلِّیْ لَا یُفَرِّقُکَ غَیْرِیْ۔ ترجمہ۔ ای بندے میرے تو نیچے سایہ کے ہے تجھکو نہین جدا کر سکتا ہی غیر میرا۔ اور ان لوگون کی عادت الٰہی مین قبول اور ہر عمل مقبول اور انکو جمادات اور نباتات۔ حیوانات سب ذکر و شغل مین مشغول نظر آتے ہین۔ چنانچہ شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین۔ ؎

برگِ درختانِ سبز در نظر ہوشیار	ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

دل کا الہام اور ہاتف کی آواز اُس سے سُنی جاتی ہے۔ اَلعِشقُ نَارٌ اِذَا وَقَعَ فِی قَلبِ المُومِنِ یُحرِقُ مَاسِوَی المحبُوبِ عشق ایک آگ ہے جب واقع ہوتا ہے قلبِ مومن مین جلا دیتا ہے ماسوائے محبوب کو۔ غزل

پلا ساقیا شربتِ پیر و مرشد
کہ شیرین لکھون مدحتِ پیر و مرشد

یہن سب عاشقِ حضرتِ پیر و مرشد
مرے دلمین ہے الفتِ پیر و مرشد

تصور کے گھونگٹ مین چلمن کر پھر رہے
ادھر سے ادھر صورتِ پیر و مرشد

پیلے سے ہوا وصل پردے کے اندر
ہنی جب دُلہن تربتِ پیر و مرشد

تڑپتا ہے دل اور ترستی ہین آنکھین
الٰہی دکھا صورتِ پیر و مرشد

جہان تذکرہ غوثِ اعظم کا آیا
تڑپنے لگی الفتِ پیر و مرشد

قدم آکے لیتے ہین شاہانِ عالم
جھکاتی ہے سر شوکتِ پیر و مرشد

طریقت حقیقت مین شیرِ خدا سے
قدمبوس ہے نسبتِ پیر و مرشد

لحد مین گئی جلوہ گاہِ پیمبر
زہے قسمت و قربتِ پیر و مرشد

کھلانے لگی گل ہوائے مدینہ
مہکنے لگی نکہتِ پیر و مرشد

بہارِ ازل لے کے دامن مین آئی
لٹاتی ہوئی دولتِ پیر و مرشد

ازل ہی سے لکھی تھی قسمت مین یہ ہی
خدا کی قسم بیعتِ پیر و مرشد

کرو سب کو تقسیم جامِ محبت
ملی اسمین ہی برکتِ پیر و مرشد

وہ شرما گئین آپ جنت کی حورین
نظر آئی جب زینتِ پیر و مرشد

ہمین باغ جنت ملے گا ملے گا
ہین مرشد کے ہم جنتِ پیر و مرشد

لکھی لوحِ محفوظ پر کب ریاضے
چمکتی ہوئی قسمتِ پیر و مرشد

فرشتے بھی بزمِ مقدس مین آکر
بجانے لگے نوبتِ پیر و مرشد

جلاتی ہے پرِ طائرِ نفس تیرے	کوئی دم مین اس ہیبتِ پیر و مرشد
قیامت کے دن دیکھ لینا کہ ہوگی	ہماری طرف شفقتِ پیر و مرشد
پہونچتی ہے آواز عرشِ خدا پر	بجاتے ہین ہم نوبتِ پیر و مرشد

الٰہی رہے مجھ عاصی کے دل مین
خیال نبیؐ صورتِ پیر و مرشد

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّکَ
رَبِّ اَرِنِیْ بِجَمَالِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

باب و بیم در بیان ذکر و شغل کشف و کرامات۔ حضرت شاہجی میان رحمۃ اللہ علیہ بیشتر اکثر مسجد مین ذکر و شغل مین مشغول رہا کرتے تھے اور کسی وقت اتفاق سے اللہ کے نام کا نعرہ نکل جاتا تو دہنین اور بائین جسقدر نمازی ہوتے اونکو یہ معلوم ہوتا کہ ہمارے بدن پر آگ کی لپٹ لگ گئی اور اوسکی گرمی کی تاب نہ لا سکتے تھے اور نماز پڑہنا بہول جاتے تھے اور سینہ لوگون کا پھٹنے لگتا اور نمازیون کو بہت تکلیف ہوتی تھی۔ لاچار ہوکر آپنے مسجد مین جانا چھوڑ دیا اور گوشہ نشینی اختیار کی تو اور عشق کے شعلہ بلند ہونے لگے اور رونگٹے رونگٹے سے شور اللہ ہو نکلنے لگا۔ سوائے خدا کی ذات کے کچھ باقی نرہا اس جوش خروش مین نعرہ لگاتے۔ اگر کسی مکان کی چھت یا چونے کی ڈاٹ کے نیچے نعرہ لگاتے تو اللہ کے نام کی آواز کی دہل سے چونہ پھٹ کر گر جاتا اور کلیجہ آدمیون کا قابو مین نہین رہتا اور اگر چھپر کے نیچے نعرے مارتے تو نعرے کے ساتھ مین ایسی آگ کی لپٹ نکلتی کہ چھپر مین سوراخ ہو جاتا۔ اور اوتنی جگہ جل جاتی۔ اور باقی چھپر سالم رہتا۔ اور راستہ چلتے آدمی بیہوش ہوکر گر جاتے اور انجان آدمی کہتے کہ انپر جنات آتے ہین انکے پاس مت جاؤ۔ اور سبب اس نعرہ کا یہ تھا کہ حضرت احمد علی شاہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ آپکے پیر و مرشد ایک

شب مجلس مبارک حضرت رسالت مآب سرور کائنات مفخر موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر تھے جناب شیر خدا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے آپ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ احمد علیشاہ تم نعرہ اللہ ہو کا باآواز بلند لگایا کرو۔ اس نعرہ سے ہیبت جلالی پیدا ہوگی اسواسطے کہ اس زمانہ کے لوگ ازبس سخت دل ہین اوسی روز سے یہ نعرۂ حیدری کہ جناب امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عنایت ہوا ہے یہی نعرہ قبلہ و کعبہ حضرت شاہ جی میان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو عنایت ہوا۔

ایکہ گلیم فقر را دقت ہمی گنی بما	مہر سپہر اہتدا اصل علی محمد
نہ ہو وصف مجھ سے رقم شاہ جی کا	کہ عالی ہے جاہ و حشم شاہ جی کا
الٰہی رہے سامنے روئے انور	کہ دیکھا کرین جلوہ ہم شاہ جی کا
رہے یاد مرشد سے آباد سینہ	کرین ذکر ہم دمبدم شاہ جی کا
مرا دل ہو ویرانہ دنیا کے غمسے	رہے دلمین آباد غم شاہ جی کا
مرید حشر کو ہونگے سب زیر سایہ	نصب ہوگا جدم علم شاہ جی کا
ہمین کہتے ہین قادری جلسہ والے	کہ چوما ہے ہم نے قدم شاہ جی کا
ملے باغ بغداد سے ہمکو خوشے	ہوا ہے یہ ہم پر کرم شاہ جی کا
چلے آتے ہین باغ طیبہ سے جھونکے	برستا ہے ابر کرم شاہ جی کا
مقامات لاہوت ناسوت طے کر	بڑھا جانب حق قدم شاہ جی کا
ملے سروری بائین تاج کرامت	جو ہم پائین سر پر قدم شاہ جی کا
نشان شفاعت یہ ہوگا مریدون	بروز قیامت علم شاہ جی کا
مزار مقدس پہ لگتی ہے جنت	کہ روضہ ہے باغ ارم شاہ جی کا
ترقی شب و روز ہوگی ہماری	نہ ہوگا کبھی عشق کم شاہ جی کا

ہمارے لیے ہے یہ سامانِ فرحت	دیا ہے جو حق نے الم شاہ جی کا
ہجومِ قیامت میں ہاتھ آگیا جب	تو چھوڑیں گے دامن نہ ہم شاہ جی کا
اشارہ نہیں ہوگی ہماری شفاعت	ہوا ہم پہ جس دم کرم شاہ جی کا
مشرف ہوا وہ بھی دیدار سے اب	کہ شائق تھا ملکِ عالم شاہ جی کا
شرف پایا بیعت سے اہلِ عرب نے	ہے شیدائی ملکِ عجم شاہ جی کا

رواں ہاتھ میں تیرے کر اے نجم عاصی
قلم ہے یہ معجز رقم شاہ جی کا

ایک شخص نے ابتدائی زمانہ میں حضرت پیر و مرشد احمد علیشاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ حضرت احمد علیشاہ صاحبؒ نے اوس کا ہاتھ پکڑ کر حضرت شاہ جی میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ تم انکے مرید ہو جاؤ صبح کو وہ شخص حاضر آیا اور عرض کیا کہ مجکو مرید کیجئے آپ نے انکار فرمایا اور فرمایا کہ میرے پیر بھائی اور ہیں وہ تمکو مرید کر لیں گے۔ وہ شخص یہ کہتا تھا کہ میں آپ ہی کا مرید ہونگا جوں جوں آپ انکار فرماتے ویسے ہی اوسپر کیفیت طاری ہوتی تھی اور اوس کا وجدان بند ہنتا اور شوق بڑھتا تھا اور وہ شخص جوش و خروش میں ہو گیا اور آپ یہ خیال فرماتے تھے کہ یہ شخص ہمارے خاندان میں کسی کا مرید ہے۔ کیونکہ اوسکی طرف فیض جانے لگا۔

غرضکہ تھوڑی دیر میں ایک پیر بھائی آئے اور کہا کہ آپ انکو مرید کر لیجئے رات خواب میں حضرت احمد علیشاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے انکا ہاتھ پکڑ کر آپ کے ہاتھ پر رکھدیا۔ آپنے مجبور ہوکر اوسکو سامنے بٹھالکر توجہ دی اور ذکر و شغل تعلیم فرمایا۔ پس اُن کا جسم ایسا گرم ہو گیا گویا اسوقت بھڑکتی ہوئی آگ کے تنور میں سے نکلا ہے اور جو شخص کہ اوس سے ملتا اوس کا بھی یہ ہی حال ہو جاتا۔ ـــ۵ـــ

آسمان بارِ امانت نہ توانست کشید	قرعۂ فال بنامِ من دیوانہ زدند

اسی واسطے آپ ابتدائے زمانہ مین مُرید کم کرتے تھے۔ قول حافظ شیرازی رح

دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند	گِل آدم بسرشتند و بہ پیمانہ زدند

شب گذشتہ دیکھا مین نے کہ ملائک نے دروازہ میخانۂ عشق کا کھٹکھٹایا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی کو گوندہا اور پیمانۂ عشق اوس کے حوالہ کیا یعنی عارف باللہ کہتا ہے کہ عالمِ روحانیت مین عالمِ غیب کو مشاہدہ کیا مین نے کہ ملائک نے بواسطہ تجرّد اور نورانیت ذاتی ہونے اور لطافت اصلی کے جو کہ یہ کہتے ہین اپنے آپکو افضل سمجھکر طالب اس کے ہوئے کہ شراب عشق و محبت و معرفت عالم لاہوت سے جو کہ ذات پروردگار کی ہے اونکے استعداد کے ظرف مین بٹھوئین یعنی یہ نعمت عظمیٰ انکو ملے اور اونکو مظہر جامع کہین چنانچہ یہ آیہ کریمہ اسی پر دال ہے قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ط کہا فرشتون نے کیا پیدا کریگا تو زمین مین جو فساد کرے اسمین اور خونریزی کرے اور ہم پاکی بیان کرتے ہین تیری حمد کے ساتھ اور تقدیس کرتے ہین تیری۔ جو کہ درحقیقت فرشتونکو اوس بارِ امانت کے اوٹھانے کی استعداد نہ تھی دروازہ طلب کا اونپر بند ہوگیا اور ارشاد ہوا کہ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ط یعنی اگرچہ تم بواسطۂ لطافت و نورانیت کے گمان لے گئے ہو کہ مظہر جامع اور صاحب معنی ہم ہین عشق کے اوٹھانے کی قابلیت ہم رکھتے ہین مگر مین جانتا ہون کہ تم مین اسکی استعداد نہین ہے اسواسطے کہ تم سوا ایک صفت کے اور صفت نہین رکھتے ہو اور قابل اس مظہر کا وہ ہی کہ جامع لطافت اور کثافت کا ہو۔ اور بارِ امانت کا متحمل ہو۔ پس حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا چنانچہ حدیث قدسی مین یون ارشاد ہوتا ہے خَمَّرْتُ طِیْنَةَ اٰدَمَ بِیَدِیْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا یعنی خمیر کیا مین نے طینت آدم علیہ السلام کو اپنے دست قدرت سے الیس وزا اور شراب محبت کے پیمانہ سے یعنی عشق کے پیمانہ سے خاک حضرت آدم

علیہ السلام پر ظہر کی اور مظہر جامع اونکو گردانا۔ اور متحمل بار امانت کے ہوئے اور آیۃ
اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا وَاَشْفَقْنَ
مِنْھَا وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا ٭ تحقیق روبرو کیا ہمنے امانت کو اوپر
آسمانون کے اور زمین کے اور پہاڑون کے پس انکار کیا سب نے یہ کہ اوٹھاوین
اوسکو اور ڈر گئے اوس سے اور اوٹھالیا اوسکو انسان نے تحقیق وہ تھا
بیباک نادان۔ اسی مضمون پر دلالت کرتی ہے پروردگار عالم نے انسانکی صورت
پیدا کرکے اس امانت کو سامنے کردیا۔ انسان نے سر جھکایا اور کہا کہ ھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ
یعنی کچھ اور ہو تو فرشتے حیران ہوئے یہ وہی امانت ہے کہ جو انبیا اور اولیا کو عنایت
ہوئی ہے۔ روایت متعلق اس امانت کے جو کہ حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ
علیہ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا۔ وہ یہ ہے فرماتے تھے کہ پروردگار
عالم نے ارواحون کو پیدا کیا اور سب سے دریافت فرمایا کہ تمہارا کیا مقصد ہے
سب نے عرض کیا کہ خداوندا تو ہی ہمارا مقصد ہے۔ حکم ہوا کہ دنیا کو آراستہ و پیراستہ
اور مزین کرکے ان ارواحون کو دکھلاؤ۔ غرض جتنی ارواحین تھین انمین سے
نو حصے دنیا پر فریفتہ ہوئین اور اون ارواحونمین سے ایک حصہ رہ گیا۔ اوس ایک
حصہ کو پھر دس حصہ کیا اور پھر اون سے دریافت فرمایا کہ تم نے دنیا نہین قبول
کی اب کیا چاہتے ہو۔ اونھون نے عرض کیا کہ پروردگار عالم تجھی کو چاہتے ہین پھر
حکم ہوا کہ انکے سامنے دوزخ پیش کرو اور جنت پیش کرو۔ اور خوبیان جنت کی حور و
قصور و غلمان وغیرہ دکھلاؤ۔ پھر اونھین ارواحون مین سے نو حصے پروردگار
عالم کی طرف بھاگے تھے تو دوزخ کے خوف کی وجہ سے عبادت مین مشغول ہوئے اور کچھ
جنت کی خوشی مین آنکر خدا کی طرف رجوع ہوگئے۔ ان ارواحون مین سے جو ایک
حصہ رہ گیا۔ اون سے پھر دریافت کیا گیا کہ تم نے نہ تو دنیا قبول کی اور نہ دوزخ سے

ڈرے اور نہ جنت کی خوشی کی اونھون نے عرض کیا کہ پروردگارِ عالم تو دانا ہے
جو کچھ ہم چاہتے ہین. حکم ہوا اگر ہم ہی کو چاہتے ہو تو ہماری بلاؤن کو جھیلو اور صبر کرو
پس انبیا اور اولیا نے بلا کو ایسا اوٹھا لیا جسطرح دودھ خوشی سے پی لیتے ہین۔ چنانچہ
حضرت زکریا علیہ السلام نے مناجات کی کہ خداوندا کوئی بلا نازل کر کہ جس کے باعث
تیرا قرب حاصل ہو. خطاب ہوا کہ بھیجی ہم نے بلا۔ چنانچہ ایک ہزار دندان کا آرہ آپکے
سرِ مبارک پر چلایا گیا اور حکم ہوا کہ اگر اُف کروگے تو نبوت کے دفتر سے تمہارا نام
خارج کر دیا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہین کہ قیامت کے دن پروردگارِ عالم کا حکم ہوگا
کہ انکو طرف دوزخ کی لیجاؤ۔ یہ لوگ خوشی خوشی جاوینگے جب ستر قدم دوزخ رہجاویگی
تو دوزخ فریاد کرے گی اور کہیگی پناہ دے. پناہ دے خداوندا مجکو مین آگ ہون مگر
اس آگ کی مجھکو برداشت نہین ہے جو اُن کے سینون مین بھری ہوئی ہے۔ حکم
ہوگا کہ لوٹا لاؤ اور لیجاؤ طرف جنت کے جب جنت ستر قدم رہ جائیگی تو وہ بھی
پناہ مانگی گی اور کہیگی مین ٹھنڈی چیز ہون مجھکو اس آگ کی برداشت نہین ہے حکم ہوگا کہ
لوٹا لاؤ۔ رہین یہ لوگ آٹھون پہر ہمارے دیدار مین حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہین کہ جو دنیا سے اپنے سینہ مین محبت کی آگ تھوڑی لیجائیگا تو جنت مین جائیگا
اور جو بہت سی لیجائیگا تو وہ دوزخ مین جائیگا چنانچہ یہ حدیث شریف بھی اسی
مضمون پر دلالت کرتی ہے اور حدیث شریف یہ ہے الایمان کلّہٗ ذوق
یعنی اصل ایمان کی ذوق اور محبت خداوند ہے بیچ تیرے لا لا ایمان لمن لا
محبۃ لہٗ لا لا ایمان لمن لا محبۃ لہٗ لا لا ایمان لمن لا محبۃ لہٗ

اے بہ نگاہت آشنا حسنِ ازل ابد بما — اے برخت دلم فدا اصل علی محمد

غزل

چشم دل مین دل محمد شبیر ہین — مردمک مین تل محمد شبیر ہین

برزم مین شمائل محمد شبیر ہین

عرض اپنا حالِ دل سب کیجیو	اس طرف مائل محمد شبیر ہین
بزمِ شہ مین وبس قرنی کیطرح	عاشقِ کامل محمد شبیر ہین
زیرِ دامانِ مبارک جا چھپو	کہ خدا کا ظلِ محمد شبیر ہین
وادیٔ الفت مین کچھ خطرہ نہین	رہبر منزل محمد شبیر ہین
عشقِ ابروئے رسول اللہ سے	بے طرح گھائل محمد شبیر ہین
کیون نہ پروانہ کی صورت ہم جلین	شمعِ محفل محمد شبیر ہین
لاج رکھنا اُمتِ محبوب کی	حق سے یہ سائل محمد شبیر ہین
اہلِ سُنت شیخِ ملت پیشوا	عالم وفاضل محمد شبیر ہین
محو ہین عشقِ رسول اللہ ہین	حق سے بھی واصل محمد شبیر ہین
عقل کے اڑتے ہین طوطے جسجگہ	بس وہان عاقل محمد شبیر ہین
ہین ہوا اور اذِ حقیقت ذکر مین	اوس کے بس عامل محمد شبیر ہین
نفسِ امارہ نہ کرنا سرکشی	کہ ترے قاتل محمد شبیر ہین
فیصلے کو اے خیالِ بد ترے	منصف وعادل محمد شبیر ہین

غوثِ اعظم رض کی محبت مین فنا
نجم زندہ دل محمد شبیر ہین

کرامت بیان حافظ انور علیشاہ صاحب جو کہ آپ کے خلیفہ اعظم ہین اور صاحب کشف وکرامت ہین اور بزرگی اونکی مخلوق پر ظاہر ہے اور فنافی الشیخ کے درجے پر پہونچے ہین۔

آپکی ذاتِ مبارک سے ہی حاصل خلق کو	نورِ ایمان نورِ دل نورِ یقین آرام جان

حافظ انور علی شاہ صاحب جو کہ آپ کے خلیفہ ہین وہ بیان فرماتے ہین کہ عرس تھا اور کھانا تقسیم ہو رہا تھا ایک شخص کمبنا باندھے ہوئے اور کمبل اوڑھے

ہوئے تھے اور ایک ہانڈی بڑی سی اونکے ہاتھ مین تھی اور دیگ کے پاس آکر کھڑے ہوگئے اور کہا کہ اس ہانڈی کو بھر دو مین نے بھرنا شروع کیا جب ہانڈی بھرنیکو ہوتی وہ ایک ہونکارہ مارتے ہانڈی کا کھانا نیچے کو بیٹھ جاتا غرض اسی طرح سے مین بھرتا جاتا تھا اور وہ ہونکارے مارتے جاتے تھے قریب تھا کہ دیگ ختم ہوجاتی مین مجبور ہوکر حضرت شاہ جی میان قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ اوس فقیر کی ہانڈی نہین بھرتی دیگ ختم ہونے پر آگئی۔ حضرت پیرو مرشد رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ٹھہرے جاؤ مین آتا ہون حضرت شاہ جی میان رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے اور ایک ضرب زور سے لگائی ضرب کے لگاتے ہی جتنا کھانا زاید ہانڈی مین تھا وہ سب اوبل کر زمین پر ڈھیر لگ گیا اور جتنا کھانا ہانڈی مین سما سکتا تھا اوتنا باقی رہ گیا۔ ہانڈی لیکر فقیر صاحب چلدیئے۔ حضرت پیرو مرشد شاہ جی میان رحمتہ اللہ علیہ نے اوس فقیر سے فرمایا کہ تم سمجھتے ہو کہ ہندوستان مین کوئی فقیر نہین ہے فقیر نے کچھ جواب نہین دیا اور نظر سے غائب ہوگئے مین نے عرض کیا کہ یہ کون تھے حضرت نے فرمایا کہ یہ قطب تھے دھلی کے امتحان کرنے آئے تھے۔ کرامت۔ ایک دن پیرو مرشد حضرت شاہ جی میان رحمتہ اللہ علیہ مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شاہ صاحب فقیر مدنی بھی آپکی مجلس مین بیٹھے تھے کہ ناگاہ ایک باورچی آیا اور روکر عرض کرنے لگا کہ حضرت میری گھر والی چھ مہینہ سے فرار ہوگئی ہے اور مین مزدور آدمی ہون گھر کا کام کرون یا مزدوری کرون مجکو سخت تکلیف ہے۔ آپ میری بی بی کو لادیجئے۔ حضرت پیرو مرشد صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مین کہان سے لاؤن اگر مسجد مین ہو تو ڈھونڈ لے۔ اوس نے عرض کیا کہ میان مسجد مین کہان سے آئی اور زیادہ رونے لگا غرض اوس کے رونے سے مدنی شاہ صاحب کو ترس آیا اور اونھون نے کہا کہ بھائی روتا ہے تو بیٹھ جا مین ڈھونڈتا ہون اور اپنے منھ پر رومال ڈال لیا اور

مراقبہ مین ہو بیٹھے دس پندرہ منٹ کے بعد منھ کہولا اور کہا کہ بھائی تیری بی بی کا پتہ چلگیا
دہلی کے چاندنی چوک مین بھٹیارے کی دوکان پر نوکر ہے مگر لانا حضرت شاہ جی
میان رح کا کام ہے مجھ مین اتنی طاقت نہین حضرت شاہ جی میان رح نے فرمایا جو
پتہ چلائیگا وہی لائیگا اور نان بائی سے اشارہ فرمایا کہ انھین چھوڑ مت نان بائی
اتنی بات سنکر اور رونے لگا اور کہا میان کہ مین ہرگز نہ جاؤنگا جبتک میری بی بی
نہ آئے۔ غرض شاہ صاحب مدنی نے سفارش کی اور کہا کہ حضرت رحم کھایے اور
لادیجیے آپ نے انکار کرتے کرتے چادر کا پلہ منھ پر ڈال لیا اور دو تین منٹ کے بعد
کھولدیا اور نان بائی سے فرمایا جا مسجد کے پچھواڑے دیکھ تو کہین کھڑی نہ ہو۔ اگر
کھڑی ہو تو پکڑ لینا چھوڑیو مت۔ غرضکہ وہ نان بائی مسجد کے پیچھے گیا دیکھا تو پریشان
بال بکھرے ہوئے ہاتھ پہونچون تک گیلے آٹے مین سنے ہوئے کھڑی ہے وہ ہاتھ پکڑ کر مسجد مین
لایا۔ آپ نے فرمایا تم بی بی کہان گئین تھین تمہارے میان تے روتے روتے آنکھین
سوجھ گئین۔ اوس عورت نے کہا کہ میان مین دہلی مین چھ مہینے سے نان بائی کی دوکان پر
نوکر تھی۔ فرمایا کہ تو آئی کیسے اوس نے عرض کیا کہ مین آٹا گوندہ رہی تھی ایک شخص کالا
برقع اوڑھے ہوئے آیا اور مجھے ڈانٹ بتلائی اور کہا کہ آنکھین بیچ لے۔ آنکھین
میچین اور یہان آگئی حضرت نے فرمایا کہ تو دیوانی ہے ایسی باتین نہین کرتے
ہین جاؤ گھر کو جاؤ۔ کلام حضرت بو علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ

زاد زاہد چیست آن اسم کریم	زاد صوفی کیست انوار قدیم
صوفیان غرق اند در دریاے ہو	نیست زاہد خشک را ہیچ آبرو

کرامت۔ ایکروز اس فقیر مولوی محمد بشیر کے دل مین خیال پیدا ہوا کہ بزرگون کی نظر مین
اتنی طاقت ہے کہ ایک نظر مین کامل کر دیتے ہین پھر کیا ضرورت ہے کہ ہمکو جھگڑے
مین ڈالا ہوا دسونت آستانہ پر بکثرت آدمی بیٹھے تھے اور حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ

دروازے کی آڑ مین مونڈھے پر بیٹھے تھے اور ہم وہین آڑ مین کھڑا تھا یہ خیال گزرا ہی تھا
کہ فوراً جو بات لوگون سے فرما رہے تھے وہ چھوڑ دی اور فرمایا کہ بھائیو سنو
ایک ہانڈی ہے چھوٹی اوسمین کچھ کھانے کی چیز ہے اگر اوس کے تلے بڑے بڑے
لٹھے لکڑیون کے جلائے جائین جسوقت کہ آگ زور پکڑیگی تو جو کچھ ہانڈی مین
ہے وہ اُچھلکر گر جائیگا اور ہانڈی ٹوٹ کر ٹکڑے ہو جائیگی اور جو دھیمی آنچ سے
پکے گی تو اپنے خرچ مین بھی آوے گی اور اورون کو بھی نفع پہونچے گا۔ ہم اپنے
دل مین سمجھ گئے اور ارادہ کیا کہ اب ایسا خیال دلمین نہ لائین گے۔

کرامت۔ ایک رائین حج کو گیا تھا جسوقت حج سے لوٹ کر آیا تو سیدہا حضرت
پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین آیا مصافحہ کیا حضرت پیر و مرشدؒ نے
فرمایا کہ کیا گذری۔ اس نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ ہمارا جہاز گیارہ روز
تلاطم مین پڑا رہا تھا اور جہاز کا کپتان بھاگا جاتا تھا مگر سب آدمیون نے ملکر اوسکو روک لیا
اور کہا کہ جو ہمارا حال سو تیرا حال ہم ڈوب جائین اور تو رہ جائے اوس نے کہا کہ
یہ جہاز ڈوبے گا رہیگا نہین سبکو یقین ہو گیا کہ اب اسکا بچنا محال ہے غرض سب نے
رونا شروع کردیا اور اپنے اپنے مال اور اولاد کو یاد کرتے تھے اور ہمین آپکو یاد کرتا تھا
روتے روتے میری آنکھ لگ گئی دیکھا کہ آپ کی کمر سے تہبند بندھا ہوا ہے اور ہاتھ
مین لاٹھی ہے اور آپ میرے سامنے کھڑے ہین اور فرماتے ہین کہ حاجی صاحب گھبراؤ
متی خدا کو بڑی قدرت ہے یہ کہکر آپ نے ایک نعرہ زور سے لگایا اور جہاز کو کندھا
دیا جہاز چلدیا اور میری آنکھ کھل گئی سب لوگون کو خوشی ہو گئی اور بہت حیرت مین
ہوگئے کہ جہاز کیسے چلا ہے ہمنے گھڑی اور ساعت لکھ رکھا اور دلمین بات چھپا رکھی
اور کسی سے نہ کہا حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس بات کو پوشیدہ
رکھو کسی سے ظاہر نہ کرنا۔ کرامت۔ اس فقیر حقیر سے ایک معتبر آدمی نے بیان کیا

که ایک شخص حضرت شاه جی میان رحمة الله علیه کا مرید ہوکر پہاڑ کو چلا گیا تھا۔
وہان پر رہا کرتا تھا۔ اور ذکر جہر کیا کرتا تھا اور باواز بلند شجرہ شریف پڑھا کرتا تھا
اور اوسکی دیوار کے نیچے ایک شرابی رہا کرتا تھا اوسکی نیند مین خلل پڑتا تھا غرض
چند روز کے بعد اون مرید صاحب کا انتقال ہوگیا اور اونکی لاش زمین پر پڑی
ہوئی تھی اور وہ شخص شراب پیکر آیا اور اوس میت کے پاس کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا
کہ راتون کو بہت چلاتا تھا اب فلانے بزرگ اور فلانے بزرگ کا نام لیا کرتا تھا
اب تو زمین پر پڑا ہے اب تیری مدد کو کوئی بزرگ نہین آتا چند بار لوٹ پھیر کر اوسنے
یہ طعنہ زنی کی باتین کین غرض وہ میت اوٹھکر بیٹھا اور سیدھا ہاتھ ہلاتا تھا اور
زبان سے لا الہ الا اللہ تین چار مرتبہ کہا اور مخلوق تماشا دیکھ رہی تھی اور کہتی تھی کہ انکے
پیر کو اللہ نے کتنی طاقت دی ہے کہ مردے کو زندہ کر دکھایا۔ غرض وہ شخص پھر لیٹ گیا
اور مر گیا۔ کرامت۔ خانساماں خواجہ ابوالحسن صاحب جنکی سکونت رامپور ہے وہ
کہتے ہین کہ مین نے اپنے پیرو مرشد حضرت شاہ جی میان رحمة اللہ علیہ کی
دعوت کی اور سات آدمی کا کہانا پکوایا اور حضرت پیرو مرشد کے ساتھ مین ساٹھ
آدمی آئے حضرت پیرو مرشد رحمة اللہ نے فرمایا کھانا جلد لاؤ اور مین حیران تھا
کہ مین کیا لاؤن پھر فرمایا کہ جو کچھ موجود ہے لاؤ۔ مین نے کھانا سینی مین کرکے انکے
سامنے رکھدیا۔ آپ نے اپنی چادر مبارک اوسپر ڈالدی اور فرمایا کہ سبکو دیئے جاؤ اور کھلا
جاؤ۔ غرضکہ سیر ہوکر سبنے کھایا اور گھر والون نے کھایا۔ اس کا ذکر اپنے والد سے ہمنے کیا
اونکو یقین نہ آیا اور کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو اور کہا کہ ہم دعوت کرین گے اور ہر قسم کا
کھانا ساٹھ آدمی کا پکوایا اور حضرت پیرو مرشد رحمة اللہ علیہ کو بلوایا۔ آپکے ساتھ
مین کل سات آدمی آئے۔ خانساماں کے والد نے کہا کہ حضرت مین نے ساٹھ آدمیون کا
کھانا پکوایا ہے محنت کی اور آپ کے ساتھ مین کل سات آدمی آئے میرا بڑا

نقصان ہوا اُس کو کون کھائیگا حضرت پیرو مرشدؒ نے فرمایا ہین کوئی برات لاتا جیسے لاؤ جو کچھ تم نے پکایا ہے غرض اس قسم کا کھانا کونڈے بھر بھر کر لاتے جاتے تھے اور اپنے دست مبارک سے سب کے آگے بڑہاتے تھے۔ غرض جتنا کھانا تھا سب سات آدمی کھا گئے۔ اور گھر والون نے مسور کی دال پکا کر کھائی۔ اور خانساماں ابو الحسن صاحب بڑے معتبر آدمی ہین وہ قسم کھا کر کہتے تھے کہ اون سات آدمیون مین مین بھی تھا بعد کھانے کے مجھکو اسقدر بھوک لگی کہ مارے بھوک کے چلا نہین جاتا تھا۔ بازار مین سفریان مول لیکر کھائین جب تسکین ہوئی۔ خانساماں کے والد صاحب نے توبہ کی کہ آیندہ مین کبھی بزرگون کی شان مین ایسی بات نہ کہونگا۔ شعر بو علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ

	ہر دمے صد موج می آرد بجاں		در دلم دریائے توحید خدا ست	
	گاہے موج خورد آید گہ کلاں		موج در موج است دریا ہم چناں	

کرامت۔ حضرت پیرو مرشد رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے تھے ایک شخص بریلی سے آیا اور سلام کیا اور مصافحہ کو ہاتھ بڑہایا۔ آپ کے ہاتھ مین دو لڈو تھے وہ حضرت نے اوس شخص کو عطا کیئے وہ شخص ویسی ہی لوٹ آیا اور اوس شخص کے اولاد نہین ہوتی تھی۔ یہ دلمین خیال کیا کہ حضرت نے مجھکو دو بچے عطا کیئے اور بی بی کو لا کر کھلائے اوس کے دو لڑکے پیدا ہوئے جب چلنے پھرنے لگے حضرت پیرو مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے لا کر کھڑے کر دیئے اور کہا کہ حضرت یہ وہ دو لڈو ہین جو آپ نے عطا کیے تھے۔ آپ نے فرمایا نہ یہ کرو خدا کا شکر کرو کہ خدا نے تمکو نعمت عطا کی لڈو روپیا کیون نام لیتے ہو۔ کرامت۔ اور خواجہ ابو الحسن صاحب خانساماں انکے اولاد نہین تھی۔ حضرت پیرو مرشد شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آم عطا فرمایا اور فرمایا کہ اسکو اپنی بی بی کو کھلا دو۔ غرض بعد نو مہینہ گذرنے کے لڑکا پیدا ہوا

وہ لڑکا اب موجود ہے نام اوس کا منظور حسن ہے بعد لڑکا پیدا ہونے کے حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کو مکان پر لے گئے اور کہا کہ حضرت بچہ بھوکا کٹتا ہے دودہ قطعی اوسکی والدہ کے نہین ہے آپ نے فرمایا کہ سفید زیرہ ذرا سا لے آؤ آپنی دم کرکے دیا اور فرمایا کہ اسکی والدہ کو کھلا دو غرضکہ بعد کھلانے کے تھوڑی دیر مین خانساماں ابو الحسن صاحب آئے اور کہا کہ حضرت دودہ اسقدر زاید ہوگیا کہ بٹنے لگا آپ نے بطور خوش طبعی کے فرمایا کہ جڑہ مارو گو لڑکے یا باپ بیٹے دونوں پیو

غزل

تصور کام کرتا ہے ہماری دل مین نشتر کا
لہو بدن صاف کر دیتا ہی سب سینہ کے اندر کا

جگر مین جان کہیں قالب مین دل مین مین یہان مین
اثر ہے شاہ جی کے نعرۂ اللہ اکبر کا

بہت ٹیسین اوٹھاتا ہی بچہ اقلب مضطر کا
مرہم رکھدے کوئی خادم محمد شیر کے گھر کا

جنابِ غوث کے پائے مبارک اور مینبر
سبحن اللہ یہ رتبہ ہی میاں اکے دفنِ انور کا

بہت جانچا ہت پر نہیں غمِ عشق سے بڑے
محمد شیر کا راہِ خدا سے کب قدم سر کا

محبت سی مرے مرشد نے مجھپر ہاتھ پھیرا ہی
یہی تو تاج ہوگا دن قیامت کے مری سر کا

ہمارے شاہ جی کا آستانہ ہی درِ جنت
قدم رکھنا نہین مت یہ کہ موقع ہی یہان سر کا

میاں زاہد ادہر سے سیدہی جنت کو چلی جاؤ
کہا ہے یہ جو دروازہ محمد شیر کے گھر کا

ستایا ہی بہت یا شاہ جی درد جدائی نے
اوٹھادیجے رخِ تاباں سے گوشہ اب چادر کا

بکثرت ذکر اللہ سے خادم فیض پاتے ہیں
جما لیتے ہین نقشہ دلمین حرفِ منور کا

مری تشنہ لبی پر ترس کہا کر حشر کو مرشد
دلانا ساقی کوثر سے مجھکو جام کوثر کا

چلا آتا ہی موجین مارتا مضمون مری دل مین
ہی تجھ مین فیضِ اے خسیر دل سمندر کا

اسے جمکار کر بیٹھلائیے گا آستانہ پر
کہ نجم زار کہتا ہے محمد شیر کے گھر کا

حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ آستانہ مبارک پر تشریف رکھتے تھے ایک عالم جناب

آئے اور مصافحہ کیا اور کہا کہ میان صاحب آدمی قادر ہے کہ مجبور ہے آپنے
فرمایا کہ کسی عالم صاحب سے پوچھو یہ مسئلہ ہمتو بے پڑہے ہین۔ اُنھون نے کہا کہ
نہین آپ خوب بتا سکتے ہین آپ نے فرمایا اچھا کھڑے ہو تو جواب دون
وہ کھڑے ہو گئے آپ نے فرمایا ایک پیر اوٹھا لو اونھون نے اوٹھا لیا آپنے
فرمایا دوسرا ابھی اوٹھاؤ اور کھڑے رہو اونھون نے کہا کہ اگر دوسرا
پیر اوٹھاؤنگا تو گر پڑونگا۔ آپ نے فرمایا تمکو اتنی قدرت دیگئی کہ پیر اوٹھا سکو
عالم صاحب خاموش ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ بھائی ہمین تو حضرت منصورؒ نے
پڑہایا اور وہ قصہ پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ یون بیان فرماتے تھے کہ سب سے پہلے
مصطفائی چھاپہ خانہ شروع ہوا اور اوسمین حضرت منصورؒ اور حضرت بلالؓ کے
قصے چھپے پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کو بہت محبت پیدا ہوئی۔ حضرت بلالؓ اور حضرت
منصورؒ کے قصے سے خدا کی قدرت خودبخود ایک شخص دونون قصے لے آیا اور کہا
کہ حضرت مین یہ آپ ہی کے واسطے لایا ہون۔ غرض آپ نے دونون قصے
لے لئے۔ اور دلمین خیال فرماتے تھے کہ اگر کوئی پڑہانے والا مل جائے تو اوس سے
پڑہ لین مگر کسی کا حرج بھی نہ ہو۔ اور یہ خیال کر کے آپ مسجد کی فصیل پر جا بیٹھے کہ کوئی پڑہانے
والا نکلے گا۔ تو اوس کے ساتھ ہو لونگا اور ایک دو شعر چلتے چلتے یاد کر لونگا۔ خدا کی
قدرت کوئی اوس راستہ سے نہین نکلا۔ جب زیادہ دیر ہوئی تو دل پر جوش پیدا
ہوا اور حضرت منصورؒ کی طرف خیال کیا کہ آپ نے قصہ تو بھجوایا مگر پڑہانیوالا نہین بھیجا
بیساختہ آنکھون سے آنسو نکل پڑے تھوڑی دیر کے بعد جو ہمنے اوس قصہ کو کھولکر دیکھا
تو ہم نے سب پڑہ لیا۔ ہمنے خیال کیا کہ حضرت منصورؒ کو دوسرے سے پڑہوانا منظور
نہین تھا آپ ہی قصہ بھیجا آپ ہی پڑہا گئے پھر تو جو کتاب ہم دیکھتے عربی فارسی کی
بے تکلف پڑہ لیتے۔ اور جس مسئلہ کی ضرورت ہوتی کتاب کھولکر دیکھتے وہ مسئلہ

نکلنا کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ پڑتی اور اس فقیر حقیر یعنی مولوی محمد بشیر نے بارہا پچھلی رات کو تلاوت قرآن مجید کو حضور کی زبان مبارک سے سُنا ہے ایسا تلاوت فرماتے تھے جیساکہ اچھا قاری پڑہتا ہو۔ اور دیگر اشخاص کی زبانی بھی ہے کہ رمضان مبارک مین اکثر پچھلی رات کو کھڑے ہوکر سورۂ روم اور سورۂ عنکبوت تلاوت فرمایا کرتے تھے اور آپ کے پاس ایک قرآن شریف پہلے وقتون کا نہایت پُرقلم تھا اکثر کھٹولے پر اوس قرآن شریف کو رکھکر اور کواڑ بند کرکے پڑہا کرتے تھے اور کسی کے سامنے تلاوت نہ فرماتے تھے اور کسیکو اپنے بھید پر مطلع نہین کرتے تھے۔

بیان مدینہ شریف جانیکا

حضرت پیرومرشد رحمتہ اللہ علیہ جب حج کو تشریف لے گئے اور مکہ معظمہ سے مدینہ شریف کو قافلہ چلا جب چار پانچ منزل مدینہ منورہ رہ گیا ایک مقام رابُغ ہے وہان سے آپ نے کھانا پینا چھوڑ دیا۔ اس غرض سے کہ وہان جائین گے اور بول وبراز کی حاجت ہوگی اور یہ بڑی بے ادبی کی بات ہے۔ کہ ایسے قرب مین جاکر جس زمین مین آپنے قدم مبارک رکھے ہونگے وہان پر ایسی بے ادبی نہین چاہئیے غرض بعد قطع منازل جب آپ مدینہ شریف پہونچے اور قافلہ اُترا وہان پر حضرت پیرومرشد رحمتہ اللہ علیہ کو اس قدر ضعف ہوگیا تھا کہ اوٹھا بیٹھا نہین جاتا تھا دو آدمیون نے آپکو پکڑ کر کھڑا کیا جب آپ بمشکل تمام کھڑے ہوگے اور آپ نے روضہ مبارک کی طرف دیکھا اوسوقت ایسی طاقت آپ مین آگئی کہ خود بخود چلدئے روضہ کی طرف کو اور ایسا تیز چلتے تھے کہ کوئی آدمی آپ کے ساتھ نہین چل سکتا تھا گویا آپ دوڑ رہے تھے یا ہوا مین چلے جارہے تھے اور روضہ مبارک پر پہونچے جو کچھ نعمت باطنی عطا ہوئی ہے وہ بیان سے باہر ہے اوس کا بیان نہین ہوسکتا مگر جو کچھ کہ آپ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا وہ یہ بندہ لکھتا ہے۔ جبوقت آپ روضہ مبارک کی جالی کے پاس

مراقبہ میں جا بیٹھے دیکھا آپ نے کہ روضہ مبارک سے ایک ہاتھ نمودار ہوا اور پان کا بیڑا مجھکو مرحمت فرمایا گیا یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ نے یہ جلوہ دکھایا۔ اوسوقت معلم آئے اور اونھوں نے فرمایا کہ ہمارے مکان پر چلیے اور مجھکو اور میرے بال بچون کو اور نیز چند آدمیون کو مرید کر لیجیے۔ مین سمجھا کہ یہ اشارہ حضرت ہی کی طرف سے ہے۔

مشرف ہوا وہ بھی دیدار سے اب
کہ شائق تھا ملکِ عرب شاہ جی کا
شرف پایا بیعت سے اہلِ عرب نے
ہے شیدائی ملکِ عجم شاہ جی کا

غرض بعد مرید ہونے کے شیرینی بہت عمارہ تقسیم کیگئی پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ہم نے ایسی لذیذ شیرینی نہین کھائی تھی۔ اور علما وہ مریدون کے حاضرین پر ایسی کیفیت طاری ہوگئی کہ سب بیہوش ہوگئے تھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّکَ رَبِّ
اَرِنِیْ جَمَالَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

بیڑا ملا ہے پان کا روضہ سے مرشد آپکو
سرخ رو آپکو کیا صلِّ علیٰ محمدِ

غزل

ہمین بس ہے مرشد سہارا تمہارا
کیا ساتھ حق نے ہمارا تمہارا
مریضِ محبت ہے کشتہ تمہارا
قتیلِ شہادت ہے مارا تمہارا
ترقی پہ ہے جوشِ الفت ہمارا
یہ ہے فیض کس کا تمہارا تمہارا
بھڑکنے لگی آتشِ شوق دلپر
جلانے لگا تن کو شعلہ تمہارا
نظر صاف آنے لگا جلوہ حق
تصور جو باندھا ہے آقا تمہارا
سمائے ہین آنکھون کی پردے مین مرشد
جما حضرتِ عشق نقشا تمہارا
وہ پردہ اوٹھا وہ نظر آئے مرشد
مرید وہ چمکا ستارا تمہارا
میان اس میری آنکھون کی پردے مین آو
کہ پردہ نہین ہے ہمارا تمہارا

مرے دل میں آؤ سما جاؤ مرشد　　ہوا ہے جو آنکھوں سے پردا تمہارا
میاں جس طرح چاہو جلوہ دکھاؤ　　ہمیں تو ہے ہر وقت سودا تمہارا
غم ہجر اتنا بھی اچھا نہیں ہے　　اٹھایا نہ جائے جو صدمہ تمہارا
ازل ہی سے مرشد دلوں پر ہماری　　مصور نے کھینچا ہے نقشا تمہارا
نکلنے لگا دل سے یا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ　　تڑپنے لگا لو یہ شیدا تمہارا
پڑے جان کیونکر نہ مردہ دلوں میں　　کہ دل پیر و مرشد ہے زندہ تمہارا
مریدوں کو تم بخشواؤ گے حق سے　　یہ ہے مرتبہ عظمت والا تمہارا
مرے جرم کتنے مری کیا حقیقت　　ہے لاکھوں کو کافی اشارا تمہارا
جو مانگا وہ پایا کہا جو ہوا وہ　　خدا نے کیا بول بالا تمہارا
نہ کیوں بار ور ہو شجر یہ دعا کا　　ہمیں مل گیا جب کہ شجرا تمہارا
دعا کیجیے دست حاجت اوٹھا کر　　ہمیں بخشدے حق وسیلا تمہارا

نہیں مجھ سے عاصی کا کچھ اسمیں دعویٰ
کہ یہ بھی بس ہے فیض سارا تمہارا

بیان عرسوں کا

ایک مرتبہ حضرت پیر و مرشد حضرت شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے رامپور میں حضرت حافظ جمال اللہ شاہ صاحب قدس سرہ العزیز کے مزار مبارک پر عرس کیا۔ اور اوس وقت میں اکتیس ۳۱ ہزار آدمیوں کے کھانے کا انتظام کیا گیا اور اس جنس میں صرف آلو ایک سو بارہ من تھے اور باقی جنس کا کچھ شمار نہیں تھا اور جسقدر جنس خریدی گئی تھی اس سب کی قیمت اپنی جیب مبارک سے دیے چلے جاتے تھے یعنی اوس عرس میں کسی غیر کی شرکت نہیں تھی۔ ایک شخص حق حالت

دیکھکر بازار گیا اور کپڑا خرید لایا اور انگرکھا سلوا کر حضرت پیر و مرشد شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور جیسی آپ کی جیب ہے کہ ہزارہا روپیہ اسمین سی نکلتے چلے آتے ہین ایسی جیب میرے انگرکھے مین ڈالدیجئے حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ بھائی یہ جیب تو میرے ہی پاس رہیگی۔ غرض چھپن دیگ سے کھانا برابر پک رہا تھا اور وہ ایک ایسا وسیع میدان مین کہ بارہ سو گز کی قنات تنوائی گئی تھی جسوقت حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ نے خود کھڑے ہو کر دس قطارین اوس قنات مین کھلوائین اور بائیس کڑھاؤ حوض کھانیکے ملبب تیار تھے اور بھری ہوئی رکابیون کا کچھ شمار نہین تہا اور دیگ پر دیگ برابر اترتی جاتی تھی۔ غرض حضرت پیر و مرشدؒ نے بعد دس قطارین کھلانے کی منتظمان عرس جو بڑے بڑے رئیس اور خاندانی تھے اون سے آپ نے فرمایا کہ بھائیو اب ہماری کمر مین درد ہونے لگا اب تم اس کھانا کھلانے کا انتظام کرو گے سب نے عرض کیا کہ آپ آرام فرمایئے ہم اس کام کا انتظام کرلین گے جسوقت حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ لنگر خانہ سے باہر تشریف لائے دیکھا کہ جامع مسجد کی طرف سی بکثرت آدمیون کا ہجوم چلا آتا ہے حضرت نے اپنے دلمین خیال کیا کہ اتنا ہجوم اگر مصافحہ کرین گے تو مجھے غافل کرین گے پس اوس ہجوم سے فرمایا کہ جھپٹو ہاتھ بکاؤ کھانے کیطرف کرکے وہ لوگ جسوقت کہانے پر جا پڑے تو جتنا کھانا تھا لوٹنا شروع کیا او منتظمان عرس نے تشدد کے ساتھ روک تھام کی اور قریب تھا کہ آپس مین لڑ مرتے خدا کے حکم سے ایک سیاہ بادل اوٹھا اور بجلی کوندنا شروع ہوئی اور بکثرت پانی برسا وہ ہجوم فوراً متفرق ہوگیا اور آدمی ہلاکت سے محفوظ رہے اور جس کے ہاتھ جو چیز لگی وہ لے بھاگا اور دیگون کو شہر پناہ کی بانسی مین لڑکا لڑکا کرلے گئے اور اس کا کوئی پرسان حال نہ تھا جس کا جو جی چاہتا تھا اوس چیز کو

لوٹ کر لیے جاتا تھا۔ حضرت پیر و مرشدؒ کے پاس منتظمان عرس آئے اور کہا کہ حضرت آپکے باہر نکلتے ہی تمام کھانا لُٹ گیا۔ آپ نے فرمایا اگر پروردگار عالم کا انتظام نہ ہوتا تو تم سب بلا مین مبتلا ہو جاتے یعنی اگر پانی فوراً نہ برستا تو بہت سے خون ہو جاتے اور تم سب پکڑے جاتے۔ یہ حضرت حافظ جمال اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت تھی جو پانی برس گیا۔ عرس دوم حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیر و مرشد یعنی شاہ احمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عرس بھٹپورہ نفیر مین کیا اور وہان کے کنوون مین پانی تھوڑا تھا۔ آپ نے یہ خیال فرمایا کہ بغیر نہر کھدوانے کے عرس کا انتظام نہین ہوگا آپ خود کسی پھاوڑا لیکر کھڑے ہو گئے آپکے کھڑے ہوتے ہی جسقدر رئیس تھے تحصیلدار وغیرہ سب کھڑے ہو گئے اور دو تین میل سے نہر کھودتے ہوئے پانی لائے۔ غرض دو پہر تک پانی نہر کے ذریعہ سے بھٹپورہ نفیر تک آگیا اور جو تالاب کہ مزار شریف کے قریب تھا وہ پانی سے بھر گیا۔ ہندو اور مسلمان سب متعجب تھے کہ یہ کام بغیر کرامت بزرگان دین کے ممکن نہ تھا۔ غرض اس تالاب پر دیگین چڑھوا دیگئین اور کل کام جاری ہو گیا یعنی کھانا پکنا شروع ہوا بریلی اور رام پور اور پیلی بھیت کے بکثرت مہمان آگئے اور اسقدر افراط سے کھانا پکوایا گیا کہ گاؤن اور شہر اور اطراف والے سب باندھ باندھ کر کھانا لے گئے اور نان بائیون نے عرض کیا کہ حضور اب تو کوئی کھانے والا نہین ہے اور انیس ۱۹ بوریان چاول کی دو۔ دو من کی باقی رہ گئی ہین اب جیسا حکم ہو ویسا کیا جاوے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ جنس یہان کیواسطے ہے اگر آدمی نہین ہین تو کیا ڈر ہے اس سب جنس کو پکا کے کھیت مین ڈھیر لگا دو چیل کوا جانور کتا بلی سب خدا کی مخلوق ہے سب کھا لیگی۔ غرض پکوا کر ڈھیر لگا دیا گیا۔ ایک گاؤن والا آیا اور کھانے کی اتنی بڑی گٹھری باندھی کہ چار آدمیون سے نے

بمشکل تمام اٹھا کر اُس کے سر پر رکھا جب اپنے گاؤن کیطرف چلا تو بوجھہ بوجھ
کے چلا نہین جاتا تھا بوجھہ ہلکا کرنے کی غرض سے راہ مین تقسیم کرتا چلا گیا۔
عرس سوم حضرت پیر و مرشد شاہ جی میان رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مکان پر عرس
کیا اور صرف گوشت کے دام آپکے پاس ساٹھ ۶۰ من کے تھے علاوہ چاول وغیرہ کے
قصابون نے سنا ایک سو بارہ ۱۱۲ من گوشت کاٹ دیا غرض جب عرس ختم ہوچکا
آپ نے قصابون کو بلوایا اور دلمین خیال کیا کہ یہ ساٹھ ۶۰ من کے دام ہین مین دیئے
دیتا ہون آگے جو اللہ کرے سو ہو۔ غرض ناظر محمد یحییٰ صاحب جو آپکے خلیفہ ہین
اور مدت مزید تک آپکی خدمت مین رہے ہین اور نہایت خاص الخاص حضرت
پیر و مرشد رحمتہ اللہ علیہ کے ہین اور اکثر اوقات حضرت خوش طبعی ان سے کیا
کرتے تھے۔

حضرت یحییٰ کہ ناظر جی جنھین کہتے ہین سب	اہل باطن باصفا ہین ہر گروہ عاشقان

وہ حساب کرتے جاتے تھے اور ایک ایک قصائی کو نبٹاتے جاتے تھے غرض ساٹھ
ہی من گوشت کے دامون مین ایک سو بارہ ۱۱۲ من گوشت کے دام بیباق ہو گئے
کچھ کمی بیشی نہین ہوئی۔ ان دامون مین نہ پیسہ گھٹا اور نہ پیسہ بڑھا۔ علاوہ
عرسون کے پچیس ۲۵ چھبیس ۲۶ تینتس ۳۳ من آٹا پکوا کر ہر ہفتہ عشرہ مین ٹھیلون پر لدوا کر
محلون در محلون تقسیم کرایا کرتے تھے غرض ہر سال مین ہزار بارہ سو من کھانا پکجایا کرتا تھا
اور خاص عرس کے دن ایک رات مین سو من چاول پک جایا کرتے تھے۔
اور پچھلی رات کو یعنی چار بجے رات کے جا کر کھانے کے ڈھیر پر فاتحہ دیکر چلے آتے
اور بعد نماز فجر کے حکم دیتے کہ کھانا کھلاؤ۔ اور علاوہ اس صرف کے پوشیدہ
طور پر جو ہوا کرتا تھا وہ جناب بھائی غلام جیلانی خانصاحب جو کہ آپکے ماموں
زاد بھائی ہین اور جناب پیر و مرشد رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت مین اکثر اوقات

رہتے تھے اور حضرت اونپر بہت شفقت اور مہربانی فرماتے تھے اور پوشیدہ انکو بلوا کر فرماتے کہ بھائی اپنے رشتہ والوں سے جو رانڈ بیوہ محتاج ہیں یہ دو دو روپیہ لے کر کے سب کو تقسیم کر دو تاکہ اونکو کسی قسم کی تکلیف نہو۔ اور بعض اوقات کپڑا بھی تقسیم کرا دیتے تھے اور دور دور کے مہمان مسافر جمع ہوتے آپ سبھی کی نہایت خاطرداری اور دلجوئی فرمایا کرتے تھے اور جو مسافر باہر سے آتا تو فوراً فرماتے کہ انکو کھانا کھلاؤ اور ہر ایک سے خوشی بخوشی مصافحہ کرتے اور ہاتھ مصافحہ کا جبتک وہ نہ چھوڑتا آپ نہ چھڑاتے اور بہت خوش طبعی اور کشادہ پیشانی سے پیش آتے اور زبان مبارک سے فرماتے اللہ بھلا کرے۔ اللہ لاج رکھے۔ اللہ شرم رکھے تیرے بچے بنے رہیں نسل بڑھے گھر آباد ہو کسی ڈھب سے ہو۔ غرض جو کہ خلق محمدی کے اوصاف تھے وہ سب آپ میں موجود تھے اور آستانہ مبارک پر ہر دم بھیڑ لگی رہتی تھی۔ ہر شخص شراب وحدت سے سرمست ہر بشر نشۂ الفت سے چور ہر زبان پر نعرۂ اللہ ہو کا شور ہر دل سے ربِّ ارنی کی صدا جسے دیکھو محو لقا جسے پاؤ انکا شیدا اور وہ آفتاب ہدایت مہتاب کرامت سے اپنے دردِ دولت سے شربت دیدار کے چھلکتے پیالے اور چھلکتے جام کو اپنے دست مبارک سے عطا فرماتے اور ہر محتاج کو دولتِ دیدار سے غنی کرتے فقیروں کی جھولیاں لاج رکھنے والی دعا سے بھر دیتے گداگروں کے دامن دُرِ بےبہا اللہ بھلا کرنے والی دعا سے مالا مال کر دیتے۔ دستِ شفقت سے تاج عزت ہر غلام کے زیب سر فرماتے۔ ایک مرتبہ کسی شخص نے عرس کے رخصت کے وقت اُس بھیڑ سے ہاتھ اوٹھا کر یہ شعر باآواز بلند پڑھا۔

	کوئی کہتا ہی انھیں دیکھا کرو	اور تاک رہا ہی کوئی انکی زلف کو	

اتنا کہنا تھا کہ تمام حاضرین پر وجد کا عالم طاری ہوا غش آنے لگے۔ اللہ ہو کی ضربوں سے آتش عشق بھڑکنے لگی اور انوارِ الٰہی کے نزول فیض کا دروازہ کھلا

اور حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے مبارک پر کسی کی نظر نہین ٹھہرتی تھی گویا چہرا مبارک چودہوین رات کے چاند کے مانند تھا اور مرید اور غیر مرید سب پر حالت طاری تھی اور سب روتے تھے اور ہو حق مچا ہوا تھا۔

غزل

آج کیسی ہے یہان پر دھوم دھام — کر رہے ہین جو ملائک اہتمام
ذکر مین مشغول ہین سب خاص و عام — مست ہین پیکر مئے وحدت کا جام
عرض کرتے ہین یہ سب برنا و پیر — المدد یا غوث اعظم دستگیر
بزم اقدس کو سجاتے ہین ملک — فرش نورانی بچھاتے ہین ملک
عطر سنت سے بساتے ہین ملک — شمع کافوری جلاتے ہین ملک
کون آتا ہے یہان رشک قمر — کون سا خورشید ہوگا جلوہ گر
آج ہے اللہ کی رحمت یہان — بٹتی ہے دارین کی دولت یہان
ہے یہ جلسہ اولیاء اللہ کا — اور عشاق رسول اللہ کا
ہر طرف نعرہ ہے الا اللہ کا — جام ملتا ہے فنا فی اللہ کا
جلوہ فرما بزم مین ہین مصطفے — بزم آرا ہین علی رض شیر خدا
آج ہین اس بزم مین شامل رسول — آج ہے اس جا فرشتون کا نزول
آج شامل بزم مین ہین سب ولی — شاہ درگاہی جناب شاہ جی
جلوہ گر ہین اولیاء اللہ سب — یاد حق مین ہین فنا اللہ سب
آج حوران بہشتی آئی ہین — بلبلان باغ چشتی آئی ہین
طوطیان نقشبندی آئی ہین — قمریان سہروردی آئی ہین
آج ہے یہ قادری محفل سجی — جلوہ گر ہین شاہ جی احمد علی
کیا نہین معلوم کیون شادی رچی — آج ہے عرس جناب شاہ جی
کون وہ اللہ ہے جن کا ولی — کون وہ شمع جمال احمدی

کون وہ ظلِ احد نورِ علی
نام جن کا ہے ہماری روشنی
آج ہے پیشوا کا عرس ہی
عارف او نکو ہے کہتے ہین روشن ضمیر
عاشق او نکو ہے کہتے ہین بدرِ منیر
واقفِ رازِ فنا فی اللہ ہین
نجمؔ عاصی اب خدا کے واسطے
بخش یارب مصطفےٰ کے واسطے
دل ہمارا نور سے کر منجلی

کون وہ آبِ حیاتِ سرمدی
شہ محمد بشیر حضرت شاہ جی
آج ہے مقتدا کا عرس ہی
زاہد او نکو ہے کہتے ہین کامل فقیر
عابد او نکو ہے کہتے ہین سب بے نظیر
سچ تو یہ ہے کہ بقا باللہ ہین
ہاتھ اوٹھاتا ہے دعا کے واسطے
انبیاؑ و اولیا کے واسطے
از برائے پیر و مرشد شاہ جی

اور عرس کے ہنگامے مین حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ تین تین چار چار روز کے فاقے سے رہتے تھے اور لوگ اپنے کھانے پینے اور مہمان نوازی مین مصروف رہتے اور حضرت پیر و مرشد رحؒ کو بھول جاتے تھے اور آپ کھانے کی خواہش نہ فرماتے۔ چنانچہ موسم گرما یعنی جیٹھ بیساکھ کے دنون مین دوپہر کے وقت آپ دروازے مین موڈھے پر تشریف رکھتے تھے اور بکثرت آدمیون کا ہجوم تھا اور شدت تشنگی کے باعث سے زبان مبارک لکڑاتی تھی اور ہونٹ مبارک خشک ہو گئے تھے۔ مگر پانی طلب نہین فرماتے تھے یہ نیاز مند یعنی مولوی محمد بشیر سامنے کھڑا تھا کہ ناگاہ چہرے مبارک پر نظر پڑی اور دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ تو پانی لے آ فوراً ہی جاکر تازہ پانی کا لوٹا کنوئین سے بھر کر لے آیا۔ حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ لوٹے پر پڑی بہت خوش ہوئے اور فرمایا اللہ تیرا بھلا کرے تیرا لوٹا ٹپکتا رہے۔ علاوہ اس کے ایک مرتبہ آپ نے اٹھارہ ۱۸ روز تک برابر کھانا پانی قطعی چھوڑ دیا تھا۔

اور اس عرصہ مین ایسی حالت ہوگئی تھی کہ خود اپنی زبان مبارک سے فرمایا
کہ ناف سے نیچے کا بدن گویا برف کے اندر گرا ہوا ہے اسقدر ٹھنڈا رہتا ہے اور
ناف سے اوپر کا بدن ایسا ہے گویا آگ کے ڈھیر مین گڑا ہوا ہے۔ اور روح پر اور
بدن پر ایسا صدمہ ہے کہ اگر دس بچھو ڈنک مارتے تو اتنا صدمہ نہ ہوتا۔ اس
صدمہ کی حالت مین پروردگار عالم کی طرف دلکو رجوع کیا اور عرض کیا کہ یا توصبر
کی رسی مضبوط ہوجاوے اور یا اس تکلیف مین سے کچھ گھٹ جاوے یہ خیال
گزرنا ہی تھا کہ ایک مکان ایک موتی کا مانند بلور کے نہایت پاکیزہ شفاف اور
ایسا روشن کہ سورج کی روشنی سے بھی زیادہ روشنی اوس کے اندر تھی ظاہر
ہوا اُس مکان کے دیکھتے ہی دلمین خیال گذرا کہ اگر جان نکلے تو اس کے اندر
نکلے اس خیال کے گذرتے ہی وہ مکان غائب ہوگیا اور صدمہ بھی کم ہوگیا۔ گویا
پروردگار عالم کو یہ دکھانا منظور تھا کہ اگر یہ صدمہ اوٹھاؤ گے تو اس کے عوض مین
یہ مکان ملے گا۔ اسی طرح سے ہر سال مین دو مرتبہ آپ بیمار ہوتے اور ایک
مہینہ اور گاہے چھبیس ۲۶ روز کھانا پینا قطعی چھوڑ دیتے تھے ظاہرا لوگ کہتے تھے کہ
آپ بیمار ہین اور درحقیقت آپ چلہ پورا کرتے تھے ایک مرتبہ حکیم خلیل الرحمن صاحب
مرحوم آپ کے پاس بیٹھے تھے اور یہ نیازمند بھی آپ کے روبرو کھڑا تھا آپ نے
حکیم صاحب کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ حکیم صاحب حضرت رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے خدا کو سب طرف سے گھیر لیا۔ کوئی راستہ نہین سوائے حضرت کے
حکیم صاحب نے جواب دیا کہ آپ نے خدا کو اور حضرت کو دونون کو گھیر لیا۔ آپ نے
فرمایا کہ حکیم صاحب ہم کھلی آنکھون دیکھ رہے ہین کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے روضہ مبارک کے سامنے کھڑے ہین اور کوئی فرد بشر سوائے ہمارے نظر
نہین آتا۔ حکیم صاحب نے کہا کہ آپ کا مرتبہ بلند ہے آپکے مرتبہ کے مقابل کوئی

اس زمانہ مین نہین ہے - پھر فرمایا کہ معلق صورتین ہمکو نظر آتی ہین اور ایسی خوبصورت ہوتی ہین کہ اگر دوسرا دیکھے تو اونکے دیکھنے مین مشغول رہے۔
چنانچہ نیازمند کہ ایک شب مین پائے مبارک دیار ہا تھا آپ نے اس قدر زور سے ضرب لگائی کہ میرا کلیجہ قابو مین نہ رہا۔ اور فرمایا کہ مولوی صاحب تم نے کچھ دیکھا مین نے عرض کیا نہین فرمایا کہ ایک آدمی سامنے کھڑا ہے کہ گھٹنون تک اوسکی داڑھی لمبی ہے اور اکثر اوقات فرمایا کرتے تھے کہ بہت صورتین نظر آیا کرتی ہین -

بیان اوقات بسری حضرت شاہ جی میان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور آپ کی اوقات بسری اس طور سے تھی - آخیر زمانہ مین جو کہ احاطہ مسجد کے سامنے واقع ہے اوسمین اپنے دست مبارک سے جَو بکھیرتے تھے اور خادم لوگ کَسّی سے کھود دیتے تھے اور حبیب پیدا ہوتے تھے اونکو بوری مین بھروا کے حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ اپنے سرہانے رکھ لیتے تھے اوسمین سے تھوڑے سے جو لیکر کبھی روٹی پکواتے تھے اور کبھی دلیہ پکوایا کرتے تھے اور اسی پر اکتفا فرمایا کرتے تھے اور رہنے کی جگہ آپکی ایک کوٹھے کا چھپّر تھا اوسپر جست کی چادرین ڈلوائی تھین اور اوس کے تلے آپ رہا کرتے تھے اور آپ کی چارپائی یعنی کھٹولے کے نیچے مکان کی نالی جاری رہتی تھی اور چارون طرف سے ہانڈیان مٹی کی جمع رکھتے تاکہ دوسرے آدمی کا گذر نہ ہو اور آنے جانے کا راستہ تنگ تھا اگر کوئی آپکے پاس جاتا تو اپنے آپ کو سمیٹ کر جاتا اور وہ ایسے برتن تھے کہ جو کوئی شیرینی وغیرہ لاتا تو آپ شیرینی تقسیم کر دیتے اور خالی ڈھلیا یا ہانڈی اپنے پاس رکھ لیتے تاکہ جگہ گھری رہے اور دوسرے آدمی کا گذر نہ ہو - اور خاصکر آپکے

کھٹولے مین اس قدر گنجایش نہ تھی کہ آپ پیر پھیلاتے۔ اور اگر آپ پیر کسی وقت پھیلاتے تو مونڈھا بچھا لیا کرتے۔ اور آپکے کھٹولے مین بے شمار کھٹمل رہا کرتے تھے بعض وقت اوسکو کوئی جھاڑتا تو زمین سیاہ ہو جاتی۔ اور فرمایا کرتے کہ یہ تو ہمارے چوکیدار ہین انھین مت ستاؤ اور اوس جگہ مین زیادہ سانپ چوہے رہتے تھے اور کسی کو ایذا نہین پہونچاتے تھے۔ ایک مرتبہ کا قصہ ہے کہ آپکے پاس چند عورتین بیٹھی تھین کہ اتنے مین ایک سانپ آیا اور ایک عورت کی کمر سے لپٹ گیا۔ آپ نے فرمایا اے نمک حرام کیا کرتا ہی وہ فوراً چھوڑ کر چلدیا۔ اور اکثر آپکے پاس جن بشکل سانپ رہا کرتے تھے اور جنات بھی آپ کے مرید تھے اور آپ کا لباس نہایت سادہ رہتا تھا نیلا تہ بند آپ باندھتے اور دو پلی ٹوپی کالی اوڑھتے تھے۔ اور ایک مرزئی نیم آستین آپ پہنا کرتے تھے۔ اور گرمیون کے موسم مین فقط تہ بند ہی تہ بند ہوتا تھا۔ اور قد مبارک آپکا پست تھا اور سینہ مبارک کشادہ اور سینہ مبارک اور پشت مبارک پر مسّے اور چہرۂ انور پر تل تھے۔ اور سر مبارک آپکا بڑا تھا اور ریش مبارک آپکی دراز اور سفید تھی اور چہرہ مبارک آپ کا گولائی لیے ہوئے تھا۔ اور پیشانی آپکی کشادہ تھی اور ابروے مبارک قریب ملے ہوئے تھے اور چہرہ آپکا نورانی تھا اور گندمی رنگ تھا۔ اور اکثر کھڑاوٗن پہنا کرتے تھے اور اگر جوتا پہنتے تو پیلی بانات کا اور چوڑی نوک کا۔ اور آپ دروازے پر بیٹھے نصیحت فرما رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور سوال کیا کہ معرفت کیسے حاصل ہو کیونکہ بزرگان دین جو پہلے گذرے ہین وہ اونھین کا حصہ تھا۔ آپنے فرمایا کہ جتنی مخلوق ہی سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہے اللہ پاک نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو مٹی سے اور پیدا کی گئی مٹی پانی سے اور پیدا کیا گیا پانی ہوا سے اور پیدا کی گئی ہوا آگ سے اور پیدا کیا گیا آگ کو نور سے نور کا مادہ سب مین رکھا گیا

یعنی چار چیز سے انسان پیدا ہے اب ان چار چیزوں مین سے دو چیزونکی صفت اوپر جانے کی ہے یعنی آگ و ہوا۔ اور دو چیز کی صفت نیچے دھسنے کی ہے۔ یعنی پانی اور مٹی اگر دنیا کی آرام طلبی کروگے اور خوب عمدہ غذا کھاؤگے اور پہنوگے اور سوؤگے تو مٹی زیادہ ہوگی اور نیچے کو دھسوگے اور جو آرام طلبی چھوڑ کر خدا کی عبادت مین مشغول ہوگے اور کھانا پینا اور سونا ترک کروگے اور مشقت اور ریاضت مین اپنے نفس کو ڈالوگے تو آگ کی زیادتی ہوگی اور طرف نور کی کھنچوگے اور خداوند کریم کسی محنت کو ضائع نہین کرتا۔ یہان تکلیف اوٹھاؤگے وہان راحت ملیگی۔ اور اگر یہان آرام طلبی کروگے اور عیش و عشرت مین مصروف رہوگے وہان تکلیف اوٹھاؤ۔ چنانچہ آیت شریف اسپر دال ہے یعنی هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ؕ یعنی نہین ہے بدلا احسان کا مگر احسان اور طریقت والے یون بیان کرتے ہین کہ پروردگار عالم نے احسان کیا تیرے ساتھ کہ وہ تجھ مین پوشیدہ ہوا اور تجھکو ظاہر کیا اب تم احسان کرو کہ تم اپنی ہستی کو چھوڑ کر پوشیدہ ہوجاؤ اور اُس کو ظاہر کرو۔ تب احسان کا بدلا احسان ہوا اور یہ بھی آیت شریف ہے وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ؕ یعنی جو کچھ ہے تمھاری ہی بیچ مین ہے کیا بس نہین دیکھتے ہو تم وَبَنَیْنَا فَوْقَکُمْ سَبْعًا شِدَادًا اور بنائے ہمنے اوپر تمہارے سات آسمان محکم اور اہل طریقت یون کہتے ہین کہ وہ آسمان سات پردے ہین اوپر تمہارے کھنچے ہین محکم اور مضبوط جبتک ان سات پردونکو ساتھ ریاضت اور مجاہدے کے ٹکڑے ٹکڑے نکرے گا اوس آفتاب حقیقت کو نہ پہونچے گا وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا اور گردانا ہمنے چراغ روشن مراد اوس سے آفتاب ہے اور طریقت والے یون کہتے کہ آفتاب حقیقت مراد ہے کہ وہ پرتوہ ایمان تمہارے کا ہے تاکہ آنکھین تمہاری کو وہ آفتاب روشن اور منور کرے۔

وَ اَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَآءً ثَجَّاجًا اور برسایا ہمنے بادلون سے پانی ریلا مارنے والا۔ اور طریقت والے یون کہتے ہین کہ بھیجا ہمنے کہ ہم خداوند ہین اس عشق کو ابر حقیقت اپنے سے اوپر دلون تمہارے کے کہ نور برستا ہے تاکہ باہر آوے اوس سے یعنی کمال پاوے ایمان تمہارا اور پھل اوس سے حاصل ہووین اور مُرادون سے کردار نیک تمہارے ہین لِنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا تاکہ نکالین ہم ساتھ اوس کے اناج دانے اور گھاس اور سبزہ اور باغ پتون مین لپٹ رہے ہر آئینہ باہر لاوین ہم اوس سے معرفت کو کہ انوار حقیقت الٰہی ہے تو جیدا ہووے۔ اہل معرفت غیر سے حضرت شاہ جی میان قبلہ رحمتہ اللہ علیہ جسوقت کہ حضرت احمدعلیشاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہکا وصال ہونے کو تھا آپ خدمت اقدس مین پہونچے حضرت قبلہ احمدعلیشاہ صاحب رحمتہ اللہ نے فرمایا کہ شاہ جی میان تم آگئے مین انتظار کر رہا تھا۔ اب میرا آخیر وقت ہے۔ غرض جو کچھ نعمت باطنی عطا کرنی تھی عطا فرمائی اور بعد وصال کے جو آپ کے خلفا تھے سب نے جو تبرکات پیر و مرشد کے تھے آپسمین ایک ایک تقسیم کر لیے اور حضرت شاہ جی میان قبلہ رحمتہ اللہ علیہ سے سب نے کہا کہ آپ بھی اِن تبرکات مین سے پسند کر لیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ مینے وہ تبرک لیا کہ اوس کو کوئی نہین لے سکتا یعنی باطنی نعمت غرض حضرت احمدعلیشاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا وصال تیرہ ۱۳ تاریخ محرم سنہ ۱۲۶۶ھ اور چہار شنبہ روز تھا کہ ہوا۔ بعد وصال کے حضرت شاہ جی میان رحمتہ اللہ علیہ پیلی بھیت تشریف لائے اور حضرت قبلہ نعمت شاہ میان رحمتہ اللہ علیہ کے مزار کے سامنے جو حجرہ بنا ہے اوسمین آپ نے چار چلے کیے اور اُسی چلہ مین آپ بیٹھے تھے کہ حضرت احمدعلیشاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے جسم مبارک کی الفی کہ وہ سب تبرکا

بڑھیا تبرک تھا آپ کے پاس پہونچا دیا گیا۔ اور حضرت نعمت شاہ میاں رح کے
وصال کے وقت بھی آپ موجود تھے۔ نعمت شاہ میاں رح کو جو نعمت عطا کرنی
تھی وہ حضرت شاہ جی میاں رح کو عطا کی حضرت شاہ جی میاں رح فرماتے تھے کہ
بعد وصال کے تین مہینے برابر صورت نعمت شاہ میاں رح کی میرے ساتھ رہی ہیں
بیٹھا ہوں تو میرے ساتھ بیٹھے ہیں اور جو چلتا ہوں تو میرے ساتھ چلتی ہیں
غرضکہ حصہ باطنی پہونچانا منظور تھا۔ اور حضرت نعمت شاہ میاں رح کا وصال ۲۷
رجب کو ہوا۔ غدر کے ڈیرہ سال پیشتر۔ اور حضرت شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ
جنکی اولاد میں ہیں یعنی دیوانہ بابا جنکا مزار شریف تنبیر میں ہے وہ مادرزاد ولی
تھے۔ آپ بچے تھے اور ایک برات جا رہی تھی اوسمیں کچھ سوار بھی تھے آپ کے
دلمیں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں بھی سوار ہوتا آپ اپنے گھر کی جو پردہ کی دیوار
تھی سوار ہو گئے اور اوس دیوار کو آپ نے برات کے پیچھے دوڑایا جسوقت
وہ پردہ کی دیوار بیچ میں سے ہٹ گئی تو جو شخص اُس دیوار کی آڑ میں رہتا تھا
اوس نے جاکر آپ کے والد سے عرض کیا کہ حضرت آپکے صاحبزادہ برات کے
پیچھے دیوار کو دوڑا کر لے گئے ہمارے مکان کی بے پردگی ہو گئی۔ آپ کے
والد صاحب چونکہ بزرگ تھے یہ سُنکر آپکے پیچھے گئے اور آپکو مع دیوار کے لوٹا لائے
دیوار آکر اپنی جگہ پر قایم ہو گئی۔ لیکن والد صاحب آپکے بہت ناراض اور
آپکو مارنیکے خیال میں تھے۔ آپ اپنی کرامت کے زور سے بھاگ کر فوراً ہندوستان
آئے اور ایک مسجد میں شب کو ٹھہرے بعد آدھی رات کے آپ نے دلمیں خیال
کیا کہ مسجد بہت خوبصورت ہے اس کو اوٹھا کر اپنے وطن کو لیجاؤں تاکہ
والد صاحب رضامند ہو جائیں۔ غرض آپ اُس مسجد کو مع کنوئیں اور فرش
کے سمیت اوٹھا کر چلدیئے جب ملتان کی صحرا میں پہونچے تو وہاں اولیاء اللہ کثرت

تھے سب نے خیال کیا کہ یہ بچہ ولایت سے آیا اور مسجد لیے جاتا ہی سب نے ملکر آپسمین مشورہ کیا اور آپ سے کہا کہ صاحبزادہ مسجد پرائی ہے اِس کا غیر وطن کو لیجانا مناسب نہین ہے اور آپ مسجد کو سر پر لیے کھڑے تھے یہ سنکر آپ نے مسجد وہین پر رکھدی مگر مسجد ٹیڑھی رہی۔ وہ اب تک صحرائے ملتان مین موجود ہے اور مولوی محمد اکرم صاحب راوی ہین کہ اوسمین ایک صاحب نماز بھی پڑھ آئے۔ غرض سب طرف سے حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ کو نعمت باطنی ملی ہے۔ حضرت شاہ جی میان رح کے ایک پیر بھائی تھے اکثر اوقات یہ فرمایا کرتے تھے کہ شاہ جی میان رح تم نے بڑی گٹھری باندھی ہے ایسی کسی نے نہین باندھی۔ ایک مرتبہ آپ چبوترہ پر بیٹھے تھے اور دلمین خیال گذرا کہ پہلے بزرگان دین نے بلاؤن کو اپنے سر پر اوٹھا لیا اور سبب اُس کے بلند مرتبہ کو پہونچے اونمین سے کوئی حصہ ہمین بھی مل جاتا۔ یہ خیال گذرنا ہی تھا کہ کمر مین درد پیدا ہوا اور ایسا درد پیدا ہوا کہ اگر دس بچھو ڈنک مارتے تو اتنا صدمہ نہ ہوتا۔ یہ درد متواتر چھ مہینے رہا۔

میان تم نے کی عمر بھر انکساری — خدا کی محبت مین کی اشکباری
خدا کی عبادت مین مشغول رہتے — یہی تذکرہ تھا یہی یادگاری
نہ کھاتے تھے اچھا نہ پیتے تھے اچھا — میان خشک روٹی پہ تم نے گذاری
خدا کی محبت مین تڑپا کیے تم — بہت دل پہ کھاتے رہے زخم کاری
لگاتے تھے وہ آتش عشق دل پر — کہ ٹھنڈی ہوئی آتش نفس ساری
تصور نے نقشہ وہ دل پر جمایا — کہ آنکھون مین پھرتی ہی صورت تمہاری
وہ تہ بند نیلا وہ ٹوپی دو پلی — وہ نورانی تھی شکل کیا پیاری پیاری
کھلاتے تھے مانند گل دل کی کلیان — لہکتی تھی جب ریش اقدس تمہاری

دکھاتی ہے کیا شانِ رحمت کی چھاپے — ہمین چاند ہی شکل مرشد تمہاری
لگا کرتی تھین آستانہ پہ بھیڑین — لگا کرتی تھی خوب صورت تمہاری
تھی بندہ نوازی کی ہر اک بشر سے — کیا کرتے تھے گفتگو پیاری پیاری
میان آپ کرتے وہ مہمان نوازی — کہ ہوتی تھی مخلوق خوش تم سے ساری
بڑی دھوم سے عرس کیا کرتے تھے تم — پکاتے تھے سو ڈیڑہ من کی تاری
کھلاتے تھے سب کو نہ خود آپ کھاکے — گئی روز تک رہتا لنگر یہ جاری
غریبون کی دعوت مین جاتے تھے پیدل — نہین چاہتے تھے کچھ اونسے سواری
لکھون کیا مین اوصاف مرشد تمہارے — سراسر نمودار تھی خاکساری
میان تم تو چھوٹے سے حجرے مین رہتے — کہ گوشہ مین ہو خوب ہی یادگاری
بچھایا تھا گز ڈیڑہ گز کا کھٹولا — کہ پھیلین نہ پاؤن رہے بیقراری
بکثرت کھٹولے مین رہتے تھے کھٹمل — کہ غالب رہے صبر ہو بُرد باری
ہزارون تھے حجرے مین سانپ اور بچھو — مگر آپ یہ کرتے تھے جان نثاری
میان تم نہ سوتے نہ آرام کرتے — عبادت مین راتین گزرتی تھین ساری
اگر خواب مین جاتی آنکھین کسی دم — تو دل مین رہا کرتی تھی ہوشیاری
مصیبت کو تم نے صدا عیش جانا — کیا نفس کو زندگی سے بھی عاری

چمکتا ہے کیا نجم کی پتلیو نمین
وہ تل شکل النور عین تھا جو تمہاری

بیان حال وصال شریف حضرت شاہ جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ننھے میان صاحب قبلہ جو کہ سجادہ نشین ہین حضرت پیرو مرشد رح کے
اونکی دختر یعنی بسم اللہ بیگم جو کہ حضرت پیر و مرشد کی بیٹی ہین امداد علی کو بہت نذر

نعمت سے آپ نے پرورش کیا اور یہ ہر وقت خدمت اقدس مین رہتی
تھین اور اندر زنانہ مکان مین مہمانداری کا انتظام تھا سب انکے ہاتھ مین تھا
اور وقت وصال کے بھی یہ موجود تھین او بیان کرتی ہین کہ جس روز وصال
ہونے کو تھا صبح کے آٹھ بجے سورج گرہن ہوا عورتون نے جاکر حضرت پیرومرشد
سے کہاکہ میان سورج گرہن ہوا ہے آپ نے فرمایا کہ کوئی قطب ہیکہ آج دنیا سے
سفر کرتا ہے اور وقت مغرب کے آپ نے نماز کی نیت باندہنے کا ارادہ کیا اور
فرمایا کہ خانۂ کعبہ کے اندر تو بیٹھا ہون نیت کسکی کرون۔ اور اُسوقت حالت
استغراق کی بہت بڑہ گئی تھی کہ اگر آپ کوئی پکارتا اور آپ جواب دیتے
تو یہ معلوم ہوتا کہ آپ بڑی دور پہاڑ کی چوٹی پر ہین یا کنوئین کے اندر ہین
غرضکہ یہ بیان کرتی ہین کہ نو بجے رات کو سب لوگ سونے مین مشغول ہوئے
مجھے آپ نے بلایا اور فرمایا کہ مین وضو کرون گا۔ مین نے پانی دیا آپ نے
وضو کیا اور بعد وضو کے آپ اپنے کھٹولے پر لیٹ گئے آپ کے لیٹتے ہی مین نے
دیکھا کہ ایک روشنی مکان مین پیدا ہوئی اور اسقدر تھی گویا آفتاب نکل آیا
اور خوشبو اس قدر مہک رہی تھی کہ مین نے ایسی خوشبو کسی عطر کی نہ سونگھی
اور چار آدمی پائنتی کیطرف سر جھکائے اور ہاتھ باندہے کھڑے تھے اور بڑے
قدآور اونکو دیکھکر مجھکو خوف معلوم ہوا۔ حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ مین تم
سب کو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت غوث رضی اللہ عنہ پاک کی سپرد کرتا ہون اور مجھکو مائی
صاحبہ کے پہلو مین یعنی والدہ صاحبہ کے مزار کی برابر مجھکو لٹال دینا۔ اور یہ
کہکر ایک ڈکار لی پس اوس کے ساتھ ہی وہ روشنی اور وہ خوشبو اور وہ
سب آدمی غائب ہوگئے۔ اور جو مین نے سینہ مبارک پر ہاتھ رکھا تو سینہ بہت
گرم تھا اور جو مونھ مبارک پر ہاتھ رکھا تو سانس نہین آتی تھی تو مین اسپر

دلمین سمجھی کہ آپ نے دم روک لیا ہے جب زیادہ دیر گذری تو مین نے آپ کو ہلایا اور آواز دی تو آپ کے دل سے آواز آئی کہ مت ہلاؤ تو مین سمجھی کہ آپکی روح مبارک پرواز کر گئی اوسی وقت میرے والد ماجد جناب ننھے میان صاحب قبلہ نے چند آدمی جو آپس کے تھے بلوا کر اور کھٹولا جسپر آپ کا جنازہ مبارک رکھا تھا اوسکو اوٹھا کر دالان مین رکھوا دیا اور بریلی اور رامپور کو تار دیا گیا۔ اور جنازے مبارک کے پاس رات بھر تلاوتِ قرآن ہوتی رہی اور لوگون کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام مکان مین بزرگان دین بھرے ہوئے ہین۔ غرضکہ بعد نماز فجر کے آپ کو غسل دیا گیا۔ سہرہ

سجایا جب ہری مرشد نے اِلّا اللہ کا سہرا
تو گایا بزم وحدت لے رسول اللہ کا سہرا

چمن یارب رہے گلزار میرے پیر و مرشد کا
کہ بخشا مجکو بھی عشقِ رسول اللہ کا سہرا

بہار باغ عالم مین محمد شیر مرشد نے
چنا گلہائے وحدت سے بقا باللہ کا سہرا

کسی کو جب کیا کرتے تھے بیعت مرشد کامل
تو رخ پر ڈالدیتے تھے فنا فی اللہ کا سہرا

پلاتے جب وہ بزم معرفت مین ساغر عرفان
تو بیخود ہوکے سب گاتے فنا فی اللہ کا سہرا

صفت محبوب سبحانی کی جب محفل مین کرتے تھے
تو ہر جانب سے پڑھتا تھا سبحان اللہ کا سہرا

پرو کر سانس کے ڈورے مین گلہائے اللہ ہو
وہ سر پر باندھتے شیدا کے بسم اللہ کا سہرا

کبھی عرش معلیٰ پر کبھی عشاق کے دلمین
کبھی ہے جلوۂ محبوب بیت اللہ کا سہرا

نہ کیون قربت کی لذت عاشقان دید کو ملتی
بہار نحن اقرب ہے کلام اللہ کا سہرا

کبھی ہے نور کعبہ کا کبھی طیبہ کا جلوہ ہے
کبھی ہے طور سینا مین کلیم اللہ کا سہرا

خدا رحمت کرے ان عاشقانِ پاک طینت پر
کہ مرمٹ کر سجایا ہے فنا فی اللہ کا سہرا

خدا آباد رکھے ساقیان بزم الفت کو
کہ بخشا دار فانی مین بقا باللہ کا سہرا

سند ملا ہے ہمین حاجی محمد شیر مرشد نے
خدا کی حمد کا نعتِ رسول اللہ کا سہرا

نہا دہو کر میان بحر فنا مین جب نکلا	تو آیا باغ جانا سے بقا باللہ کا سہرا

لکھا ہے نجم عاصی نے تمنائے شفاعت مین
محمد شیر روشن دل ولی اللہ کا سہرا

اور جنازہ مبارک اٹھا کر لے گئے اور حضرت نعمت شاہ میان رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے قریب رکھکر نماز جنازہ کی پڑہی گئی اور جنازہ کی نماز مولٰنا سلامت اللہ صاحبؒ رامپوری نے پڑہائی اور غسل بھی آپ ہی نے دلوایا تھا۔ اور بھائی شیر علیخان مولود خوان بیان کرتے ہین کہ مولٰنا صاحب قسم کھا کر کہتے تھے کہ جب مین نماز پڑہانے کو حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ کی کہڑا ہوا تو مین نے کھلی آنکھون سے دیکھا کہ حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ میرے سیدہا ہاتھ کو کھڑے ہین مین نے ادب کے لحاظ سے مصلے سے ہٹنا چاہا حضرت شاہ جی میانؒ نے فرمایا کہ مولوی صاحب تم اپنا کام کرو۔ اور جنازہ مین مخلوق بے شمار تھی۔ غرض بعد نماز جنازہ کو حضرت نعمت شاہ میانؒ کے مزار شریف سے واپس مکان پر لائے اور چبوترہ جو مکان کے سامنے ہی اوسپر جنازہ رکھا گیا اور چہرے مبارک سے کفن ہٹا دیا گیا اور مخلوق زیارت سے مشرف ہوتی جاتی تھی۔ غرض یہ کہ ہزارہا مخلوق زیارت سے مشرف ہوئی۔ اور قریب نماز ظہر تک چبوترہ پر جنازہ رکھا رہا اور پھر وہان سے اوٹھا کر مزار شریف پر لے گئے۔ غرض بعد نماز عصر کے تختے لگا دیئے گئے اور یہ دن اتوار کا تھا اور پانچ ماہ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ کی تھی ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْئٍ مَّعْلُوْمٍ لَّکَ رَبِّ اَرِنِیْ جَمَالَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

قطعۂ تاریخ

صنم حجن کنی اسم محمد شبیرؒ
نامِ گرامیش شود بر ملا
عمر صد و بست و پنج آمدش
عزم سفر کرد بہ ملک بقا
پنجم ذی الحجہ وصالش غریب
گفت کہ درویش خدا حق نما
سنہ ۱۳۲۴ھ

قطب عالم ہین شد محمد شبیرؒ
کرد رحلت چو اندرین ذی الحجہ
صوری و معنوی ہست تاریخش
یوم یکشنبہ پنجمین ذی الحجہ

هو القيوم



کیا کیا ہون تمہاری وصف بیان یا شاہ محمد شبیر میانؒ	کیا موںھ ہی مرا کیا میری زبان یا شاہ محمد شبیر میانؒ
تم سالکِ راہِ امن و امان تم عارفِ رازِ کون و مکان	تم ہادیِ دین تم شاہ جہان یا شاہ محمد شبیر میانؒ
پوشیدہ نہین اسرارِ خدا سب رازِ جہان تم پر ہے کھلا	جو کچھ ہے نہان تم پر ہی عیان یا شاہ محمد شبیر میانؒ
مرے غنچۂ دل کے نسیم ہو تم مرے جملہ مرض کی حکیم ہو تم	مری تم جو نہ لو تو لے کون خبر یا شاہ محمد شبیر میانؒ
جو گھر ٹے یہ تمہاری آن پڑا تم میری لو بہر خدا	اب چھوڑ کے در مین جاؤن کہان یا شاہ محمد شبیر میانؒ

غزل در بیان خلفاء حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ مصنفۂ میان دولا و حسین خان صاحب
زمیندار موضع الہنگا چاندپور مرید حضرت پیر و مرشد رح

	شاہ گردون جناب احمد شبیرؒ		روشنِ آفتاب احمد شبیرؒ	

علمِ توحید ہیں یگانۂ خالق ❋ فقر ہیں لاجواب احمد شیرؒ

شانِ مولیٰ علیِ شیرِ خدا ❋ نیّر احمد خطاب احمد شیرؒ

قُلزمِ فیضِ شاہِ جیلان سے ❋ دائما فیض یاب احمد شیرؒ

آئینہ جلوۂ محبت د کا ❋ عارض ماہتاب احمد شیرؒ

محتشم محترم جمیل و جلیل ❋ مُقتدر مستطاب احمد شیرؒ

صاحب الجود والعطا والفضل ❋ والجمیع الخطاب احمد شیرؒ

خلفاء آپ کے بفضل خدا ❋ سب کے سب انتخاب احمد شیرؒ

شاہ ننّھے میاں بفیض عمیم ❋ جانشینِ جناب احمد شیرؒ

شاہ انور علی بشکل و شبیہ ❋ یادگارِ جناب احمد شیرؒ

شہ محمد شبیر صاحبِ دل ❋ محوِ عشقِ جناب احمد شیرؒ

شاہ عبد المجید اندوری ❋ مستِ جامِ شراب احمد شیرؒ

شاہ یحییٰ جناب ناظر جی ❋ غرقِ عشقِ جناب احمد شیرؒ

شاہ عبد البصیر باتوقیر ❋ بحرِ فیضِ جناب احمد شیرؒ

ہے دعا حشر تک رہی یارب ❋ دورِ جامِ شراب احمد شیرؒ

چشمِ مخمور پر فدائی ہے ❋ ہوش رندِ خراب احمد شیرؒ

قبلۂ دل ہے قبّۂ مرقد ❋ کعبۂ جان جناب احمد شیرؒ

آنکھ ہے دید کی تمنائی ❋ دل ہے پُر اضطراب احمد شیرؒ

شکل زیبا دکھائیے کہ نہیں ❋ صبر کی دل کو تاب احمد شیرؒ

سینۂ حالِ زار پر للّٰہ ❋ چشمِ رحمت جناب احمد شیرؒ

ہے ولا در غرقِ لجۂ غم

مدد اے یا جناب احمد شیرؒ

فقرنامہ

فضیلت فقر و ذکر و شغل اور ذکر آپکے وظائف کا اور ذکر اسم ذات کا کہ اللہ
ہے بزرگون نے یون بیان فرمایا ہے کہ دوزانو سامنے پیر و مرشد کی بیٹھے
یا تصور باندہ کر بیٹھے روبہ قبلہ اور زبان ساتھ تالو کے لگاوے اور لب
اور دانتون کو ساتھ دانتون کے ملا کر متوجہ قلب صنوبری ہو اور اللہ
کے نام سنہرے حرفون سے اوسمین تصور کرے کہ یہ آشیانہ طالب حقیقی عالم
امر کا ہے اس لیے نام اللہ کا دل سے شب و روز کبھی نہ بھولے اور ایک
لمحہ ذکرِ مبارک سے غافل نہ ہو اور بجز اللہ کے کسی چیز کو دل مین راہ ندے
تو بہ سبب مداومت اسم مبارک اللہ کا ذکر دلمین جاری ہووے اور حضوری
اور آگاہی اور نورانیت اور جمعیت ظاہر ہو جاوے اور نفس فانی ہو۔
اور ذکر در ذکر فنا ہووے اور باقی لطیفون مین کہ روح طائر پوشیدہ
ہے اور پوشیدہ ذکر جاری کرے۔ جو طالب صادق چاہے ہمیشگی ساتھ
ذکر قلبی کے کرے اعضا اور رگین اور بال بدن کے ذاکر ہووین۔ اور بباعث
لذت ذکر کے کوئی آواز نہ سنے اگر سنے تو آواز ذکر کی آوے اور ذکر سلطانی
اسی کو کہتے ہین۔ چنانچہ یہ آیت شریف ناطق ہے اسپر وَاذْکُرُوا اللّٰهَ ذِکْرًا کَثِیْرًا
ترجمہ ذکر کرو تم کثیر اوس وقت ذاکر ساتھ ذکر کثیر کے مستحق ہووے اور حضرت خواجہ
سردار خواجگان خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ تعلیم
ذکر کیا ہے تمہارا آپ نے فرمایا کہ بیچ بیچ اپنے دلمین کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور مرید اپنے دل کو حاضر کرے اور مقابلہ دل شیخ کے رہے
اور آنکھین بند کرے اور مونھ استوار رکھے اور زبان کو ساتھ تالو کے لگاوے

اور لب کو ساتھ لب کے اور دانتون کو ساتھ دانتون کے رکھے اور حبس دم کرے اور تعلیم توجہہ تاک ذکر شروع کرے اور اوپر موافقت شیخ کے اور ساتھ دل کے کہے نہ ساتھ زبان کے اور حبس دم مین صبر کرے اور ایک سانس مین تین بار کہے کہ اثر حلاوتِ ذکر کا دل تک پہونچے اور دل کو تمام اندیشون سے بیزار کرے یعنی سوائے خدا کے کوئی خیال دلمین نہ آوے اور توجہہ طرف گوشت کے ٹکڑے کے کہ وہ قالب صورتِ صنوبری ہے اس طور سے کرے کہ کلمہ لا کو طرف بلندی کے کھینچے اور الٰہ کو طرف ہاتھ سیدہے کے حرکت دے اور اِلّا اللہ کو اوپر دل صنوبری کے مارے اور یہ دلمین خیال کرے کہ اے خدا مقصود میرا دل توئی ہے اور رضا تیری ہی چاہتا ہون اور بیچ کسی کام کے ذکر کرے باز نہ رہے تا کہ بسبب کثرتِ ذکر کے توحید دلمین قرار پاوے۔ جاننا چاہیئے کہ نور لطیفہ قلب کا زرد ہے اور نور لطیفہ روح کا سُرخ ہے۔ اور نور لطیفہ نفس کا بعد تزکیہ کے یعنی بعد پاک ہونے کے نور بے کیف ہووے اور طریقہ اس راہ کا وہ ہے کہ دامن مرشد کامل کا بیچ ہاتھ کے لاوے تو تا کہ سُرمہ معرفت اوس کے تئے آنکھین ظاہر و باطن روشن ہووین اور جو کچھ کہ وجود تیرے مین مخفی ہے وہ تجھپر ظاہر ہووے

سرمہ گر نہ جانے پیر کے قدمونکی خاک	تا قیامت ہو نہ تیرا جسم پاک

فضیلت فقر و ثواب ذکر

مروی ہے کہ جو آدمی کسی فقیر کو ایک لقمہ دیوے درمیان ہاتھ اوس کے اور فقیر کے ستر فرشتے ہوتے ہین تا کہ دست بدست فقیر کو پہونچاتے ہین اور ستر فرشتے دعائے خیر کرتے ہین کہ الٰہی بخش دے صاحب عطا کو اور

حضرت پیر و مرشد شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمام دریا روغن
ہووین اور تمام پہار قند ہووین اور ساتون زمین آٹا اور ان سب کا
حلوا بنا کر فقیرون اور مسکینون کو دیوے تو اوس سے زیادہ نہووے کہ
ایک مرتبہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ ساتھ صدق دل کے کہے ثواب بہت ہووے
پس حیف ہی کہ ایسی سعادت سے محروم رہے۔ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ مین نے
بندہ کو دو چیز کرامت کی کیون نہ خوشی کرے اور نقصان نہ ہو اول یہ کہ تو مجھکو
یاد کرے مین تجھکو یاد کرون۔ چنانچہ آیہ فاذکرونی اس پر ناطق ہے۔ شعر

اگر تو پاس رکھے پاس انفاس		تجھے پہونچا وے یہ شاید خدا پاس	

اور کسی وقت اس حال سے غافل نہ رہے تو کیون کہ یہ غفلت کفر ہے پوشیدہ
وجو و اہل دین مین۔ اور اگر طلب کرے تو ہمکو تو ہم تجھے ملین اور دونون جہان مین
تیرا مقصود حاصل ہووے اگر ایک قدم آئے گا میری طرف سو قدم آونگا مین
تیری طرف تو اگر طالب ہمارا ہے تو مت کر کچھ طلب ہمکو پاوے گا ہونگی حل تیری
مرادین ساری فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے طلب کی کوئی چیز
اور کوشش کی پس پائی اوس نے وہ چیز فاز لعمرت انفس کی غنیمت جان فرصت
ضائع نہ کر تو اب ایک تسبیح کا اگر تقسیم کرے اہل زمین پر ہر ایک کو دس حصہ دنیا
سے ثواب زیادہ پہونچے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مناجات
کی موسیٰ علیہ السلام نے کہ یا رب کوئی چیز سکھا مجھکو کہ بہ سبب اوس کے مین
تیرا نام یاد کرون۔ حضرت رب العزت سے خطاب ہوا کہ اے موسیٰ کہو لا الٰہ
الا اللہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا سب بندے لا الٰہ الا اللہ کہتے ہین حکم ہوا کہ اے
موسیٰ مین وہ چیز سکھاتا ہون تجھکو کہ مخصوص گردانے تجھکو اور حق تعالیٰ نے
فرمایا کہ اگر ساتون آسمان اور زمین کو بیچ ایک پلے ترازو کے رکھین اور

دوسرے پلے مین لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رکھین یہ پایا پہلے پلے سے بھاری ہوگا۔
حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ اے بندے تو مجھکو ایک دم یاد کر مین تجھکو دنیا سے پیرا
کرون۔ حدیث شریف مین آیا ہے اگر تمام عمر مین کوئی ایک مرتبہ لَآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے آگ دوزخ کی اوسپر حرام ہووے اور فرمایا
ایک دروازہ کھول کہ تمام دروازے تجھپر کھل جاوین اور ایک شکار کے پیچھے
ہو لے تاکہ جملہ شکار تیرے ہاتھ آوے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ کہنے والے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا لب ساتھ لب کے نہ پہونچے کہ ساتھ عرش
کے پہونچے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خزانہ
ہے خزانہ الٰہی سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح نماز پڑھون
اور بیچ مقام اپنے کے بیٹھو نمین اور ذکر خدا کرو نمین نکلنے آفتاب تک دوست
ہے مجھکو اون چیزون سے جن پر نکلے سورج اور زندگی دلکی یاد خدا ہی
جن کا دل توحید سے زندہ ہوا تا ابد وہ زندہ پاینار ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے کہا یارب کیون کر جانو نمین کہ دوست تیرا کون ہے اور دشمن تیرا کون ہی
فرمان ہوا کہ ذکر کرنے والا دوست ہے اور یہ بھی روایت کہ تحقیق دوستی دلشمن رو
کے اخلاق پیغمبرون سے ہے اور صحبت رکھنا اون سے اخلاق صالحین کا ہی
اور دور رہنا اون سے اخلاق منافقون کا ہے اور فرمایا حضرت نے کہ واسطے
ہر چیز کے کنجی ہے اور کنجی جنت کی دوستی فقرا کی ہے چاہئے کہ اون سے ارادت
اختیار کرے اور اپنے آپ کو ملازمت مردان خدا مین پہونچاوے تاکہ اثر صحبت
اونکی سے ہستی اپنی چھوڑ دے۔ آیت یہ ہے۔ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا
صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا۔ ترجمہ آیت شریف۔ جسکو امید ہووے
دیکھنے روشنی جمال رب اپنے کی پس عمل نیک یعنی کام نیک۔ اور کام نیک

دو قسم ہے۔ ایک موافق شریعت کے دوسرا موافق طریقت کے۔ موافق شریعت کے فرض اور سنّت اور نماز پنجگانہ اور زکوٰۃ اور حج اور روزہ وغیرہ اور فرض بیچ طریقت کے خدمت پیر کی ہے۔ اور سنّت رعایت ادب اُسکی ہی

پیر کی خدمت کرو کہ پیر بنو		پیر سے سر ہے یہی یہ سمجھے ارشاد	

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین۔ ؎

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد		ہر کہ خود را دید او محروم شد	

پس چاہیے کہ قبل اوس سے کہ ہاتھ اجل کا بیچ دامن تیرے کے پہونچے اپنے آپکو بیچ خدمت مرشد کامل کے پہونچا کہ صحبت اوس کی سے دل تیرا منور ہووے۔ اور آنکھین اندہی روشن ہووین اور شناختِ حق اور معرفت حاصل ہووے کہ بے صحبت پیر کے کوئی آدمی منزلِ مقصود کو نہین پہونچا اور نفس غدار نابکار سے امان نہ پائی۔ یا الٰہی توفیق دے اور ساتھ پیر کامل کے پہونچا تو کہ کھوج بیچ ذات تیری کے لیجاوے اور معرفت تیری حاصل کرا دے حدیث قدسی لَا یَدْخِلُ فِیْ عِبَادِیْ اَنْ یُّدْخِلَ نَفْسَہٗ فِیْ عِبَادَتِیْ۔ ترجمہ نہین داخل ہوتا ہے بندون میرے مین یہ کہ داخل کرے نفس اپنے کو میری عبادت مین یعنی نہین طلب کرتا ہون مین کسیکو تم مین سے مگر اوسوقت کہ خروج اور دخول یعنی آنا سانس کا اور جانا سانس کا تمہارا ساتھ یاد میری کے ہووے اور یاد بھی حضوری کے ساتھ ہو نہ غفلت کے ساتھ۔ چنانچہ حضرت بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نظر بر قدم۔ سفر در وطن۔ خلوت در انجمن۔ ہوش در دم کا ترجمہ یون فرماتے ہین کہ سالک طریق کو راہ چلنے مین اور وقت آنے شہر و صحرا مین نظر اوس کی اوپر پشت پا اوسکے رہے تا کہ نظر اوسکی پراگندہ نہو اور وہان بھی اوس کا نہ بٹے اور ایسی حالیہ

نظر نہ پڑے جو لایق نظر ڈالنے کے نہ ہو اور چاہیے کہ نظر بر قدم اشارت ساتھ
شریعت سیر سالک کی بیچ کاٹنے مسافات ہستی اور طے کرنے عقبات خود پرستی کے ہو
عقبات یعنی راہ ہائے دشوار گذار یعنی نظر اوسکی جس جگہ پر پڑتی ہو فی الحال قدم اوسی
رکھے یعنی ماسوائے خدا کو دل سے دور کرے سفر در وطن وہ ہے کہ طبیعت بشری سے
سفر کرے یعنی صفات بشری سے ساتھ فرشتون کے متصف ہو جاوے اور
صفات ذمیمہ سے ساتھ صفات حمیدہ کے انتقال کرے خلوت در انجمن یعنی
ظاہر مین ساتھ خلق کے اور باطن ساتھ خدا کے ہو رہے اور مخلوق سے دیوانہ
وار ہووے۔ خلوت در انجمن وہ ہے کہ اللہ کے ذکر مین ایسا ڈوب جاوے کہ اگر
اوسکو بازار مین لے جاوین تو کوئی آواز نہ سُنے غیر کی اور اگر آواز سُنے تو
اوسی محبوب کی سُنے ہوش در دم۔ اوسکو کہتے ہین کہ جو نفس اندر سے نکلے
بھید حضوری اور آگاہی کے ساتھ ہووے اور غفلت کو راہ ندے۔ اور جو
طالب سچ بولتا ہے اور حلال کہاتا ہی تو اس عمل کے ثمرہ سے زبان مین
اثر پیدا ہوتا ہے اور دعا خدا کی درگاہ مین اوسکی قبول ہوتی ہے اور دل اسکا
روشن ہوتا ہی۔ اور جو جھوٹ بولتا ہے اور حرام کہاتا ہے تو نہ اوسکی دعا مین اثر
ہوتا ہے اور نہ دل اوس کا روشن ہوتا ہے اور جھوٹے کی باتنکا عالم مین اعتبار
نہین رہتا کما قال اللہ تعالیٰ لَعنَۃَ اللّٰہِ عَلَی الکَاذِبِینَ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
لعنت خدا کی ہے جھوٹون پر۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الکَاذِبُ
لَا اُمَّتِی یعنی جھوٹا میری امت نہین ہے۔

فاقہ کی فضیلت

حضرت پیر و مرشد شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اَلاُمُورُ اَوسَطُہَا یہ حدیث
شریف جامع ہے ہر کام کے واسطے یعنی اگر تین روٹی کی بھوک ہو تو ایک روٹی

کھاوے۔ اور ایک روٹی کا حصہ پانی کے لیے چھوڑے اور ایک روٹی کا حصہ سانس کے آنے جانے کے لیے چھوڑے تو یہ منزل مقصود کو پہونچے گا نہ بوجھ پھینکے گا۔ نہ ہلاک ہوگا۔ اور حکمت اور نور حقیقت اوس کے دلمین قرار پکڑے گا۔ جیسا کہ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین۔

اندرون از طعام خالی دار	تا درو نور معرفت بینی

چنانچہ ایک نقل حضرت پیر و مرشد نے بیان فرمائی کہ ایک مرید نے وقت کہانے کے دیکھا کہ جو لقمہ حلق کے نیچے جاتا اوسکو ایک اژدہا سانپ کھاتا ہی اوس مرید نے یہ بات اپنے پیر سے کہی پیر نے کچھ وظیفہ در بار رعایت حضوری اوسکے بتلایا اور تاکید فرمائی کہ جسوقت لقمہ کہاؤ بسم اللہ شریف کہکر کہاؤ اور ذکر کے ساتھ ہین کہاؤ اور وضو کے ساتھ کہاؤ اور تسلی کے ساتھ کہاؤ اور بائین جبڑے سے کہاؤ۔ اور نوالہ تین اونگلیون سے توڑ کر کھاؤ۔ اور جب نوالہ حلق کے اندر چلا جائے تب دوسرے نوالہ کو لو۔ مرید نے ایسا ہی کیا اپنے باطن مین دیکھا کہ ایک سانپ چھوٹا سا بجائے اژدہا کے بدن سے بھاگتا ہے اور جب طعام سے فارغ ہوا اور ساتھ ذکر کے مشغول ہوا ایک شمع نور ذکر سے باطن اپنے مین روشن پایا۔ جسوقت روشنی اور طپش اُس شمع کی سانپ نے دیکھی بدن اور رگ اور پے سے جدا ہوکر باطن سے باہر ہوا۔ غرض جہانتک ہوسکے غفلت نہ کہائیے۔ اور یہ بھی فرمایا حضرت شاہجی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ کم کھانا کنجی آخرت کی ہے اور زیادہ کہانا کنجی دنیا کی ہے اور شہوت ایک آگ ہی اور لکڑیان اُسکی پیٹ بھر کر کہانا ہی۔ یہ دونون ملکر انسان کے جسم مین آگ بھڑکتی ہے کہ جو کبھی ہرگز نہین بجھتی ہے مگر پروردگار عالم کے فضل سے بجھتی ہے۔ پیٹ بھر کے کھانے والا گناہ سے نہین بچ سکتا ہے۔ اگر ظاہر مین اپنے آپکو گناہ سے بچایا تو آنکھو

گناہ سے نہین بچ سکتا ہے اور اگر آنکھون کے گناہ سے بھی اپنے آپکو بچایا
تو دل کے گناہون سے نہین بچ سکتا کیونکہ دلمین وسواس خیالات فاسدہ
پیدا ہوتے ہین اور وہ اوس کے قبضہ مین نہین ہین اور کم کہانے والی دلمین حکمت
اور عبادت حضوری اور ولایت عنایت ہوتی ہے۔ اور نفس اوس کا مردہ ہوتا ہی
اور دل اوس کا زندہ رہتا ہے اور اللہ تعالی کی ہدایت کا چراغ اوس کے دلمین روشن
ہوجاتا ہے۔ فقر کیا معنی رکھتا ہے۔ جواب کہو کہ تین طرف مین مراد اوس سے
فقر فاقہ ہے۔ اور مراد ہے فقر فاقہ کی صبر ہے۔ اور مراد ریاضت ہے اور
قول دوسرے کے ساتھ معنی رکھتا ہے اور فقر ہستی ہے کہ ملک فنا سے بیچ
ملک بقا کے ہو دوسرے گردن ہستی کی توڑنا تیسرے فقر پاک ہی اور سب پاکیونکو
جمع کیا ہے اور فقر نام رکھا ہے چوتھے صبر ہے جو فقیر کہ صبر حاصل کرے ہر دو جہان
کو اوٹھاوے۔ پانچوین صبر آئینہ فقر کا ہے۔ کہ ہرگز زنگ نہ پکڑے۔ چھٹے فقر ہوتی
ہے۔ کہ کوئی جوہری قیمت نکر سکے۔ ساتوین فقر قدم اوپر ہوائے نفس کے رکھتا ہے
قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم الفقر فخری۔ والفقر منی۔ فرمایا نبی صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم نے فقیری فخر میرا ہے اور فخر مجھ سے ہی۔ اور پاکیزگی فقر کی ہلکا رکھنا ورن
کا ہے اور خالی رکھنا پیٹ کا ہی۔ اور جو کوئی پیٹ خالی رکھتا ہے اوس سے
بدبو نہ آوے اور پیٹ بھرنے سے تین خصلت پیدا ہوتی ہین۔ پہلی غفلت
دوسری شہوت تیسری علت۔ اور پیٹ خالی سے تین خصلت پیدا ہوتی
ہین۔ پہلی حکمت دوسری بندگی تیسری ولایت۔ جو کوئی کم کہائے نفس
اوس کا مرے۔ اور شیطان اوسپر راہ نہ پاوے۔ اور روح اوسکی ہمیشہ زندہ
رہے اور چراغ ہدایت اللہ کا بیچ دل باطن اس کے کے روشن ہو۔ اور
صاحب ولایت ہو۔ اول فقر کا فنا ہے۔ اور آخیر فقر کا توکل ہے۔ اور گھر

فقر کا صبر ہے یعنی صبر سے بیٹھا رہے۔ اور کنجی فقر کی مُرید ہونا ہے اور جامہ
فقر کا ستاری ہے یعنی مخلوق کے عیبون کو چھپائے۔ شعر

عیب جوئی شیوہ شیطان ہی		کذب گوئی غارت ایمان ہی	

اور دین فقر کا شب بیداری ہے۔ اور گھوڑا فقر کا سکونت یعنی فقر اپنے بستر
کا یار ہے بستر سے نہ ہٹے اور خزانہ فقر کا ادب ہی اور توشہ فقر کا پرہیزگاری ہے
اور قوت فقر کی ہمت بلند ہی رہے اور نور فقر کا ذکر ہے اور طہر فقر کی رضا ہی۔
اور زمین فقر کی غریبی ہے اور چلنا فقر کا روشنی ہے۔ یعنی فقیر کے ایمان کا
آفتاب غروب نہیں ہوتا شبانہ روز روشن رہتا ہے اور کمربند فقر کا
زہد تقوی ہے۔ اور سنت فقر کی پہچاننا حق تعالی کا ہے اور فرض فقر کا ہمیشہ
یاد الٰہی اور درود اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور طہر فقر کی چار چیزین ہین
اول خاموشی۔ دوم ستر پوشی یعنی عیب پوشی مخلوق کی کرے نیاز فروشی
یعنی عجز و انکساری زہر نوشی جو خدا کی طرف سے تکلیف ہو اوس پر صبر کرے
ایک روز حضرت جبریل علیہ السلام حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت مین فقر کا جبہ لیکر مع تحفہ درود شریف کے حاضر ہوئے۔ اُسوقت
چار یار حاضر تھے آپ نے پہلے حضرت ابا بکر صدیق رض سے فرمایا کہ جبہ شریف
تمکو بخشون تو تم کیا کام کروگے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صدق زیادہ کرونگا۔ پھر آپ نے حضرت فاروق اعظم رض سے پوچھا اگر یہ جبہ
مین تم کو بخشون تو تم کیا کام کروگے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مین عدل زیادہ کرونگا۔ پھر آپ نے حضرت عثمان غنی سے پوچھا کہ اگر
یہ جبہ مین تمکو بخشون تو تم کیا کام کروگے عرض کیا کہ مین حیا زیادہ کرونگا
اور تلاوت قرآن شریف زیادہ کرونگا۔ پھر آپ نے حضرت علی شیر خدا رض

سے پوچھا کہ یہ جبّہ تمکو بخشون تو تم کیا کام کروگے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مین مخلوق کی عیب پوشی کرونگا۔ پس حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ ہین یہ جبّہ۔ فرمان پروردگار عالم اوپر تیرے ہے کہ جو کوئی
میرے بندون کا عیب چھپاتا ہے اوسکو پہنادو۔ چنانچہ اسی کے مطابق
ایک روایت ہی کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور
حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی تھے۔ ایک شخص آیا اور کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایک شخص مسجد مین زنا مین مبتلا ہے آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ
کو حکم دیا کہ جاؤ دیکھو کون ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی آنکھوں سے
پٹی باندہی اور ہاتھ مین لاٹھی لی اور کھڑاون پہنے اور کھٹ کھٹ کرتے ہوئے
گئے مسجد مین گھوم کر چلے آئے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مین نے کچھ نہین دیکھا حضرت نے فرمایا کیسے گئے تھے۔ عرض کیا کہ مین تو
آنکھون پر پٹی باندھکر پیر مین کھڑاون پہنکر اور ہاتھ مین عصا لیکر کھٹ کھٹاتی
ہوئے گیا تھا۔ فرمایا جو کوئی کسی بندے کا ایک عیب چھپاتا ہے پروردگار
عالم اوس کے ستّر عیب چھپاتا ہے۔ اور جبہ لباس پیرون کا ہے اور
فرض جبہ کا نماز ہے پنجوقت۔ اور سنت جبہ کی مہمان کو دوست رکھنا اور
واجب جبہ کا پاک رہنا ہر وقت اور دولت جبہ کی خدمت شیخ کی ہے
اور درمیان جبہ کا صدق ہے۔ اور باہر جبہ کا دُعا و تکبیر اور ایمان جبہ کا
اقرار پیرون کا ہے۔ اور غسل جبہ کا ترک دنیا ہے۔ اور کلمہ جبہ کا دُرود
بھیجنا ہے اوپر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے۔ اور گریبان جبہ کا پہچاننا پیرون کا
اور دامن جبہ کا مرید ہونا ہے۔ پکڑنا جبہ امانت پیرون کی۔ اور پاکیزگی جبہ
آزادہ ہونا خلق سے۔ اور قبلہ جبہ کا یقین ہے۔ اور نام جبہ کا حیات الحجر جو کوئی

جبہ پہنے اوسپر لازم ہی پانچ چیزون کا کرنا۔ اول آنکھین اپنی بند کرے یعنی جو کچھ کہ نہ دیکھنا ہی نہ دیکھے۔ دوسرے کان اپنے بہرے کرے جو کچھ نہ سننا ہی نہ سنے تیسرے ہاتھ اپنے لنجھے کرے جو کچھ کہ نہ پکڑنا ہے نہ پکڑے چوتھے پاؤن اپنے لنگڑے کرے جس جگہ نہ جانا ہی نہ جاوے۔ پانچوین زبان اپنی گونگی کرے جو کچھ نہ کہنا ہو نہ کہے۔ اُس وقت جبہ پہننا اوس کو روا ہے اور جو کوئی بے اِن شرائط کے پہنے گا عاقبت لو رسوائی ہوگی۔ اَعُوذُ بِاللہِ عَنْ ذٰلِکَ۔ حضرت پیر و مرشد شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مشک کو چالیس روز چمڑے مین بند کرکے رکھو بعد کو اگر اوسکا پھینکدو گے اور چمڑا اٹھتے پھٹ جائیگا مگر خوشبو نہین جائیگی اگر اللہ کا نام دین لیا لیگا اوسکی خوشبو ہمیشہ کو رہیگی۔ اس راستہ کے چلنے والے کو چاہیئے کہ ذکر کو لیا اوے تصور صورتِ شیخ کو جماوے۔ اور ساتھ اوس کے توبہ استغفار کو لازم پکڑے اور ہر وقت وضو کے ساتھ رہے اور شب بیداری کو لازم پکڑے اگر رات بھر نہ جگنے تو آدھی رات سے ضرور جگے اور جھوٹ بولنا غیبت کرنا چھوڑ دے یعنی کسی کا عیب نہ بیان کرے۔

عیب جوئی شیوۂ شیطان ہی		کذب گوئی غارتِ ایمان ہی	

حضرت شاہ جی میان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زبان مبارک سے حکایت بیان فرمائی کہ ایک بزرگ دوسرے بزرگ کو برا کہتے تھے اتفاق سے ملاقات ہوئی وہ بزرگ بازار گئے بہت عمدہ مٹھائی سینی بھر کر لائے اور پیش کی۔ دوسرے بزرگ نے کہا کہ یہ کیا بات ہی فرمایا کہ حضور یہ آپکا محنتانہ کہ تم میری دہوبی ہو۔ کیونکہ اپنی نیکیان میرے اعمال نامہ مین لکھواتے ہو تم سے بڑھکر دوست مجھکو کہان ملیگا اس پوس کے دینے سے بھی مین گیا گذرا۔ آپ اسکو قبول فرمائیے۔ اور بڑا رکن اس راستہ مین یہ ہی کہ اپنے آپکو بزرگ نہ سمجھے اگر یہ سمجھے کہ مین کچھ ہون یعنی بزرگ ہون یہ گئی گذری اور اسکو کچھ بھی نہین ہی اور گناہ سے ایک دفعہ توبہ کر پاک ہوا اور تکبر سے ہزار بار توبہ کرے

توباک ہو۔ وما توفیقی الا باللہ

غزل

کھلا ہے آج میخانہ محمد شبیر صاحب کا
ہر اک پھرتا ہے متوالا محمد شبیر صاحب کا

یہ رتبہ اور وہ پردہ محمد شبیر صاحب کا
کیا پردہ کھلا رتبہ محمد شبیر صاحب کا

وہی آئینہ دل مطلع انوار قدسی ہے
کہ جس میں جمگیا نقشہ محمد شبیر صاحب کا

مئے الفت کی ساغر چل رہی ہیں جوش مستی ہے
عجب کچھ رنگ ہی پھیلا محمد شبیر صاحب کا

ید اللہ فوق ایدیہم مرید و تم سمجھ لینا
وہی ہے ہاتھ مولانا محمد شبیر صاحب کا

بباطن دیکھ لے جلوہ جو کوئی صاف باطن ہو
بظاہر گو کہ ہے پردہ محمد شبیر صاحب کا

فنا فی الشیخ کا مضمون کھلا جس دم نظر آیا
جدھر دیکھا ادھر جلوا محمد شبیر صاحب کا

لبالب جام پی لو شربت دیدار کے پیاسو
رواں ہے فیض کا دریا محمد شبیر صاحب کا

نہیں ہے شغل اللہ معکمین ہے ذکر الا اللہ
جدھر دیکھو ادھر چرچا محمد شبیر صاحب کا

مجھے کیا خوف ہو نفس لعین کی حیلہ سازی سے
دلا وہ ہوں غلام ادنا محمد شبیر صاحب کا

دیگر

بیخودی عشق میں کچھ حال دل کا اور ہے
پردہ رہنے کا نہیں کچھ کھلنے والا اور ہے

علم والوں نے سمجھ میں اپنی سمجھا اور ہے
دیکھنے والوں نے دیکھا کچھ تماشا اور ہے

پیر کی ہمنوں کی کچھ در پردہ دیکھا اور ہے
شان والا شان احمد شبیر مولا اور ہے

ہو نہیں سکتا مثل ولا ثانی محمد شبیر پیرؒ
کوئی تم سا کس نے دیکھا کون ایسا اور ہے

آپکی ذات مقدس کی سوا یا مرشدی
دین و دنیا میں ہمارا کیا سہارا اور ہے

خاک کوئے شاہ احمد شبیر ہو اس کا علاج
بار ہے صندل نہ ہو اس سر میں سودا اور ہے

کیا نظر میں آئے سب عظمت اہل دل
ہیں تیرے در کا گدا ہوں مجھکو دعوا اور ہے

کوئی کچھ ہو نہیں بس کچھ غرض رکھنا نہیں
میرا والی میرا آقا میرا مولا اور ہے

ابر رحمت تو ہے خاص و عام پر تیرا کرم
ہو چکا ہے ہو رہا ہے ہونے والا اور ہے

یا محمد شبیر کہنا ٹال دیتا ہے بلا
یقین سن لے یقین والون کا کہنا اور ہے

ہر بلا و رنج مین رہتے ہین آ خوف و ہراس
دل قوی ہو ناتوانون کا بھروسا اور ہے

روئے زیبا کا رہون محوِ تماشا وقتِ مرگ
جان بھی تم پر فدا ہو یہ تمنا اور ہے

حالِ ذوق و وجد اہلِ درد سے نسبت کہان
رقصِ بسمل اور طرزِ رقصِ شیدا اور ہے

آپکی صورت مین پایا جلوۂ نورِ خدا
بات پردے کی کہون کیا سمین پردا اور ہے

شب کھلا وہ جلوۂ رخ ضبط کا یارا نہین
پردہ رہنے دو مرے دل کا تقاضا اور ہے

آپکا بندہ رہون در کا بھکاری مین ہون
میرے دل کی آرزو اس کے سوا کیا اور ہے

پا چکا ہون کیا کہون کیا کیا مین اس سرکار سے
دیجئے کیا کچھ دلا ور ملنے والا اور ہے

مرشدِ با صفا محمد شبیر
قبلۂ حق نما محمد شبیر

نورِ ذاتِ خدا محمد شبیر
جلوۂ مصطفیٰ محمد شبیر

رہبر سالکان راہِ خدا
ہادی و رہنما محمد شبیر

پردہ ہیں پردہ ایم حلقہ بگوش
مالکِ جانِ ما محمد شبیر

جس کا سایہ ہو سب مریدون پر
ہے وہ ظلِ خدا محمد شبیر

بیکسون مفلسون غریبون کا
ہے تو ہی آسرا محمد شبیر

چشم ظاہر سے ہے اگر پردہ
دل مین جا وا دکھا محمد شبیر

حل ہوا اک دم مین عقدۂ مشکل
جو کہے دل سے یا محمد شبیر

خلق پر فیض عام ہے تیرا
خلق تجھ پر فدا محمد شبیر

تیرا بندہ ہون مین کہان جاؤن
چھوڑ کر در ترا محمد شبیر

ہے بہر طور برگزیدۂ حق
تیری اک اک ادا محمد شبیر

دلِ مضطر کو اب قرار نہین
شکل زیبا دکھا محمد شبیر

غیب کیا کہون کہ مین تیرا — تو ہی کردے بھلا محمد شیر
مرضِ قلب سے نجات ملے — تیرے صدقے مین یا محمد شیر
ہو عطا میرے دل جمعیت — مین پریشان ہون یا محمد شیر

ہو دلاور پر اب نگاہِ کرم
اے سپہر سخا محمد شیر

غزل نجم

شہید ہستی کا غم ہمکو نہ کچھ روزِ جزا ہو گا — میان کے فیض کا یارا وہان بھی ٹہرا ہو گا
کہا جب شاہ جی اُنے لاج رکھے حشر مین مولا — تو پھر ہونگی بری مجرم گناہون کا بھلا ہو گا
وسیلہ سے میان کے ہم گنہگارونکو محشر مین — محمدؐ کی شفاعت اور دیدارِ خدا ہو گا
تصور مین جناب شاہ جی کے جسکو نیند آئی — اُسے نظارۂ حسن رخِ غوث الوریٰ ہو گا
ہمارے شاہ جی کے آستانہ سے کوئی سائل — کبھی خالی نہ حاجت مند بے مقصد پھرا ہو گا
جماعت ساتھ مین ہوگی قیامت کو مریدونکی — محمد شیر مرشد کا وہان میلہ لگا ہو گا
کوئی خادم ادب سے دستِ اقدس چومتا ہو گا — کوئی پابوس ہو گا کوئی صورت نگر رہا ہو گا
کوئی تیغِ ادا سے آپکی ہوجائیگا گھائل — کوئی مانندِ بسمل عشق شہ مین لوٹتا ہو گا
کسی کو قامتِ زیبا کا سایہ مل گیا ہو گا — کسی کے ہاتھ دامن شاہ جی کا آگیا ہو گا
کوئی افسانۂ غم سامنے آکر سنائے گا — خجل ہو کر کوئی عصیان سے اپنے رو رہا ہو گا
حبیبِ کبریا تک شاہ جی پہونچا مینگے ہم کو — وسیلہ پھر شفاعت کا ہماری مصطفےٰ ہو گا
غلامانِ جناب غوث اعظمؓ باغ جنت مین — ہر اک اک دوسرے سے شاد و خندان مل رہا ہو گا

میان روز قیامت یاد رکھنا نجم عاصی کو
شفاعت کا تمھین جب مرتبہ حق نے دیا ہو گا

تاریخ و شجرہ عالیہ قادریہ محمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد پڑھ اے دل بذاتِ کبریا　　جسنے اپنا جا وہ تجھمین بھر دیا

اور محمد شہ بشیر کو تو مان　　رکھہ محبت اونکی صورت کی مدام

پیر احمد شہ بشیر کے قربان ہو　　جن کے باعث قربتِ رحمان ہو

تاریخ وفات ۵ ذی الحجہ روز یکشنبہ ۱۳۲۲ھ ہجری مزار شریف پیلی بھیت محلہ میر خان

شاہ احمد علی شاہ پہ ہو جی سے فدا　　جنکے ملنے سے ملے ہے کا خدا

تاریخ وفات ۱۳ محرم روز چہار شنبہ ۱۲۶۶ھ ہجری مقام مزار شریف موضع بھٹپورہ ریاست رامپور

شاہ درگاہی کے واری جائیے　　جنکی صورت مین خدا کو پائیے

تاریخ وفات ۱۴ جمادی الآخر ۱۲۲۶ھ ہجری مزار شریف رامپور ریاست

شہ جمال اللہ کے چرنون لاگیئے　　درد کا رتیہ اوس مین سے مانگیئے

تاریخ وفات ۳ ماہ صفر ۱۲۰۹ھ ہجری مزار شریف رامپور ریاست

جو کیا چاہے تو اب حق سے لگن　　پیر قطب الدین جپا کر رات دن

تاریخ وفات ۱۰ ماہ رجب ۱۱۹۵ھ ہجری مزار شریف مدینہ منورہ جنت البقیع

پیر کامل جسکے ہون خواجہ زبیر　　اوس کے دل مین کب رہے پھر فکرِ غیر

تاریخ وفات ۴ ماہ ذیقعدہ روز چہار شنبہ ۱۱۵۲ھ ہجری مزار شریف سرہند

عشق مین ہووے جو کوئی دردمند　　اوسکی دارو ہین محمد نقشبند

تاریخ وفات ۲۹ ماہ محرم ۱۱۱۴ھ ہجری مزار شریف سرہند

ہو تصدق خواجہ معصوم کے　　دو جہان کے لاڈلے مخدوم کے

تاریخ وفات ۹ ماہ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ ہجری مزار شریف سرہند

شیخ احمد جی کو دل مین یاد کر　　ہین مجدد الف ثانی داد گر

تاریخ وفات ۲۸- ماہ صفر روز شنبہ سنہ ۱۰۳۴ ہجری مزار شریف سرہند

شاہ سکندر رحمی کا دامن گیر ہو — دن قیامت کے ہے مت دلگیر ہو

تاریخ وفات ۲۷- ماہ رجب روز یکشنبہ سنہ ۱۰۳۳ ہجری مزار شریف در صحرائے ملتان

اور کمالِ کیتھلی سے دہیان رکھ — شاہ شوا پینے کی تو پہچان رکھ

تاریخ وفات ۱۹- جمادی الاول روز سہ شنبہ سنہ ۱۰۳۰ ہجری مزار شریف قصبہ کیتھل ضلع ملتان

فضل گر تجھ پر کریں حضرت فضیل — دور ہو دل سے ترے سب گرد میل

تاریخ وفات ۱۷- ماہ محرم روز شنبہ سنہ ۹۹۶ ہجری مزار شریف حیدر آباد دکن

دو سید مع حضرت گدا کا نام لے — اک گھڑی ان بن تو مت آرام لے

تاریخ وفات ۱۲- ربیع الاخر سنہ ۹۸۷ ہجری روز یکشنبہ مزار شریف خیبر بالائے اوسط

شاہ شمس الدین کا تو پامال ہو — اور اونہیں کی یاد میں خوشحال ہو

تاریخ وفات ۶- ماہ صفر روز شنبہ سنہ ۹۹۲ ہجری مزار شریف طبرستان

بندہ مصطفیٰ کے لاڈلے اور کامِ دل — ہیں گدا رحمان مرے آرام دل

تاریخ وفات ۱۴- جمادی الاول سنہ ۸۹۰ ہجری روز پنجشنبہ مزار شریف کشمیر میں ... مسجد شریف

شاہ شمس الدین صحرائی کا نام — دل میں اپنے تو لیا کر صبح و شام

تاریخ وفات ۱۵- ربیع الاخر روز سہ شنبہ سنہ ۸۹۹ ہجری مزار شریف در صحرائے سمرقند

یاد کر ہر وقت یا سید عقیل — دوستی اونکی کا کر رکھنا ہی میل

تاریخ وفات ۱۶ ماہ رمضان روز پنجشنبہ سنہ ۸۴۲ ہجری مزار شریف کوکلان قریب سرحد بخارا

سید کامل بہاؤ الدین کہو — نام کو اونکے سدا لیتے رہو

تاریخ وفات ۱۸- ماہ رمضان روز جمعہ سنہ ۸۰۲ ہجری مزار شریف بمبئی قلعہ

پیر کامل ہیں میاں عبد الوہاب — اُن سے اے دل تو سدا رہ فیضیاب

تاریخ وفات ۱ شعبان روز پنجشنبہ سنہ ۷۹۹ ہجری مزار شریف متوع براہ مدینہ منورہ

پھر شرف الدین کے چرنون رہ پڑا
اون سے ہر دم مانگ اپنا کا مدعا

تاریخ وفات ۱۶ شعبان روز شنبہ سنہ ۱۱ھ ہجری مزار مبارک بغداد شریف

اور میان رزاق کے قربان ہو
اون سے حاضر با دل و باجان ہو

تاریخ وفات ۶ شوال روز شنبہ سنہ ۶۰۳ ہجری مزار مبارک بغداد شریف

یاد حق مین رہ سدا محبوب کی
حق کے دلبر لاڈلے مطلوب کی
جس نے ڈوبی ناؤ کو پیدا کیا
چور کو ابدال دم مین کر دیا
غوث الاعظمؓ کا لیا ہی جس نے نام
آگ دوزخ کی ہوئی اوس پر حرام

تاریخ وفات ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۵۶۱ ہجری مزار مبارک بغداد شریف

اور ابو صالحؒ کی کر تارہ ثنا
غوث الاعظمؓ کے وہی ہین پیشوا

تاریخ وفات ۱۳ ذیقعدہ سنہ ۴۷۹ ہجری مزار مبارک بغداد شریف

شاہ عبد اللہ جبیلی کو پکار
مرشد اپنے کو سدا رکھ یادگار

تاریخ وفات ۱۲ ربیع الاول سنہ ۴۷۳ ہجری مزار مبارک بغداد شریف

یاد رکھ ہر وقت یحیٰے شاہ کو
اون سے پھر حضرت محمد شاہ کو

تاریخ وفات ۱۱ رمضان سنہ ۲۳ھ مزار شریف تہ اد شریف
تاریخ وفات ۱۰ ربیع الاول سنہ ۴۱۵ھ مزار مدینہ منورہ جنت البقیع

اور میان داود کے گن گایئے
شاہ موسیٰ کے تصدق جایئے

تاریخ وفات ۹ شعبان سنہ ۳۲۱ ہجری مزار شریف مکہ معظمہ
تاریخ وفات ۸ ربیع الاول سنہ ۳۱۳ھ مزار بغداد شریف

شاہ عبد اللہ مورث باصفا
شاہ موسیٰ ہین جو اونکے پیشوا

تاریخ وفات ۔ رمضان سنہ ۲۷۰ھ مزار پاک مدینہ طیبہ
تاریخ وفات ۶ ربیع الآخر سنہ ۲۰۰ھ مزار بغداد شریف

شاہ عبد اللہ محض کو یاد کر
پھر حسن جانی مثنیٰ داد گر

تاریخ وفات ۴ رجب سنہ ۲۳ھ مزار پاک مدینہ طیبہ

آگے اب روز و کے جی قربان کر
دل کے دینے مین نہ کچھ سامان کر

تب شہید کربلا کا لے تو نام — یعنی یا حضرت حسنؓ شاہ امام

تاریخ وفات ۴- ماہ صفر سنہ ۵۰ھ ہجری مزار پاک مدینہ طیبہ جنت البقیع۔

والد اونکے ہین علی مرتضیٰؓ — والدہ اونکی ہین بی بی فاطمہؓ

تاریخ وفات ۲۱ رمضان سنہ ۴۰ھ مزار پاک نجف اشرف — تاریخ وفات ۳ رمضان یوم دوشنبہ ۱۱ھ مزار پاک مدینہ منورہ

پھر رسول اللہ کہا کر بایقین — جن پہ عاشق ہے گا رب العالمین

تاریخ وفات ۱۲- ربیع الاول سنہ ۱۱ھ مزار مقدس مدینہ طیبہ

جنکی خاطر آفرینش کو کیا — ورنہ سب معدوم تھا اور کچھ نہ تھا
یا رسول اللہ خدا کے واسطے — چار یار باصفا کے واسطے
واسطے خاتون کے یا مصطفیٰ — واسطے حضرت حسینؓ کربلا

تاریخ وفات ۱۰ محرم سنہ ۶۱ھ روز جمعہ مزار پاک کربلائے معلی

چارہ مقصود دہ کا صدقہ رسول — تم میری دعوات کو کیجو قبول
تم مجھے دیدار اپنا دیجیو — دن قیامت کے شفاعت کیجیو
گرچہ مین عاصی بہت ہون روسیاہ — آخرش امت مین ہون اے پیشوا
پیروی مرشد کی کر مجھ کو نصیب — کر محبت عشق مین اونکے قریب
در پڑے کی دستگیری کیجیو — دو جہان مین آبرو رکھ لیجیو

یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

شجرۂ قادریہ مجددیہ

مظہر نور خدا حضرت محمد شہ بشیر — ظل حق وحدت نما حاجی محمد شبیر پیر
مرشد پاک شاہ احمد علی شاہ درگاہی میان — شاہ جمال اللہ قطب الدین پیر خواجگان

شاہ محمد نقشبند و خواجہ معصوم جی — شیخ احمد جی مجدد و شاہ سکندر جی ولی
شاہ کمال کیتھلی حضرت فضیل خضر نشاں گدا — شاہ شمس الدین ابوالفضل رحمٰن اولیا
شاہ شمس الدین صحرائی عقیل پیشوا — شاہ بہاؤالدین میاں عبدالوہاب مقتدا
پیر شمس الدین میاں رزاق جی روشن ضمیر — فخر عالم نور آدم غوث اعظم دستگیر
رہبر نصر ابوصالح امام اولیا — شاہ عبداللہ جیلانی امام اتقیا
حضرت یحییٰ محمد شاہ میاں داؤد جی — شاہ موسیٰ شاہ عبداللہ عشاق نبی
شاہ موسیٰ شاہ عبداللہ محض اہل نظر — مرشد کامل حسن جانی مثنیٰ داد گر
پیشوائے اولیا حضرت حسن شاہ زمن — جو کہ اولاد علی بی فاطمہ کے گلبدن
رہنمائے دو جہان حضرت محمد مصطفےٰ — آل و اصحاب نبی حضرت حسین با صفا
رحمت اللہ نازل ہووے آپ پر دائما — اونکے صدقہ سے ہو یہ مقبول میری فاتحہ
اے شہنشاہ جہان ای مالک ہر دو سرا — ہو ثواب ان سب کو جو ہیں قادری سلسلہ
انبیا و جادہ معصوم جملہ اولیا و مومنین — بخش یارب ہم سبھوں کو تو برائے مصطفےٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ختم خواجگان

الحمد شریف سات بار۔ درود شریف سو بار۔ الم نشرح اوناسی بار۔ قل ہو اللہ ہزار بار۔ الحمد شریف سات بار۔ درود شریف سو بار۔ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ سو بار یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ سو بار یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ سو بار یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ سو بار یَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ سو بار یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ سو بار یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ سو بار۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰہُ کَافِیْ وَقَصَدْتُ الْکَافِیْ وَوَجَدْتُ الْکَافِیْ وَلِکُلٍّ الْکَافِیْ وَکَفَانِیْ

الکافی ونعم الکافی وھو الکافی وللہ الحمد بحق حضرت شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ ترکیب یہ ہے۔ اول دو رکعت نماز ہدیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشا جاوے ہر رکعت مین تین تین مرتبہ قل پڑہنا چاہئے بعد فارغ ہونے نماز کے اپنے مطالب کے واسطے دعا مانگے پھر دو رکعت کی نیت باندہے ہدیہ حضرت ابو العباس خضر علیہ السلام اوسمین پانچ پانچ قل پڑہے بعد نماز دعا اپنے مطلب کی مانگے پھر دو رکعت نماز پڑہے نیت کرے ہدیہ حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی اوسمین گیارہ گیارہ مرتبہ قل پڑہے بعد ہونے فارغ نماز کے دعا اپنے مطلب کی مانگے بعد کو بیٹھے اور ایک ہزار مرتبہ یہ ہفتہ بھر پڑہے مگر پڑہتے وقت قطب دورانی کو اپنا وصول مقصد سمجھے۔ انشاء اللہ تعالی ایک رات مین اپنی مراد کو پاوے گا ورنہ تین بار پڑہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ۔ یہ وظیفہ واسطے برکت رزق اور کفارہ گناہ ہے پانچ سو مرتبہ یا سو بار پڑہے روزانہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی سید القائمین علی الاعداء رب العلمین قل اعوذ برب الفلق من کل الفت وحق اللہ الکافی کہ الشدیدات کم یکفیلک واللہ لفافھا للمین کان کلما تادلھا الکرام فی کبدی محلی متشکک کلملک لکا لعالی مالی کفاک الکاف کن بتبتہ والو کبا کان محلی کوکب الفلک فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم بحق یا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی یا حافظ یا حافظ یا حافظ یا حفیظ تین مرتبہ یا رقیب تین مرتبہ یا اللہ یا وکیل بحق کھیعص حمعسق قفل کردم بلا الہ الا اللہ مہر کردم محمد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ وظیفہ پڑھے۔ للہ عمل کی نیت سے نہ پڑھے ہر روز سو مرتبہ پڑھکر اپنے اوپر دم کرے ہر آفت سے بچے مقدمہ کے واسطے بہت مجرب ہے اگر شیر آتا ہوا وس جانب پڑھکر پھونکدو تو وہ اوس طرف کو نہین آئے گا۔ غرض بہت سی خاصیتین ہین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یَا اَللّٰہُ چھ سو مرتبہ اِلَّا اللّٰہُ چار سو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دو سو مرتبہ درود شریف اول و آخر گیارہ گیارہ بار۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ پانچ سو مرتبہ اول و آخر درود شریف اول و آخر سو سو مرتبہ ؛

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اِرْحَمْنَا گیارہ سو مرتبہ اول و آخر سو سو مرتبہ درود شریف۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سید و سلطان فقیر و خواجہ احمد کبیر	بادشاہ ہر دو عالم حضرت پیران پیر
شاہ مردان شیر یزدان قوت پروردگار	لَا فَتٰی اِلَّا علی لَا سَیْفَ اِلَّا ذو الفقار
کرمدد مشکلکشا حاجت روا دل دل سوار	ہر بلائے رو باشد این دعا ہفتاد بار

اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ

شجرہ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	شریف

الٰہی بحرمت حضرت رسول مقبول محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔
الٰہی بحرمت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ۔
الٰہی بحرمت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ۔
الٰہی بحرمت حضرت عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت فضیل ابن عیاض رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت ہبیرہ بصری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت ممشاد علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی رحمۃ اللہ علیہ۔
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابی احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابی محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ۔
الٰہی بحرمت حضرت ابی یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ۔
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ۔
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت نظام الدین سلطان الاولیا رحمۃ اللہ علیہ۔
الٰہی بحرمت حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی
الٰہی بحرمت حضرت جلال الدین مخدوم جہانیان جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ۔
الٰہی بحرمت حضرت سید اجمل بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت پیر بڈھن بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت درویش محمد بن قاسم اودھی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالاحد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت محمد معصوم ملقب بعروۃ الوثقیٰ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ۔
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ زبیر رحمۃ اللہ علیہ۔
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ۔
الٰہی بحرمت حضرت حافظ جمال اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔
الٰہی بحرمت حضرت شاہ درگاہی رحمۃ اللہ علیہ۔
الٰہی بحرمت حضرت سید احمد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔
الٰہی بحرمت حضرت پیر دستگیر روشن ضمیر شاہ جی محمد شیر میاں رحمۃ اللہ علیہ۔
الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد شبیر سلمہ اللہ تعالیٰ!

شجرۂ طیبہ نقشبندیہ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — مجددیہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

الٰہی بحرمت حضرت رسول مقبول محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

الٰہی بحرمت حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

الٰہی بحرمت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ۔

الٰہی بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد ابی بکر رضی اللہ عنہم

الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو علی فارمدی علیہ الرحمہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ یوسف ہمدانی علیہ الرحمہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی علیہ الرحمہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عارف ریوگری علیہ الرحمہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود الجیر فغنوی علیہ الرحمہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عزیزان رامیتنی علیہ الرحمہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد بابا سماسی علیہ الرحمہ

الٰہی بحرمت حضرت سید امیر کلال علیہ الرحمہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ بہاؤ الدین محمد نقشبند علیہ الرحمہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار علیہ الرحمہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا یعقوب چرخی علیہ الرحمہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبید اللہ علیہ الرحمہ۔

الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد زاہد ولی علیہ الرحمہ۔

الٰہی بحرمت حضرت مولانا درویش محمد علیہ الرحمہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد امکنگی علیہ الرحمہ۔

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبد الباقی باقی علیہ الرحمہ۔

الٰہی بحرمت حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ۔

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد معصوم ملقب بعروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمہ۔

الٰہی بحرمت حضرت شیخ خواجہ محمد نقشبند حجت اللہ علیہ الرحمہ۔

الٰہی بحرمت حضرت شیخ خواجہ زبیر علیہ الرحمہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ خواجہ قطب الدین علیہ الرحمہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سید حافظ جلال اللہ شاہ صاحب علیہ الرحمہ۔

الٰہی بحرمت حضرت شاہ درگاہی محمد فیض بخش محبوب الٰہی علیہ الرحمہ۔

الٰہی بحرمت حضرت سید احمد علی صاحب علیہ الرحمہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ شاہ جی محمد شیر میاں صاحب علیہ الرحمہ۔

الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد بشیر شاہ سلمہ اللہ تعالیٰ

گذارش